عمران سیریز
ڈارک فیس
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/60 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ڈارک فیس" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں قیمتی سائنسی دھاتوں کی اہمیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جیسے جیسے دفاع کے میدان میں نئے نئے فارمولے اور ان پر مبنی ہتھیار تیار ہو رہے ہیں ویسے ویسے ہی سائنسی ایجادات میں استعمال ہونے والی قیمتی اور نایاب دھاتوں کی طلب بھی بڑھتی جا رہی ہے اور اب قیمتی سائنسی دھاتوں کا حصول بین الاقوامی سطح پر باقاعدہ جرم کے زمرے میں شامل ہو چکا ہے لیکن یہ جرائم عام تنظیموں کے بس سے باہر ہیں۔ ان جرائم میں ایسی تنظیمیں ملوث ہوتی ہیں جن کے نیٹ ورک وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی طاقتور اور باوسائل بھی ہوتی ہیں۔ ایسی ہی ایک بین الاقوامی تنظیم ڈارک فیس نے پاکیشیا سے انتہائی قیمتی سائنسی دھات پر جبراً قبضہ کرنے کا پلان بنایا اور پھر یہ دھات اس نے حاصل بھی کر لی لیکن جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس دھات کو واپس حاصل کرنے کے لئے میدان میں اتری تو پھر اس جدوجہد کا ہر لمحہ سرفروشی کا لمحہ بن گیا۔ زیرِ آب چٹانوں کے انتہائی خطرناک سمندر کے اندر واقع جزیروں پر اس قیمتی سائنسی دھات کے حصول کے لئے جو جدوجہد سامنے آئی ایسی جدوجہد واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

ممبران اور خصوصاً عمران کی خداداد ذہانت، بے پناہ جذبے اور ناقابل شکست حوصلے سے ہی وجود میں آسکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طور کم نہیں ہیں۔

بہاولپور سے پروفیسر عون محمد سعیدی لکھتے ہیں۔ "میں بچپن سے ہی آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ میں نے آپ کے ناولوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ بعض مقامات پر ایسے واقعات کی عکاسی اور ڈائیلاگ لکھ دیتے ہیں جن سے بہرحال سفلی جذبات رکھنے والوں کو تسکین ملتی ہے۔ امید ہے آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بڑے مختصر سے لفظوں میں ایک بہت بڑی شکایت لکھ دی ہے۔ اگر آپ کوئی مثال دے دیتے تو مجھے آپ کی بات سمجھنے میں دقت نہ ہوتی۔ مری تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناولوں میں ایسا کچھ پیش نہ کیا جائے جس سے سفلی جذبات کو تسکین ملے۔ میں تو ایسا لفظ لکھنے سے بھی گریز کرتا ہوں جو ذو معنی ہو سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ تفصیل سے خط لکھیں گے۔

دیاگرام سے شاہد اقبال لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول حقیقتاً بے حد دلچسپ ہوتے ہیں۔ البتہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس بات پر غور کریں کہ عمران نے اگر ایکسٹو کا راز انتہائی کامیابی سے ساری دنیا سے چھپا رکھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہو لیکن اس نے یہ راز آپ سے بھی چھپا لیا ہو"۔

محترم شاہد اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ بات لکھی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ خفیہ شادی سرے سے شادی ہی نہیں ہوتی اور یہ بات تو عمران بھی جانتا ہے اس لئے آپ کا یہ خدشہ یقیناً بے جا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لالیاں سے خاور علی لکھتے ہیں۔ "گزشتہ اڑھائی سالوں سے آپ کے شاندار بلکہ جاندار ناولوں کا خاموش مداح ہوں۔ میرا نام بھی خاور ہے اس لئے خاور میرا پسندیدہ کردار ہے۔ آپ نے جس طرح ناول "پرنس شاما" میں خاور کے کردار کو اجاگر کیا ہے اس سے مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خاور کی صلاحیتوں کو سامنے لاتے رہیں گے"۔

محترم خاور علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہم نام ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر آپ کی پسندیدگی کا جواز درست ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ خاور کو زیادہ سے زیادہ کھل کر کام کرنے کا موقع ملتا رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فاضل پور ضلع راجن پور سے آصف نذیر لکھتے ہیں ۔ " آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتا ہوں ۔ آپ کا ناول " ڈاگ ریز " پڑھا ۔ عمران اور کرنل فریدی کا یہ مشترکہ ناول واقعی شاہکار ناول ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی عمران اور کرنل فریدی کے مشترکہ ناول زیادہ سے زیادہ لکھیں گے " ۔

محترم آصف نذیر صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ انشاء اللہ آئندہ بھی عمران اور کرنل فریدی کے مشترکہ ناول آپ پڑھتے رہیں گے اور امید ہے آپ آئندہ خط بھی لکھتے رہیں گے ۔

سرگودھا سے ہارون حیدر اور ان کے ساتھی لکھتے ہیں ۔ " آپ کے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں ۔ البتہ اب آپ کے ناولوں میں فائٹنگ اور مزاح کا عنصر بالکل ختم ہوتا جارہا ہے ۔ امید ہے آپ اس پر توجہ دیں گے " ۔

محترم ہارون حیدر اور ساتھی صاحبان ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ کی فرمائش سر آنکھوں پر ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو کم سے کم شکایت کا موقع ملے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

گڑھا موڑ ضلع وہاڑی سے طاہر لطیف لکھتے ہیں ۔ " آپ کی ہر کہانی دوسری کہانی سے مختلف ہوتی ہے اور یہ آپ کی بے پناہ ذہانت کی دلیل ہے ۔ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے لیکن ابھی وہ اس سطح تک نہیں پہنچا کہ اسرائیل اور کافرستان کے حکام اس کے نام سے ہی خوف کھائیں اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اسے اس سطح پر لے آئیں " ۔

محترم طاہر لطیف صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ ٹائیگر انشاء اللہ استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس مقام تک ضرور پہنچے گا ۔ آپ نے اپنے خط میں جس ویلفیئر ٹرسٹ کی تجویز پیش کی ہے اس پر غور کروں گا ۔ بہرحال آپ کا خلوص اور دوسروں کی خدمت کا جذبہ واقعی قابل داد ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

۲۷۵ ج ب پنسرہ ضلع فیصل آباد سے فدا حسین لکھتے ہیں ۔ " طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں ۔ آپ کا ناول " بزنس کرائم " واقعی منفرد موضوع پر ایک شاندار ناول تھا ۔ ایسا بہترین اور حقیقت سے قریب ناول لکھنے پر مبارک باد قبول فرمائیں البتہ ایک خلش بھی ہے کہ عمران مجرموں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا کر جلوا دیتا ہے حالانکہ یہ اسلام میں جائز نہیں ہے ۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے " ۔

محترم فدا حسین صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کی خلش کا تعلق ہے تو مجھے حیرت ہے کہ آپ کو مجرموں کی ہلاکت پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ آپ چاہتے ہیں کہ ان کی باقاعدہ تجہیز و تدفین ہو ۔ تو محترم جن حالات میں عمران اور اس کے ساتھی گزر رہے ہوتے ہیں ان میں کیا ایسا ممکن

ہو سکتا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ صرف ان مجرموں یا دشمنوں کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے جن کے پہچان لئے جانے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو مشن کی تکمیل میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہو اس لئے اس انداز میں انہیں غائب کر دیا جاتا ہے ورنہ عام طور پر لاشیں ویسے ہی چھوڑ دی جاتی ہیں ۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتے سے فارغ ہو کر اخبارات پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" من کہ مسمی علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"....... عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

" یہ مسمی ۔ یہ بدزبان ۔ یہ سب کیا کہہ رہے ہو تم"....... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا ۔ اخبار اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا تھا۔

" اماں بی ۔ آپ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"....... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام ۔ جیتے رہو ۔ اللہ تعالیٰ گرم ہوا سے بھی بچائے

تمہیں ۔ لیکن یہ تم نے مسمی کا جوس کیوں پینا شروع کر دیا ہے ۔ کیا تمہاری زبان پر چھالے ہو گئے ہیں ۔ اوہ ۔ میں سمجھ گئی ۔ تم نے چائے زیادہ پینی شروع کر دی تھی ۔ کہاں ہے وہ نامراد سلیمان ۔ میں نے اسے کہا بھی تھا کہ تمہیں چائے بنا کر نہ دیا کرے ۔ کہاں ہے وہ بلاؤ اسے ۔ خدا کی پناہ ۔ اس قدر چائے پیتے ہو کہ زبان پر چھالے ہو گئے ہیں"...... اماں بی کی غضبناک آواز سنائی دی ۔

" اماں بی ۔ میں تو صرف دودھ پیتا ہوں اور یہ مسمی کا مطلب وہ نہیں جو آپ سمجھ رہی ہیں ۔ مسمی کا مطلب ہوتا ہے میں "...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ صبح صبح اماں بی کا فون آجائے گا ۔

" نہیں ۔ تم مجھ سے چھپا رہے ہو ۔ وہ ہے کہاں سلیمان ۔ اسے بلاؤ"...... اماں بی کی آواز میں غصہ بدستور موجود تھا ۔

" وہ مارکیٹ گیا ہوا ہے ۔ دوپہر اور رات کے کھانے کا سامان خریدنے ۔ اماں بی ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ آپ سنائیں ۔ آپ کی طبعیت کا کیا حال ہے ۔ کل ثریا کا فون آیا تھا ۔ وہ بڑی خوش و خرم ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر اماں بی کا ذہن بدلنے کے لئے کہا ۔

" ہاں ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ۔ بیٹیاں اپنے گھر میں خوش رہیں تو اچھا ہوتا ہے اور ہاں سنو ۔ ثریا نے مجھے کل فون کر کے بتایا ہے کہ اس نے تمہارے لئے جوہر آباد کے نواب احمد خان کی بیٹی کا رشتہ دیکھا ہے اس نے تمہیں بھی بتایا ہو گا ۔ اب تم ایسا کرو کہ میرے

ساتھ ان کے گھر چلو تاکہ وہ بھی تمہیں دیکھ لیں"...... اماں بی نے کہا ۔

" اماں بی ۔ جوہر آباد بہت دور ہے اور وہاں نہ ٹرین جاتی ہے اور نہ ہوائی جہاز اور کار میں اتنا لمبا سفر آپ کو تھکا دے گا"...... عمران نے جان بوجھ کر جان چھڑانے کے انداز میں کہا ۔

" لیکن ثریا ان سے بات کر چکی ہے ۔ اچھا تم خود چلے جاؤ وہاں اور سنو ۔ کوئی ایسی حرکت نہ کرنا کہ جس سے ثریا کی اس کے سسرال میں بے عزتی ہو ۔ بہنوں کی عزت کا ان کے سسرال میں خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے ۔ نواب احمد خان ثریا کے سسرالی عزیز ہیں"۔ اماں بی نے کہا ۔

" ٹھیک ہے اماں بی ۔ میں فرصت ملتے ہی چلا جاؤں گا"۔ عمران نے کہا ۔

" فرصت ملتے ۔ کیا مطلب ۔ کیا کرتے رہتے ہو تم ۔ کیا کام کرتے ہو کہ تمہیں فرصت ہی نہیں ملتی ۔ بولو"...... اماں بی کو ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا تھا ۔

" اماں بی نیکی کے کام کرتا رہتا ہوں اور آپ خود ہی تو کہتی رہتی ہیں کہ دوسروں کی مدد کرنی چاہئے ۔ یہی اصل نیکی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اب ظاہر ہے وہ اماں بی کو کیا بتاتا کہ اس نے فرصت کا بہانہ کیوں کیا ہے ۔

" اچھا کرتے ہو ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں قبول کرے لیکن یہ

بھی نیکی کا کام ہے سمجھے ۔ اس لئے ابھی اور اسی وقت روانہ ہو جاؤ اور سنو ۔ پھر کہہ رہی ہوں کہ وہاں ایسی کوئی حرکت یا ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے ثریا کی عزت پر حرف آئے ورنہ ثریا نے مجھے شکایت کی تو جوتیاں مار کر سر توڑ دوں گی ۔ تجھے آج ہی روانہ ہو جاؤ اور پھر واپس آکر مجھے بتاؤ کہ کیسے لوگ ہیں وہ "...... اماں بی نے جلالی لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں اماں بی ۔ میں آج ہی جاؤں گا "...... عمران نے بادل نخواستہ رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے "...... اماں بی نے دعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

" ثریا کی بچی نے کس عذاب میں ڈال دیا ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ ویسے کل ثریا کا فون واقعی آیا تھا اور اس نے بھی یہی بات کی تھی لیکن عمران نے اسے تو ٹال دیا تھا لیکن وہ اب اماں بی کو کیسے ٹالتا اس لئے مجبوراً اسے رضامندی کا اظہار کرنا پڑا ۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ اماں بی نے ساتھ جانے کا فیصلہ بدل دیا تھا لیکن اب درمیان میں مسئلہ بن گیا تھا ثریا کی سسرال میں عزت کا ۔ اور عمران اماں بی کی فطرت کو سمجھتا تھا کہ ذرا سی بات بھی ہو گئی تو اماں بی نے واقعی جوتیاں مار مار کر اس کا سر توڑ دینا ہے ۔ اس لئے اب بیٹھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس مسئلے کو حل کیسے کیا جائے لیکن کوئی ترکیب

اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے اس بار بڑے محتاط انداز میں صرف اپنا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اماں بی نے دوبارہ فون نہ کر دیا ہو ۔

" ثریا بول رہی ہوں بھائی جان "...... دوسری طرف سے ثریا کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ارے تم ۔ میں بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ تمہاری چٹیا پکڑ کر تمہارے سر پر اماں بی سے جوتے مرواؤں ۔ تم نے کس عذاب میں ڈال دیا ہے مجھے "...... عمران نے کہا۔

" ارے ۔ ارے بھائی جان ۔ کیا ہوا ہے ۔ اس قدر غصہ کیوں آ رہا ہے آپ کو مجھ پر ۔ اماں بی نے بتایا ہے کہ آپ اکیلے ہی جا رہے ہیں جوہر آباد ۔ اور آج ہی جا رہے ہیں تو میں نے سوچا کہ بتا دوں کہ نواب احمد خان میرے شوہر وقار حیات کے ماموں ہیں ۔ انتہائی رکھ رکھاؤ کے مالک ہیں اس لئے آپ نے وہاں کوئی چھچھوری حرکت نہیں کرنی بھائی جان ۔ اور نہ ہی جوکروں جیسا لباس پہن کر جانا ہے ورنہ میری دو ٹکے کی عزت بھی نہیں رہ جائے گی سسرال میں "۔ ثریا نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا وہ چونکہ عمران کی چھوٹی بہن تھی اس لئے اسے عمران کے مزاج کا بخوبی علم تھا۔

" ویسے تمہاری کیا عزت ہے سسرال میں ۔ جو عزت تم سمجھتی ہو

وہ صرف میری وجہ سے ہے ۔ وقار حیات کو پتہ ہے کہ تم عمران کی
بہن ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن اس عزت کو قائم رہنا چاہئے ۔
میں نے نواب احمد خان کے ہاں فون کر کے کہہ دیا ہے کہ آپ ان
کے ہاں آرہے ہیں"...... ثریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے بارے میں کیا بتایا ہے انہیں"...... عمران نے
کہا۔

"جو کچھ آپ ہیں ۔ ویسے میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ نوکری
پسند نہیں کرتے اور انتہائی سادگی سے رہنا پسند کرتے ہیں اس لئے
آپ ایک فلیٹ میں رہتے ہیں ۔ ویسے بھائی جان ۔ ایک بات بتا دوں
کہ نواب احمد خان کی اکلوتی لڑکی ماہ جبیں خود بھی گریٹ لینڈ کی
یونیورسٹی میں پڑھتی رہی ہے اور بے حد خوبصورت ہے یقیناً آپ
اسے پسند کریں گے ۔ اچھا اللہ حافظ"...... ثریا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ثریا نے کیوں یکلخت رابطہ ختم کر دیا ہے کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ عمران اسے بھی ٹالنے کی کوشش کرے گا۔

"یہ ماہ جبیں ٹائپ لڑکیاں نجانے کب میرا پیچھا چھوڑیں
گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی
طرف بڑھ گیا ۔ ظاہر ہے اب جوہر آباد تو جانا ہی تھا ۔ تھوڑی دیر بعد
وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا ۔

اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان
واپس آگیا ہے۔

"سلیمان جلدی آؤ ۔ فوراً"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
اونچی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا صاحب"...... سلیمان نے دروازے سے داخل ہوتے
ہوئے کہا اس کے دونوں ہاتھوں پر شاپرز تھے۔

"میں نے بر دکھاوے کے لئے جانا ہے ۔ تم کوئی ایسا گر بتاؤ کہ
میں بر دکھاوے میں فیل بھی ہو جاؤں اور ثریا کی سسرال میں عزت
بھی قائم رہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایک ہی کامیاب ترین گر ہے صاحب ۔ میں یہ شاپرز رکھ آؤں ۔
پھر بتاتا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر
چلا گیا۔

"واہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ حریرے واقعی فائدہ مند ہوتے
ہیں"...... عمران نے کہا ۔ تو تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آگیا۔

"ہاں ۔ اب بتائیے ۔ کیا مسئلہ ہے"...... سلیمان نے بڑے
اطمینان بھرے انداز میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا
دی۔

"مسئلہ تو واقعی بے حد گھمبیر ہے ۔ ثریا کی عزت کا مسئلہ
ہے"...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہہ رہے تھے کہ تمہارے پاس کامیاب گر ہے ۔ وہ کیا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ آپ ماہ جبیں سے شادی کر لیں۔ بہرحال آپ نے شادی تو کرنی ہے۔ اگر ثریا کے سسرالی عزیزوں میں کریں گے تو ثریا کی عزت میں اضافہ ہو جائے گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کا پورا پیکٹ اس کے حلق میں اتار دیا گیا ہو۔

"تو یہ تھا تمہارا کامیاب گر۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارے حریرے بند کر دیئے جائیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گر تو میں نے ابھی بتایا ہی نہیں۔ ویسے حریروں کا اس سے کیا تعلق ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حریرے کھانے کے باوجود اگر تمہاری عقل میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو اتنے اخراجات آخر کیوں کئے جائیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی وجہ سے مجھے حریرہ مقوی یادداشت کھانا پڑتا ہے۔ آپ اگر ساتھ ساتھ میرے واجبات ادا کرتے رہیں تو مجھے کیا ضرورت ہے حریرہ مقوی یادداشت کھانے کی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے تم وہ گر بتا رہے تھے"...... عمران نے واجبات کا ذکر آتے ہی فوراً موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بجائے میں چلا جاتا ہوں وہاں بر دکھاوے کے لئے۔ اس

طرح آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور ثریا کی عزت میں بھی اضافہ ہو گا۔ تو میں تیاری کروں"...... سلیمان نے کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ نواب احمد خان اپنی بیٹی ماہ جبیں کی شادی تم سے کرنے پر تیار ہو جائیں گے ایک بات اور دوسری بات یہ کہ اس طرح ثریا کی عزت میں اضافہ ہو گا یا کمی۔ کیوں"۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس طرح آپ کا بھرم بھی قائم رہے گا اور اس بھرم کی وجہ سے ثریا کی عزت میں بھی اضافہ ہو گا کہ جب اس کے بھائی کا باورچی ایسا ہے تو ظاہر ہے اس کا بھائی تو بہت اونچی شخصیت ہو گی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ آپ کیا ہیں اور کیا نہیں۔ بہرحال آپ کا بھرم تو قائم رہے گا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اور اماں بی کا کیا ہو گا"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ بھی ظاہر خوش ہوں گی۔ وہ بھی مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھتی ہیں"...... سلیمان بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے اماں بی کو فون کر کے ان سے اجازت لے لو پھر بے شک چلے جانا۔ چلو اٹھاؤ فون اور کرو بات"...... عمران نے کہا۔

"میں انہیں کہہ دیتا ہوں کہ آپ خود جانے کی بجائے مجھے جانے پر مجبور کر رہے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ارے ۔ارے ۔میں نے کب کہا ہے کہ تم جاؤ ۔خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو"...... عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ابھی آپ نے خود ہی تو پوچھا ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب یہ مجھے ہی بھگتنا پڑے گا ۔نجانے صبح صبح کس کا منہ دیکھ لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے صبح اٹھ کر آدمی آئینہ ہی دیکھتا ہے ۔ویسے کہتے ہیں کہ آدمی کو صبح صبح کسی نیک آدمی کا منہ دیکھنا چاہئے اس لئے آپ میری تصویر اپنے بیڈ روم میں لگوالیں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یا اللہ ۔اب تو ہی میرا محافظ ہے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا ۔دروازے سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہو رہی تھی ۔اسے دیکھ کر ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"آؤ میگی ۔میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بڑی ایمرجنسی کال کی ہے باس ۔کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... میگی نے بڑے لوچدار لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں ۔ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی اہم مشن ہے اور میں نے اس مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" تھینکس گاڈ۔ میں تو فارغ رہ رہ کر اب بری طرح اکتا چکی تھی"۔ میگی نے کہا تو ادھیڑ عمر کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" پاکیشیا کبھی گئی ہو"...... باس نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

" یس باس۔ چار پانچ مرتبہ گئی ہوں۔ پسماندہ سا ملک ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

" وہاں کی سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی تمہیں معلوم ہو گا"...... باس نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس بے حد فعال منظم اور خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے لیکن آج تک اس سے کبھی واسطہ نہیں پڑا"...... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس بار مشن پاکیشیا میں ہے اور تم نے اسے مکمل کرنا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع نہ مل سکے ورنہ مشن تو ایک طرف تم بھی وہاں سے زندہ واپس نہ آ سکو گی"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میگی آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اترے گی"...... میگی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ اسی

لئے تو میں نے اس مشن کے لئے پوری ٹیم میں سے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ ویسے یہ شرط اس لئے لگا رہا ہوں کہ تم نے حتی الوسع کوشش کرنی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے بارے میں اطلاع نہ ملے لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تب بھی بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہو جانے کی صورت میں بھی تم کامیاب رہو گی"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ قطعی بے فکر رہیں باس۔ آپ مشن بتائیں باس"...... میگی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا دارالحکومت سے تقریباً آٹھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا شہر ہے جسے جوہر آباد کہا جاتا ہے اور جوہر آباد کے قریب ہی ایک وسیع علاقہ ہے جہاں گھنا جنگل ہے اور جنگل کے اندر ایک مقام سے انتہائی قیمتی ترین دھات کا ذخیرہ ملنے کی رپورٹ خلائی سیارے کے ذریعے پاکیشیا کو ملی ہے اور پاکیشیا کے ماہرین وہاں اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ اس دھات کا سائنسی نام کارڈس ہے۔ یہ جدید ترین میزائل سازی کی بنیادی دھات ہے۔ اور انتہائی نایاب ہے۔ ابھی وہاں اس سلسلے میں سروے ہو رہا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہاں اس دھات کا کتنا بڑا ذخیرہ ہے۔ تم نے اس سروے کی رپورٹ حاصل کرنی ہے"...... باس نے کہا۔

" پھر تو مجھے کسی خصوصی میک اپ میں وہاں جانا ہو گا ورنہ تو وہاں کسی غیر ملکی عورت کو دیکھ کر سب چونک پڑیں گے اور مجھے

وہاں کام ہی نہ کرنے دیا جائے گا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ غیر ملکی عورتوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ آسمانی مخلوق ہوں اور جوہر آباد تو ظاہر ہے دیہات ہو گا" ۔ میگی نے کہا۔

" میں نے اس سلسلے میں وہاں خصوصی طور پر کام کیا ہے تاکہ تمہیں وہاں کام کرنے میں آسانی ہو سکے جوہر آباد کے لارڈ ہیں نواب احمد خان ۔ یہ جنگل اور اس کا ملحقہ علاقہ بھی ان کی ملکیت ہے ۔ ان کے بہت سے مینجر ہیں جن میں سے ایک مینجر کو میں نے خرید لیا ہے اس مینجر کا نام ہاشم ہے ۔ وہ خاصا پڑھا لکھا آدمی ہے اور دارالحکومت کا رہنے والا ہے لیکن اب وہ مستقل طور پر جوہر آباد میں لارڈ کے محل میں رہتا ہے ۔ اس کا ایک چچا گریٹ لینڈ میں رہتا ہے ۔ اس چچا کا نام کرامت حسین ہے ۔ یہ اپنے بچوں سمیت گریٹ لینڈ میں طویل عرصے سے سیٹل ہے ۔ ہاشم کا رابطہ اس کے چچا سے رہتا ہے ۔ تم گریٹ لینڈ کی نیشنل یونیورسٹی کی طالب علم ہو اور تم پاکیشیا کے ماحول پر خصوصی ریسرچ کر رہی ہو ۔ تم کرامت حسین سے ملی ہو اور کرامت حسین نے ہاشم سے رابطہ کیا ہے اور تم اس طرح ہاشم کی مہمان ہو گی اور تم نے وہاں اس لارڈ کے محل میں رہنا ہے اور وہاں کے جنگلات اور دیہاتی ماحول پر ریسرچ کرنی ہے ۔ یہ سب انتظامات ہو چکے ہیں ۔ ہاشم وہاں تمہارا منتظر ہے ۔ اس فائل میں پوری تفصیل موجود ہے" ...... باس نے ایک فائل اٹھا کر میگی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ باس ۔ آپ واقعی گریٹ باس ہیں" ...... میگی نے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ فائل تم نے ساتھ نہیں لے جانی البتہ اسے اچھی طرح پڑھ لینا ہے ۔ تمہارے کاغذات بھی تیار ہیں اور یہ کاغذات چیک ہونے پر بھی درست ثابت ہوں گے" ...... باس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک لفافہ نکال کر میگی کو دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ اب وہاں باقی کام میں آسانی سے کر لوں گی" ...... میگی نے کہا۔

" اب ایک بات اور سن لو ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بظاہر اس سارے سروے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دارالحکومت میں ہوتی ہے جبکہ جوہر آباد وہاں سے آٹھ سو کلو میٹر دور ہے اس لئے وہاں تمہارا اس سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہو سکتا لیکن تمہیں بہرحال پہلے دارالحکومت جانا ہو گا اور وہاں سے جوہر آباد جانے کے لئے نہ تمہیں کوئی ٹرین ملے گی اور نہ کوئی فلائٹ ۔ تمہیں وہاں جانے کے لئے ٹیکسی یا بس میں سفر کرنا ہو گا ۔ بہتر یہی ہے کہ تم وہاں ٹیکسی کے ذریعے جاؤ لیکن مجھے ہاشم کی طرف سے ایک رپورٹ ملی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے ۔ ایک بار تو میں نے سوچا کہ فی الحال یہ مشن ملتوی کر دیا جائے لیکن پھر میں نے سوچا کہ تم حالات خود ہی سنبھال لو گی" ...... باس نے کہا۔

" کون سی رپورٹ باس" ...... میگی نے چونک کر پوچھا۔

" ہاشم نے رپورٹ دی ہے کہ دارالحکومت سے ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے لارڈ صاحب کی بیٹی کے رشتے کے سلسلے میں کسی بھی روز وہاں پہنچنے والا ہے اور ہاشم نے ہی بتایا ہے کہ وہ دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں بطور اسسٹنٹ منیجر کام کرتا رہا ہے ۔ اس لئے اس معلوم ہے کہ یہ وہی علی عمران ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اس کا ٹکراؤ تم سے ہو جائے اور اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے بارے میں چونک جائے لیکن اس کی آمد کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے اس لئے وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ کب آئے گا" ...... باس نے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا باس ۔ میرے بارے میں وہ کیا معلوم کرے گا۔ ویسے بھی تو وہ اپنے کام کے سلسلے میں وہاں آرہا ہے" ...... میگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں ۔ وہ بظاہر ایک مسخرہ اور احمق سا نوجوان ہے لیکن دراصل انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور اگر اسے تمہارے بارے میں معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو پھر معاملات یقیناً اس نتیجے تک نہ پہنچ سکیں گے جس نتیجے پر ہم پہنچانا چاہتے ہیں" ...... باس نے کہا۔

" کیا اسے علم ہے کہ وہاں ایسی دھات پر کام ہو رہا ہے" ۔ میگی نے کہا۔

" میرے خیال میں نہیں معلوم ہوگا کیونکہ بظاہر اس کا کوئی تعلق

نہیں ہے اور ایسے سروے تو حکومتی محکموں میں ہوتے رہتے ہیں" ...... باس نے جواب دیا۔

" تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے باس ۔ ویسے اگر وہ مجھ سے ٹکرا بھی گیا تو میں اسے خود ہی ڈیل کر لوں گی ۔ میں ایسے لوگوں کو ڈیل کرنا اچھی طرح جانتی ہوں" ...... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا اچھی طرح علم ہے" ...... باس نے جواب دیا۔

" باس ۔ اس دھات کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں تاکہ میں وہاں درست انداز میں کام کر سکوں" ...... میگی نے کہا۔

" تفصیلات سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ تم نے اس رپورٹ کی کاپی حاصل کرنی ہے جو سروے کے بعد حکومت کے لئے تیار کی جائے گی" ...... باس نے کہا۔

" اس سے گریٹ لینڈ کو کیا فائدہ ہوگا باس" ...... میگی نے کہا۔

" پاکیشیا ایک پسماندہ ملک ہے ۔ وہاں کا نظام ایسا ہے کہ معاملات کو انجام تک پہنچنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں ۔ اگر وہاں یہ نایاب دھات کارڈکس کا ذخیرہ دستیاب ہو گیا تو اس کی رپورٹ ملنے کے بعد اس ذخیرے کو نکالنے تک وہاں کئی سال لگ جائیں گے جبکہ اس دوران حکومت گریٹ لینڈ آسانی سے وہاں سے دھات نکال کر گریٹ لینڈ منتقل کر لے گی کیونکہ اس جنگل کے قریب ہی ایک

نہر نکالی جانے کا منصوبہ چل رہا ہے اور گریٹ لینڈ نے اس کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے۔ نہر نکالنے کے ساتھ ساتھ ماہرین خاموشی سے وہاں سے یہ نایاب دھات بھی نکال لیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تو یہ رپورٹ اس سرکاری آفس سے حاصل کی جا سکتی ہے جہاں یہ بھجوائی جائے گی۔ فیلڈ میں جا کر حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے باس"...... میگی نے کہا۔

" تم ان سرکاری معاملات کو نہیں سمجھ سکتی۔ یہ رپورٹ ٹاپ سیکرٹ ہے اور پاکیشیا میں ایسی رپورٹس کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسی کئی فرضی رپورٹس تیار کی جاتی ہیں کہ اگر کوئی رپورٹ وہاں سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو اصل رپورٹ تک کوئی نہ پہنچ سکے اس لئے اگر یہ رپورٹ سرکاری دفتر میں پہنچ گئی تو پھر وہاں سے اس کا حصول تقریباً ناممکن ہو جائے گا اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ تم نے وہاں کام کرنے والے انجنیئر سے اس انداز میں تعلقات بڑھانے ہیں کہ تمہیں چاہے کتنی ہی رقم دینی پڑے کوئی بھی معاوضہ ادا کرنا پڑے تمہیں اصل رپورٹ کی کاپی بہرحال مل جائے اور مجھے معلوم ہے کہ تم یہ کام آسانی سے کر سکتی ہو"...... باس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس۔ لیکن یہ رپورٹ کب مکمل ہو گی"...... میگی نے کہا۔

" اندازہ ہے کہ اس رپورٹ کی تیاری میں دو ہفتے لگ جائیں گے"...... باس نے کہا۔

" اوکے باس۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گی"...... میگی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" وش یو گڈ لک"...... باس نے کہا تو میگی سلام کر کے مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی تو باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسری فائل اٹھا کر سامنے رکھ لی۔

عمران نے کار جوہر آباد جانے والی سائیڈ روڈ پر موڑی ہی تھی کہ اسے یکلخت کار کو بریک لگانا پڑے کیونکہ موڑ کے قریب ہی ایک ٹیکسی کار کھڑی تھی جس کے ساتھ ایک نوجوان غیر ملکی لڑکی پریشانی کے عالم میں کھڑی اسے ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہہ رہی تھی ۔ ادھیڑ عمر ٹیکسی ڈرائیور بھی اس کے پیچھے خاموش کھڑا تھا ۔ عمران نے کار اس لڑکی کے قریب لے جا کر روک دی ۔

" کیا آپ جوہر آباد جا رہے ہیں "...... لڑکی نے قریب آ کر پوچھا ۔

" جی ہاں ۔ آپ کو کیا پرابلم درپیش ہے "...... عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا ۔

" میں بھی جوہر آباد جا رہی ہوں ۔ دارالحکومت سے یہ ٹیکسی میں نے وہاں تک ہائر کی لیکن یہاں پہنچ کر ٹیکسی کا انجن سیز ہو گیا ہے ۔

اب یہ جوہر آباد تک نہیں جا سکتی ۔ کیا آپ مجھے لفٹ دیں گے "۔ لڑکی نے امید بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ آپ سامان لے آئیں ۔ ویسے میں دیکھ لیتا ہوں کیا ہوا ہے انجن کو "...... عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھ گیا ۔

" کیا ہوا ہے ٹیکسی کو "...... عمران نے پوچھا ۔

" جناب ۔ بس قسمت خراب ہے ۔ دو روز پہلے انجن نیا بندھوایا ہے لیکن یہاں پہنچتے پہنچتے ہیٹ اپ ہو گیا ہے ۔ اب اسے ٹو چین کر کے واپس لے جانا ہو گا ۔ میں نے مس صاحبہ کو کرائے کی رقم بھی چھوڑ دی ہے اور کیا کرتا جناب "...... ٹیکسی ڈرائیور نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔ کار کا بونٹ اٹھا ہوا تھا ۔ عمران انجن پر جھک گیا کیونکہ اکثر ٹیکسی ڈرائیور اس طرح بھی کرایہ بچاتے ہیں اور ابھی جوہر آباد دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا ۔ لیکن تھوڑی دیر بعد عمران سمجھ گیا کہ یہ واردات نہیں ہے بلکہ واقعی کار کا انجن گرم ہو جانے کی وجہ سے سیز ہو گیا ہے ۔ اس دوران لڑکی بیگ اٹھائے کار تک پہنچ چکی تھی ۔

" کتنا کرایہ طے کیا تھا "...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا ۔

" دو ہزار روپے "...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا ۔

" کتنا وصول کیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

" کچھ نہیں جناب ۔ یہ لڑکی غیر ملکی ہے ۔ میں نے مناسب نہیں سمجھا اس سے الجھنا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر بڑی مالیت کے دس نوٹ نکال کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیئے ۔

" تم نے واقعی شرافت سے کام لیا ہے اور ملک کی عزت کا بھی خیال رکھا ہے اس لئے یہ نوٹ رکھ لو ۔ انجن پر کافی خرچہ آئے گا اور تم واقعی شریف آدمی ہو"...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی ۔

" مم ۔ مم ۔ مگر جناب ۔ آپ تو"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران اس کے کاندھے پر تھپکی دے کر واپس مڑ آیا ۔

" میرا نام میگی ہے اور میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... لڑکی نے کار میں بیٹھتے ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا ۔ عمران نے اس کا بیگ عقبی سیٹ پر رکھ دیا تھا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجھے بھی تعارف کرنا پڑے گا" ۔ عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا ۔

" کیا آپ ایسا نہیں چاہتے"...... میگی نے حیران ہو کر کہا ۔

" ارے نہیں ۔ میرا تعارف اس قدر خوفناک بھی نہیں ہے ۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں نے آپ کے ملک کی آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم ۔ ایس ۔ سی اور ڈی ۔ ایس ۔ سی کی ڈگریاں جبراً حاصل کی ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا تو میگی نے اس طرح چونک کر عمران

کی طرف دیکھا جیسے عمران کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں ۔

" ارے ارے ۔ کیا ہوا ۔ یہ آپ اس انداز میں مجھے کیوں دیکھ رہی ہیں ۔ اگر آپ کو تعارف پسند نہیں آیا تو میں تعارف واپس لے لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو میگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" میں آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے حیران ہو رہی تھی ۔ سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے تو زندگی سے بیزار نظر آتے ہیں جبکہ آپ تو ایسے لگتا ہے جیسے سائنس کے قریب ہی نہ گئے ہوں ۔ پھر آپ کی یہ خوبصورت اور جدید سپورٹس کار اور آپ کے چہرے پر بھرپور تازگی"...... میگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا ۔

" آپ نے شاید میرے تعارف کے آخری الفاظ پر غور نہیں کیا ۔ میں نے کہا ہے کہ یہ ڈگریاں میں نے جبراً حاصل کی ہیں" ۔ عمران نے کہا ۔

" جبراً ۔ وہ کیسے ۔ کیا مطلب"...... میگی نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" وہ کیا کہتے ہیں گن پوائنٹ پر"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو میگی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی ۔

" آپ سے ملاقات پر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے ۔ آپ انتہائی دلچسپ انسان ہیں ورنہ میں پہلے ٹیکسی کے خراب ہونے پر بے حد پریشان ہوئی تھی"...... میگی نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" ارے ہاں ۔ یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں کہ آپ نے جوہر آباد میں کہاں جانا ہے ۔ وہ تو تمام دیہاتی علاقہ ہے "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" وہاں کے لارڈ ہیں احمد خان ۔ میں نے ان کی حویلی میں جانا ہے "...... میگی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا آپ ان کی بیٹی کی مہمان ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں ۔ میں تو پہلی بار وہاں جا رہی ہوں ۔ میں گریٹ لینڈ کی نیشنل یونیورسٹی میں ماحولیات پر ماسٹر ڈگری کر رہی ہوں اور مجھے تھیسز ملا ہے پاکیشیا کے دیہاتی ماحول پر ۔ لیکن یہاں میرا تو کوئی واقف نہ تھا البتہ میری ایک دوست یونیورسٹی میں میرے ساتھ پڑھتی ہے ۔ اس کے والد کا نام کرامت حسین ہے ۔ وہ پاکیشیائی نژاد ہیں ۔ ان کرامت حسین کے بھائی لارڈ صاحب کے مینجر ہیں ان کا نام ہاشم ہے ۔ چنانچہ کرامت حسین کے ذریعے ہاشم صاحب سے بات ہوئی اور ہاشم صاحب نے میری میزبانی قبول کر لی اور اب میں ان کی مہمان بن کر جا رہی ہوں ۔ آپ وہاں کیا کرنے جا رہے ہیں ۔ کیا کوئی سائنسی پراجیکٹ ہے "...... میگی نے کہا۔

" سائنس سے میرا تعلق بس ڈگریوں کی حد تک ہے ۔ میں تو وہاں بر دکھاوے کے لئے جا رہا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بر دکھاوے کے لئے ۔ کیا مطلب ۔ یہ بر دکھاوا کیا ہوتا

ہے "...... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہاں پاکیشیا میں شادی سے پہلے جب لڑکا پہلی بار لڑکی اور اس کے والدین سے ملنے جاتا ہے تو اسے بر دکھاوا کہتے ہیں "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو آپ وہاں شادی کرنے جا رہے ہیں ۔ ویری گڈ ۔ مبارک ہو "...... میگی نے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے ۔ ابھی مبارک باد کا کوئی سکوپ نہیں ہے ۔ ابھی تو صرف بر دکھاوا ہے ۔ اس کے بعد بے شمار مراحل آتے ہیں ۔ پھر مبارک باد کا وقت آتا ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں بر دکھاوے میں فیل ہو جاؤں "...... عمران نے کہا۔

" کیا کوئی لارڈ ہیں وہاں ۔ جہاں آپ جا رہے ہیں "...... میگی نے کہا۔

" ہاں ۔ لارڈ احمد خان جن کے مینجر آپ کے میزبان ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔

" ویری گڈ ۔ پھر تو میں مینجر ہاشم سے کہوں گی کہ وہ لارڈ صاحب سے آپ کی سفارش کر دیں "...... میگی نے کہا تو عمران ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہاں پاکیشیا میں لڑکی کے والد کا کوئی رول نہیں ہوتا ۔ اسے صرف شو پیس کے طور پر سامنے بٹھایا جاتا ہے ۔ اصل فیصلہ لارڈ

صاحب کی بیگم نے اپنی بیٹی کے ساتھ مل کر کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ان کی بیگم اور ان کی بیٹی سے سفارش کر دوں گی آپ کی"...... میگی نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اگر انہوں نے تمہارے بارے میں سفارش کر دی تو"۔ عمران نے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"میرے بارے میں۔ لیکن مجھے تو پرپوز کیا جا چکا ہے"...... میگی نے کہا۔

"چلیں ہمارے ساتھ جو ہوگا سو ہوگا۔ آپ تو مبارک باد قبول کریں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ۔ میں یہ ڈگری لینے کے بعد جاب کروں گی اور پھر شادی کروں گی"...... میگی نے کہا۔

"آپ کو یہاں کتنے دن لگیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہہ سکتی۔ ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور دس بارہ دن بھی۔ بہرحال زیادہ سے زیادہ پندرہ دن لگ جائیں گے۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... میگی نے کہا۔

"میں آپ کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ آپ جب یہاں سے واپس دارالحکومت جائیں تو آپ میرے فلیٹ پر ضرور آئیں۔ میں وہاں اکیلا اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"اوہ۔ اس دعوت کا شکریہ۔ میں آپ کے فلیٹ پر ضرور آؤں گی"...... میگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہ بات لارڈ صاحب کے ہاں کسی سے نہیں کریں گی"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں"...... میگی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ یہاں پاکیشیا میں کسی اکیلے مرد کے ہاں کسی عورت کا جانا اور رہنا اچھا نہیں سمجھا جاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کسی سے نہیں کہوں گی"...... میگی نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا وہ عورت کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اسے جس بات سے خصوصی طور پر منع کیا جائے وہ لازماً وہ بات بتاتی ہے اس لئے اسے معلوم تھا کہ اب میگی نواب احمد خان کے ہاں جاتے ہی کسی نہ کسی سے یہ بات ضرور کر دے گی اور ظاہر ہے نواب احمد خان اور ان کا گھرانہ رکھ رکھاؤ کا مالک ہے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ عمران کا کردار اچھا نہیں ہے۔ اس طرح وہ خود ہی رشتے سے انکار کر دیں گے۔ اس طرح ثریا کی بے عزتی بھی نہ ہو گی اور اس کا کام بھی بن جائے گا اور اگر انہوں نے یہ بات ثریا کو بتادی تو ثریا خود اچھی طرح جانتی ہے کہ اس کا کردار کیسا ہے اور عمران بھی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ اس نے تو

صرف اخلاقاً دعوت دی تھی اس لئے عمران کے چہرے پر اب اطمینان
کے تاثرات ابھر آئے تھے ورنہ اب سے پہلے وہ مسلسل یہی سوچ رہا
تھا کہ کس طرح اس بر دکھاوے میں فیل ہو کہ بات ثریا کی بے
عزتی پر معمول نہ ہو ورنہ اماں بی واقعی اس کا سر توڑ دینے میں بھی
دریغ نہ کریں گی ۔اب میگی نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔

میگی نواب احمد خان کی حویلی کے علیحدہ حصے میں بنے ہوئے
مہمان خانے کے ایک کمرے میں موجود تھی ۔ عمران کے ساتھ یہاں
پہنچنے کے بعد مینجر ہاشم نے اسے سب سے پہلے زنان خانے میں بھجوا دیا
تھا اور میگی نواب صاحب کی بیٹی ماہ جبیں سے مل کر بے حد خوش
ہوئی تھی کیونکہ ماہ جبیں گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی تھی ۔ نواب
صاحب سے بھی اس کا تعارف کرایا گیا اور نواب صاحب کی بیگم سے
بھی ۔ لیکن نواب صاحب کی بیگم اسے پسند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ
بے حد سخت گیر طبیعت اور انتہائی سخت گیر چہرے کی مالک تھیں ۔
اور انہوں نے میگی کو اس انداز میں ٹریٹ کیا تھا جیسے میگی کوئی
بہت بڑی مجرم ہو ۔ میگی نے ماہ جبیں سے عمران کے بارے میں
خوب دل کھول کر باتیں کی تھیں ۔اس نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ
عمران نے اسے واپسی پر اپنے فلیٹ میں آنے اور رہنے کی دعوت بھی

دی ہے ۔ گو عمران نے اسے خصوصی طور پر یہ بات بتانے سے منع کیا تھا لیکن باتوں باتوں میں وہ یہ بات بھی کر گئی تھی ۔ ویسے بھی اس کے نزدیک یہ کوئی معیوب بات نہ تھی بلکہ عمران نے تو اسے اس طرح دعوت دے کر اس کی عزت افزائی کی تھی ۔ پھر رات کا کھانا انہوں نے اکٹھے کھایا ۔ عمران دوپہر کو ہی واپس چلا گیا تھا اور رات کا کھانا کھا کر میگی اس کمرے میں آئی تھی اور اب بیٹھی سوچ رہی تھی کہ جب باس کو معلوم ہو گا کہ اس کی ملاقات عمران سے ہو چکی ہے تو باس حیران رہ جائے گا ۔ گو باس نے عمران کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا میگی کو عمران سے ملنے کے بعد اس پر یقین نہ آیا تھا کیونکہ اسے عمران کسی بھی انداز میں خطرناک آدمی محسوس نہ ہوا تھا وہ تو ایک کھلنڈرا خوش باش اور دلچسپ انسان تھا اور اگر عمران ویسا تھا بھی جیسے کہ باس نے بتایا تھا تب بھی عمران کو اس پر کسی صورت بھی شک نہ پڑ سکتا تھا ۔ وہ بیٹھی یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی ۔

" یس کم ان " ...... میگی نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر منیجر ہاشم اندر داخل ہوا ۔

میں نے آپ کے باس کو تفصیلی رپورٹ دے دی ہے ۔ انہوں نے پیغام دیا ہے کہ عمران سے ملاقات کے بعد اب آپ نے پہلے سے زیادہ محتاط رہنا ہے ۔ ویسے جب میں نے آپ کو عمران کے ساتھ آتے دیکھا تو میں بے حد گھبرا گیا تھا ۔ لیکن عمران کی گفتگو میں جب میں

نے آپ کے بارے میں کوئی شک و شبہ محسوس نہ کیا تو میری جان میں جان آئی " ...... ہاشم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" آپ خوامخواہ پریشان ہو گئے ہیں ۔ اب میرے چہرے پر تو نہیں لکھا ہوا کہ میں یہاں کس مقصد کے لئے آئی ہوں " ...... میگی نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ویسے آپ کی وجہ سے عمران صاحب کا رشتہ ٹھکرا دیا گیا ہے " ۔ ہاشم نے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی ۔

" میری وجہ سے ۔ کیوں ۔ کیا مطلب " ...... میگی نے حیران ہو کر کہا ۔

" آپ نے مس صاحبہ کو بتایا تھا کہ عمران نے آپ کو اپنے فلیٹ میں رہنے کی دعوت دی ہے جہاں وہ اکیلے رہتے ہیں ۔ یہ بات بیگم صاحبہ اور نواب صاحب تک پہنچ گئی اور وہ سمجھ گئے کہ عمران کا کردار اچھا نہیں ہے اس لئے انہوں نے رشتے سے انکار کر دیا " ۔ ہاشم نے کہا ۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ میرے تو یہ تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے حالانکہ عمران نے خصوصی طور پر منع کیا تھا کہ میں یہ بات یہاں کسی کو نہ بتاؤں لیکن بس باتوں باتوں میں بات نکل گئی میرے منہ سے ۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے مجھے اب جا کر عمران صاحب سے معافی مانگنا پڑے گی " ...... میگی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا ۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے مجھے بتائیں تاکہ میں اس کے مطابق تمام انتظامات کر لوں"...... ہاشم نے کہا۔

" میں کل جنگل میں جا کر وہاں لوگوں سے ملنا چاہتی ہوں اور خاص طور پر اس آدمی سے جس نے رپورٹ تیار کرنی ہے"...... میگی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ نواب صاحب کی وجہ سے وہاں آپ کو وی آئی پی ٹریٹ کیا جائے گا۔ ویسے میں نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق وہاں کام کرنے والوں میں سے ایک صاحب کامران رپورٹ تیار کرنے کا ماہر ہے۔ وہ نوجوان آدمی ہے اور بظاہر انتہائی سنجیدہ اور کم گو آدمی ہے"...... ہاشم نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ میگی اپنا کام کرنا جانتی ہے۔ پتھر بھی میگی کے سامنے موم بن جاتے ہیں"...... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہاشم بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کل دس بجے تیار رہیں۔ میں آپ کو لے چلوں گا"...... ہاشم نے اٹھتے ہوئے کہا اور میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاشم واپس چلا گیا تو میگی نے لباس بدلا اور کچھ دیر بعد وہ کمرے میں موجود ٹی وی آن کر کے دیکھتی رہی اور پھر ٹی وی آف کر کے وہ سو گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ اسے جوہر آباد گئے ہوئے تقریباً دو ہفتے گزر چکے تھے۔ جوہر آباد سے واپسی پر وہ پہلے کوٹھی گیا تھا اور اس نے اماں بی کو وہاں جانے اور وہاں ہونے والی ساری بات چیت سے آگاہ کر دیا تھا اور اس نے اماں بی کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ کس طرح راستے میں میگی اسے ملی اور اس نے اسے نواب صاحب کی حویلی پہنچایا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ بات ثریا کو معلوم ہو جائے گی اور اگر اس نے اماں بی کو یہ بات نہ بتائی تو اماں بی کا غصہ عروج پر پہنچ جائے گا اور پھر نتیجہ عین اس کی مرضی کے مطابق برآمد ہوا کیونکہ ثریا نے اسے فون کر کے بتایا کہ اس نے میگی کو فلیٹ میں ملاقات کی جو دعوت دی تھی وہ میگی نے نواب صاحب کی بیٹی اور بیگم کو بتا دی اور نواب صاحب کی بیگم نے اس کا برا منایا اور رشتے سے انکار کر دیا۔ ثریا نے

اس سے گلا کیا کہ کیوں اس نے ایک احمق لڑکی کو ایسے دعوت دی تو عمران نے اسے بتایا کہ یہ تو اس نے اخلاقاً اسے کہا تھا۔ اس میں کوئی ایسی بات تو شامل نہ تھی جس سے کوئی غلط مطلب نکالا جا سکے اور ثریا نے بھی اس کی تائید کی تھی اس لئے عمران اس رشتے سے بال بال بچ گیا تھا اور چونکہ بات ختم ہو گئی تھی اس لئے عمران کے ذہن سے منگی بھی اتر گئی تھی۔ سلیمان حسب عادت شاپنگ کے لئے گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"علی عمران ایم ۔ ایس ۔ سی ۔ ڈی ۔ ایس ۔ سی آکسن بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔ فوراً میرے آفس پہنچو"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"نادر شاہی حکم اسے ہی کہتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن چونکہ سرسلطان کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی اس لئے اس نے فوراً ہی جانے کا ارادہ کر لیا۔ اس نے کتاب بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھی اور پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ واپس آیا۔ اس نے فلیٹ کا خصوصی حفاظتی نظام آن کیا اور پھر فلیٹ سے باہر آ کر اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر

چابی مخصوص جگہ پر رکھی اور سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کو مخصوص پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر کھڑے چپڑاسی نے اسے سلام کیا تو عمران نے سر ہلا کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ سرسلطان میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے رسیور اٹھائے کسی سے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران خاموشی سے جا کر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ سرسلطان نے بات ختم کی اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ۔ جناب سلطان نادر شاہ صاحب"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ۔ یہ نادر شاہ میرا نام کیسے بن گیا"۔ سرسلطان نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک فائل نکالتے ہوئے کہا۔

"جس انداز میں آپ نے حکم دیا ہے ایسے حکم کو نادر شاہی حکم کہا جاتا ہے اور آپ بہرحال سلطان بھی ہیں"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہیں بلانے کے لئے اب آخری طریقہ کار یہی رہ گیا ہے"۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ شیر آیا ۔ شیر آیا والی بات نہ ہو جائے کسی روز"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شیر آیا ۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"کمال ہے دنیا بھر میں مشہور ہے یہ کہانی ۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں ۔ ایک لڑکا اکیلا جنگل میں رہتا تھا ۔ گاؤں وہاں سے ہٹ کر تھا لڑکا اکثر شرارت کے طور پر ایک ٹیلے پر چڑھ کر شور مچا دیتا تھا کہ شیر آیا، شیر آیا اور وہ اسے کھا جائے گا ۔ چنانچہ لوگ سب کام کاج چھوڑ کر اسے بچانے کے لئے دوڑ پڑتے لیکن وہاں کوئی شیر نہ ہوتا اور لڑکا اپنی شرارت پر خوب ہنستا اور لوگ شرمندہ ہو کر واپس چلے جاتے ۔ دو تین بار ایسا ہی ہوا لیکن ایک روز واقعی شیر آگیا ۔ لڑکے نے خوب شور مچایا لیکن گاؤں کے لوگ نہ آئے اور انہوں نے یہی سمجھا کہ لڑکا پھر شرارت کر رہا ہے اس لئے وہ نہ آئے اور شیر اس لڑکے کو کھا گیا"...... عمران نے پوری کہانی سناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم میری سنجیدگی کا نوٹس نہیں لو گے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیسے معلوم ہو سکے گا کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں یا نہیں ۔ بہر حال مجھے تو آنا ہی پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے ۔

"یہ فائل دیکھو ۔ اس میں ایک معدنیاتی سروے کی رپورٹ ہے"...... سر سلطان نے میز کی دراز سے نکالی ہوئی فائل عمران کے

سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے فائل کھولی اور پھر رپورٹ کو پڑھنا شروع کر دیا ۔ رپورٹ دو صفحات پر مشتمل تھی ۔ رپورٹ پڑھ کر عمران نے فائل بند کر دی ۔

"کارڈکس نامی دھات کے سلسلے میں رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اصل بات تو تم نے مارک ہی نہیں کی کہ اس رپورٹ کی باقاعدہ کیمرے سے فوٹو گرافی کی گئی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہاں ۔ اس کے نشانات موجود ہیں ۔ میں سمجھا کہ ایسا سرکاری طور پر کیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اب تفصیل سن لو ۔ کارڈکس نامی دھات نایاب دھات ہے اور یہ میزائل سازی کے کام آتی ہے ۔ لیکن اس رپورٹ کے مطابق یہ صرف کارڈکس دھات نہیں بلکہ کارڈکس ناٹولا نامی دھات ہے جو کارڈکس سے بھی زیادہ نایاب ہے اور کارڈکس ناٹولا دھات کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری میں کام آتی ہے اور کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری اقوام متحدہ کے تحت سختی سے ممنوع ہے اور پاکیشیا نے بھی اس بین الاقوامی معاہدے پر دستخط کئے ہوئے ہیں کہ وہ کیمیائی ہتھیار تیار نہیں کرے گا ۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کے خلاف پوری دنیا میں انتہائی سخت پابندیاں لگ جائیں گی ۔ یہ پابندیاں ایسی ہوتی ہیں کہ کوئی ملک بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود تمام ممالک خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار تیار کرتے رہتے ہیں لیکن انہیں

سب سے چھپایا جاتا ہے ۔ معدنیات کو چیک کرنے والے خلائی سیارے نے جب اطلاع دی کہ پاکیشیا کے ایک علاقے جوہر آباد کے قریب واقع جنگل میں کارڈکس نانولا کا کافی بڑا ذخیرہ موجود ہے تو ہمارے ماہرین نے فوری طور پر اس رپورٹ کو تبدیل کیا اور اسے صرف کارڈکس دھات ظاہر کیا گیا جو نایاب ہونے کے ساتھ ساتھ صرف میزائل سازی میں کام آتی ہے تاکہ اقوام متحدہ اسے نکالنے پر پابندی نہ لگا دے اس کے بعد ماہرین نے اس ذخیرے کا زمینی سروے شروع کر دیا اور پھر یہ رپورٹ ماہرین نے تیار کر کے وزارت معدنیات کو دی ہے ۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے کیونکہ اس میں کارڈکس نانولا درج ہے ۔ پروگرام یہ تھا کہ اس رپورٹ کو تبدیل کر دیا جائے گا اور فرضی رپورٹ سامنے لائی جائے گی جب یہ رپورٹ وزارت معدنیات نے وصول کر کے وزارت دفاع کو ارسال کی تا کہ اس ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کی پلاننگ کی جاسکے لیکن وہاں ماہرین نے دیکھا کہ سائیڈ رپورٹ پر ایسے نشانات موجود ہیں جیسے اس کی باقاعدہ کیمرے سے کاپی بنائی گئی ہو ۔ یہ انتہائی خطرناک بات تھی ۔ اگر یہ کاپی اقوام متحدہ تک پہنچا دی گئی تو پاکیشیا پر انتہائی سخت پابندیاں لازماً لگا دی جائیں گی ۔ جو انکوائری کی گئی ہے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ ماہر جس نے یہ رپورٹ تیار کی ہے اس کا نام کامران ہے اور کامران سے اس جنگل میں گریٹ لینڈ کی ایک لڑکی میگی جو ماحولیات پر کوئی تھیسز لکھ رہی تھی، ملنے آتی رہتی تھی ۔ پھر مزید

اطلاع ملی کہ یہ لڑکی میگی جوہر آباد کے رئیس نواب احمد خان کی مہمان تھی ۔ وہاں سے پتہ چلا کہ اسے تم ساتھ لے کر حویلی آئے تھے جب تمہارا نام سامنے آیا تو یہ ساری بات مجھ تک پہنچائی گئی اور میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ وہ لڑکی کون تھی اور تم اسے وہاں کیوں لے گئے تھے" ...... سر سلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات طے ہے کہ اس رپورٹ کی کاپی اس لڑکی نے ہی کی ہے" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس میگی کی بات ہو رہی ہے جو اس کے ساتھ کار میں بیٹھ کر جوہر آباد گئی تھی ۔

"نہیں ۔ کامران کے مطابق وہ لڑکی چونکہ نواب احمد خان کی مہمان تھی وہ باتیں کرنے آجاتی اور ایک دو گھنٹے گذار کر واپس چلی جاتی ۔ اس نے کبھی ریسرچ میں دلچسپی نہیں لی ۔ کبھی نہیں پوچھا کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں ۔ رپورٹ کے پوائنٹس کامران ساتھ ساتھ لیتا رہا ۔ پھر اس نے دو روز لگا کر ان پوائنٹس کی مدد سے رپورٹ تیار کی ۔ اسے لفافے میں ڈال کر سیلڈ کیا اور دوسرے روز سامان سمیٹ کر وہ دارالحکومت پہنچا اور اس نے رپورٹ اپنے افسران کے حوالے کر دی ۔ البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ جس روز اس نے رپورٹ فائنل کی اور سیلڈ کی ہے اس روز بھی میگی ملنے آئی تھی اور دو گھنٹے بیٹھ کر چلی گئی تھی لیکن یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے ۔ اس نے لاپرواہی سے کام لیا ہے

اور اس لڑکی نے کسی کیمرے کی مدد سے اس رپورٹ کی کاپی کی ہے اور اس لڑکی کے بارے میں جب معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ وہ کامران کی واپسی سے پہلے ہی رات کو دارالحکومت پہنچ گئی اور اسی رات پہلی دستیاب فلائٹ سے گریٹ لینڈ واپس چلی گئی ہے"۔ سرسلطان نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال ہے کہ گریٹ لینڈ اس رپورٹ کی کاپی اقوام متحدہ کے حوالے کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"گریٹ لینڈ خود کیمیائی ہتھیار بناتا ہے اس لئے وہ ایسا نہیں کرے گا لیکن اگر یہ رپورٹ اسرائیل یا کافرستان کے ہاتھ لگ گئی تو پھر لازماً یہ اقوام متحدہ تک پہنچے گی اور ایک تو ہم یہ ذخیرہ نہ نکال سکیں گے اور دوسرا ہم پر پابندیاں بھی لگ سکتی ہیں"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"لیکن اب اس کا حل کیا ہے۔ اس کاپی کی تو مزید کاپیاں ہو چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہوا ہو"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ نقل واپس لائی جائے۔ ویسے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ فوری طور پر دھات کا ذخیرہ وہاں سے نکال لیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اتنی جلدی یہ ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے خصوصی

ماہرین اور مخصوص مشینری منگوانی پڑے گی۔ اس میں کافی عرصہ لگ جائے گا۔ ویسے تم بتاؤ کہ یہ لڑکی کون تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے یہ واردات اس لڑکی نے کی ہو"...... سرسلطان نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر انہیں میگی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تم ان معاملات میں بے حد تجربہ کار ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لڑکی ایسا کر سکتی ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"جب اور کوئی غیر وہاں گیا ہی نہیں تو لامحالہ یہ کام اس میگی نے ہی کیا ہے۔ میں نے اسے واپسی پر اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی تھی اور اس نے آنے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن وہ نہیں آئی۔ اس سے یہی لگتا ہے کہ اسے یہاں سے نکلنے کی بے حد جلدی تھی۔ اس کی واپسی کا انداز بتا رہا ہے کہ واردات اسی نے کی ہے اور وہ آئی بھی اسی کام کے لئے تھی۔ اگر میرے کانوں میں معمولی سی بھنک بھی اس بارے میں پڑ جاتی تو میں اسے کور کر لیتا لیکن مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ وہاں کوئی سروے ہو رہا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے بات کی ہے۔ انہوں نے ایسی کسی رپورٹ سے یکسر لاعلمی کا اظہار کیا ہے بلکہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خود اس کی انکوائری کرائیں گے اور اگر یہ رپورٹ گریٹ لینڈ پہنچی ہے تو وہ اسے واپس بھجوا دیں گے"۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس رپورٹ کی واپسی کے لئے کام کیا جائے یا

"نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کام ضرور کرو۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"اوکے۔ یہ رپورٹ آپ واپس بھجوادیں تاکہ اس کے بارے میں یہاں جو کام ہونا ہے وہ ہو جائے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سرسلطان کو سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ سرسلطان نے ڈھکے چھپے الفاظ میں بات کی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں بات اقوام متحدہ تک پہنچ گئی تو نہ صرف یہ تمام ذخیرہ اقوام متحدہ نکال کر لے جائے گی بلکہ پاکیشیا پر پابندیاں بھی لگ جائیں گی کیونکہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت ایسا ذخیرہ ملنے پر اقوام متحدہ کو اطلاع دی جانی ضروری ہے اور پابندیاں لگنے سے پاکیشیا واقعی تباہ ہو کر رہ جائے گا اس لئے وہ بے حد سنجیدہ ہو رہا تھا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر باس نے سر اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر موجود بٹنوں کی قطار میں سے ایک بٹن پریس کر دیا تو دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ دروازے پر میگی موجود تھی۔

"آؤ میگی بیٹھو"۔۔۔۔۔۔ باس نے کہا تو میگی نے سلام کیا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ نے فون پر بتایا کہ آپ اس پاکیشیائی رپورٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جس رپورٹ کی کاپی تم لے آئی ہو وہ رپورٹ غلط ہے"۔۔۔۔۔۔ باس نے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"غلط ہے۔ کیا مطلب باس۔ میں نے تو اصل رپورٹ کی کیمرہ فوٹو کھینچی ہے۔ وہ کیسے غلط ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔ میگی کے لہجے میں بے

حد حیرت تھی۔

"جو رپورٹ تم لے آئی ہو اسے ماہرین کے پاس بھجوایا گیا اور ماہرین نے جب اسے چیک کیا تو اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جوہر آباد میں جو ذخیرہ موجود ہے وہ کارڈکس کا نہیں بلکہ کارڈکس سے زیادہ نایاب دھات کارڈکس ناٹولا کا ہے۔ کارڈکس ناٹولا میزائل سازی میں نہیں بلکہ کیمیائی ہتھیار بنانے کے کام آتی ہے اور اس پر اقوام متحدہ کے تحت انتہائی سخت پابندیاں ہیں۔ لیکن ماہرین نے اس رپورٹ کا جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق یہ کارڈکس ناٹولا بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ کارڈکس ناٹولا زمین کی جن طبعی ساختوں کے اندر پیدا ہوتی ہے ایسی کوئی ساخت اس علاقے میں موجود ہی نہیں ہے اس لئے یہ کارڈکس ناٹولا تو کسی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ جس نے یہ رپورٹ تیار کی ہے وہ ماہر کی بجائے احمق آدمی ہے۔ یہ دھات صرف کارڈکس ہے۔ جو دراصل ہمیں چاہئے۔ اس لحاظ سے رپورٹ غلط ہونے کے باوجود ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ اب ہم خود ہی اسے حاصل کرنے کے فول پروف انتظامات کر لیں گے لیکن مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ تم ان کی نظروں میں آ گئی ہو"۔ باس نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"میں۔ وہ کیسے باس۔ میں نے اس کامران کو بھی معلوم نہیں ہونے دیا کہ میں نے اس رپورٹ کی کاپی کر لی ہے"...... میگی نے کہا۔

"میں نے بھی حکومت کو یہی رپورٹ دی تھی کہ کسی کو معلوم نہیں ہو سکا لیکن پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں، نے اس بارے میں گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری سے بات کی اور انہیں کہا کہ گریٹ لینڈ کی ایک ایجنٹ میگی نامی لڑکی اس رپورٹ کی کاپی لے گئی ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو چونکہ اس کا علم ہی نہیں تھا اس لئے انہوں نے اس کی یہاں موجودگی سے انکار کر دیا۔ البتہ انہوں نے دونوں ممالک کی دوستی کے پیش نظر انکوائری کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس بارے میں جب سیکرٹری دفاع سے بات کی کیونکہ گریٹ لینڈ میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیاں وزارت دفاع کے تحت ہیں تو انہیں تفصیلی رپورٹ دی گئی لیکن سیکرٹری دفاع نے اس سلسلے میں مجھے بھی آگاہ کر دیا۔ میں نے فوراً پاکیشیا کے ایک گروپ کے ذریعے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ رپورٹ پر ایسے واضح نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رپورٹ کی کاپی کی گئی ہے اور اس سلسلے میں جو انکوائری ہوئی ہے اس میں تم مرکزی حیثیت اختیار کر گئی ہو اور پھر یہ کیس سر سلطان کے ذریعے عمران تک پہنچا دیا گیا ہے اور اب لامحالہ عمران خود یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں تمہیں ٹارگٹ بنائے گی"۔ باس نے کہا۔

"لیکن ان کے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے یہ کام کیا ہے"۔ میگی نے کہا۔

"یہ لوگ ثبوتوں کے پیچھے نہیں دوڑتے ۔ تم سے خود ہی اگلوا لیں گے اور اس کے بعد یہ رپورٹ حاصل کرنے کے لئے آخری حد تک چلے جائیں گے"...... باس نے کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں ۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... میگی نے کہا۔

"ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہماری ایجنسی بظاہر سرکاری ایجنسی نہیں ہے بلکہ اسے بھی پرائیوٹ ظاہر کیا گیا ہے ۔ ویسے میں نے اس بارے میں سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب انہیں بتائیں گے کہ یہ رپورٹ ایک پرائیوٹ تنظیم جس کا کوئی بھی نام لیا جا سکتا ہے سے حاصل کی گئی ہے البتہ تمہیں اب کچھ عرصہ کے لئے انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا ۔ اس وقت تک جب تک ذخیرہ وہاں سے حاصل نہیں کر لیا جاتا"۔ باس نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں ۔ یہ ملکی معاملات ہیں اس لئے آپ بہتر طور پر اسے سمجھ سکتے ہیں اور ڈیل بھی کر سکتے ہیں لیکن جب ذخیرہ اچانک غائب ہو گا تو پھر وہ لوگ سمجھ نہ جائیں گے کہ یہ کام گریٹ لینڈ نے کیا ہے"...... میگی نے کہا۔

"ذخیرہ واپس نہیں لے جایا جا سکتا ۔ رپورٹ لے جائی جا سکتی ہے ۔ ذخیرہ ہمارے ہاتھ لگ جائے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا تم ایسا کرو کہ طویل رخصت پر ایکریمیا چلی جاؤ ۔ تمہارا رابطہ صرف مجھ سے

ہو گا اور کسی سے نہیں اور تم وہاں مستقل میک اپ اور نئے نام سے رہو گی"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ اگر اس طرح مسئلہ حل ہوتا ہے تو ٹھیک ہے"...... میگی نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ نئے کاغذات کل تمہارے پاس پہنچ جائیں گے اور تم نے ایکریمیا روانہ ہو جانا ہے ۔ اب تم جا سکتی ہو"...... باس نے کہا تو میگی اٹھی ۔ اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا سامنے موجود ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ یہ فائل ایکریمیا سے بھجوائی گئی تھی اور سرسلطان نے اسے عمران کو بھجوا دیا تھا لیکن عمران کی عدم موجودگی کی وجہ سے انہوں نے یہ فائل عمران کے فلیٹ پر سلیمان کو بھجوا دی اور سلیمان نے یہ فائل سرسلطان کے پیغام کے مطابق دانش منزل بھجوا دی تھی۔ اب عمران اس فائل کے لئے دانش منزل آیا تھا اور بلیک زیرو نے فائل عمران کے سامنے رکھی اور خود چائے لانے کے لئے اٹھ کر کچن میں چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں ٹرے میں رکھے واپس آیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے فائل بند کر دی اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔ اس کے چہرے پر بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب لگتا ہے کہ فائل نے آپ کو بور کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں سوائے بوریت کے اور کیا ہے۔ صرف یہ اطلاع ہے کہ خطرناک ایجنٹوں کا کوئی گروپ پاکیشیا کا رخ کرنے والا ہے۔ سرسلطان اب واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں معمولی معمولی باتوں سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایسی فائلیں تو روٹین میں ملکوں کے درمیان آتی جاتی رہتی ہیں۔ میں نے سمجھا تھا نجانے کیا طوفان برپا ہو گیا ہے جب یہ گروپ آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے۔ مرنے سے پہلے واویلے کا کیا جواز ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ چائے بھی سپ کرتا رہا۔

"عمران صاحب۔ وہ میگی والے مسئلے کا کیا ہوا۔ پہلے تو آپ نے اس میں کافی دلچسپی لی تھی۔ پھر آپ نے یکلخت اس میں دلچسپی لینی ختم کر دی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ میگی کسی پرائیوٹ تنظیم کی ایجنٹ تھی اور ایسی تنظیمیں دولت کمانے کے لئے ایسی رپورٹیں اڑاتی رہتی ہیں لیکن گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے سرکاری ایجنسی کو اس رپورٹ کی واپسی کا حکم دیا تو سرکاری ایجنسی نے دباؤ ڈال کر اس پرائیویٹ تنظیم سے وہ رپورٹ حاصل کر کے چیف سیکرٹری تک پہنچا دی اور انہوں نے یہ رپورٹ سرسلطان کو بھجوا دی۔ یہ رپورٹ اصل رپورٹ کی کیمرہ کاپی تھی لیکن یہ کاپی ایسے کاغذ پر کی گئی تھی کہ

جس کی مزید کاپی کسی طرح بھی نہ ہو سکتی تھی اس لئے معاملہ ختم کر دیا گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تب بھی کان سے پکڑ کر دربار سلطان میں حاضر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ فائل دیکھی ہے" ۔ سرسلطان نے کہا۔

"ہاں ۔ روٹین کی فائل ہے آپ خوامخواہ پریشان ہو جاتے ہیں ۔ جب یہ گروپ آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں اسے صرف تمہارے نوٹس میں لانا چاہتا تھا کیونکہ جب تک معاملہ تمہارے نوٹس میں نہ آئے وہ مجھے پہاڑ جتنا نظر آتا ہے لیکن جب وہ تمہارے نوٹس میں آجائے تو پھر میرے نزدیک وہ چیونٹی سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"یہ تو آپ کی محبت ہے سرسلطان ۔ بہرحال میں نے اسے دیکھ لیا ہے اور میں اس سلسلے میں الرٹ رہوں گا ۔ آپ بے فکر رہیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ وہ سرسلطان کے اس خلوص سے واقعی بے حد متاثر ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں اب واقعی بے فکر ہو گیا ہوں ۔ اللہ حافظ" سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سرسلطان جتنا آپ پر اعتماد کرتے ہیں اتنا شاید کوئی اور چاہے بھی تو نہیں کر سکتا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی محبت اور خلوص ہے ورنہ اصل کام تو پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کرتی ہے یا اس کا چیف کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب جولیا کا فون آیا تھا کہ چونکہ طویل عرصے سے سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں ہے اس لئے پوری ٹیم ایک ہفتے کے لئے کسی پہاڑی مقام پر جانا چاہتی ہے لیکن میرے ذہن میں منگی والی بات موجود تھی اس لئے میں نے اسے کہہ دیا کہ چند اطلاعات ایسی مل رہی ہیں جس کے بعد شاید کوئی مشن سامنے آ جائے ۔ اس لئے ابھی وہ یہیں رہیں ۔ اب آپ نے کہہ دیا ہے کہ وہ معاملہ ختم ہو گیا ہے تو پھر کیا خیال ہے انہیں اجازت دے دی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر میرا خرچہ بھی سرکاری طور پر ادا کیا جائے تو پھر بے شک اجازت دے دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خرچہ ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے وہ مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے اور میں اس قابل نہیں ہوں کہ اپنا خرچہ خود اٹھا سکوں اور دوسروں پر میں بوجھ بننا نہیں چاہتا۔ہاں۔اگر چیف میرا خرچہ بھی سرکاری کر دے تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے کسی کا خرچہ بھی سرکاری نہیں ہے۔وہ سب اپنے طور پر جائیں گے حکومت کی طرف سے نہیں"...... بلیک زیرو نے بھی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تنخواہیں اور الاؤنسز تو لیتے ہیں اور اس پیریڈ کی تنخواہیں اور الاؤنسز بھی لیں گے جب وہ تفریح کریں گے تو یہ سرکاری خرچہ نہ ہوا"...... عمران نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔عمران ابھی یہاں ہے کہ نہیں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہ بلیک زیرو چائے دے گا تو جاؤں گا۔چائے پلانے کا وعدہ کر کے بھول جاتا ہے اور میں یہاں بیٹھا چائے کا انتظار کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹھے۔ایک خوفناک واردات ہو گئی ہے۔وہ دھات جو جوہر آباد کے جنگل سے دستیاب ہوئی تھی اور جس کی سروے

رپورٹ کی کاپی اڑا لی گئی تھی وہ دھات چوری ہو گئی ہے۔اب وہاں کوئی دھات نہیں ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔کیسے کیا وہاں باقاعدہ کھدائی کی گئی ہے۔اس کے لئے تو خاصی ہیوی مشینری کی ضرورت تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس دھات کے سلسلے میں عجیب گیم کھیلی گئی ہے۔اصل میں یہ دھات کارڈکس ہی تھی لیکن رپورٹ تیار کرنے والے ماہر کامران نے اسے دانستہ غلط طور پر کارڈکس ناٹولا کا روپ دے دیا۔اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے کافرستان سے بھاری معاوضہ اس سلسلے میں حاصل کیا تھا تاکہ پاکیشیا کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں لگوائی جا سکیں۔کارڈکس ناٹولا کے لئے ہیوی اور قیمتی مشینری کی ضرورت ہوتی ہے۔صرف کارڈکس دھات کے لئے نہیں۔اسے عام مشینری سے بھی آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ایک اور ماہر کی رپورٹ آئی تو معاملہ مشکوک ہو گیا اور جب کامران پر دباؤ ڈالا گیا تو اس نے اصل بات بتا دی تو وزارت معدنیات نے اس دھات کو فوری نکالنے کے لئے ٹیم وہاں بھیجی تو پتہ چلا کہ وہاں پہلے ہی کھدائی کر کے دھات نکالی جا چکی ہے۔اب وہاں اس دھات کا ایک ذرہ تک موجود نہیں ہے اور کسی کو بھی نہیں معلوم کہ یہ کس کی حرکت ہے۔پاکیشیا کو بہت بڑا نقصان پہنچایا گیا ہے اتنا بڑا کہ شاید اس کا اندازہ بھی نہ کیا

جاسکے"...... سر سلطان نے کہا۔

" کتنی دھات تھی ۔ میرا مطلب ہے کہ اس کی مقدار کتنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

" ماہرین کے مطابق اس کا وزن دس پونڈ ہے اور اس دھات کا ایک گرام بھی اربوں ڈالر مالیت کا ہے یہ انتہائی نایاب دھات ہے اور اس دھات کی وجہ سے پاکیشیا کے ماہرین پاکیشیائی میزائل سازی کو آگے لے جانے کا سوچ رہے تھے لیکن پوری دھات ہی چوری کر لی گئی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" اس دھات کو یقیناً کسی خاص کیپسول میں ہی لے جایا جاسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے البتہ ہو گا ایسے ہی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" اب تک تو یہ دھات منزل مقصود تک پہنچ چکی ہو گی ۔ پھر اب کیا کیا جائے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" نہیں یہ دھات ہماری ہے اور ہم نے اسے ہر صورت میں واپس لینا ہے ۔ اس سے ہمارے ملک کا دفاع بے حد مضبوط ہو سکتا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کامران کا کیا ہوا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اس کے خلاف مقدمہ چلے گا"۔

سر سلطان نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ پاکیشیا کے اس خزانے کو واپس لایا جاسکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" عمران بیٹے ۔ یہ جذباتی مسئلہ نہیں ہے ۔ ملک کو واقعی اس کی ضرورت ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اب یہ میری ذمہ داری رہی"...... عمران نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے ۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ یہ کاروائی گریٹ لینڈ کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسے اندازہ لگایا ہے تم نے ۔ کیا اس میگی کی وجہ سے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" نہیں ۔ میگی جو رپورٹ لے گئی تھی وہ واپس آ گئی ہے لیکن جس کسی نے یہ دھات نکالی ہے اسے معلوم تھا کہ یہ کارڈکس دھات ہے کارڈکس ناٹولا نہیں ہے ۔ اس لئے اس نے عام مشینری استعمال کی اور دھات لے اڑا ۔ میں نے گریٹ لینڈ کا نام اس لئے لیا ہے کہ گریٹ لینڈ کے ماہرین نے یقیناً اس رپورٹ کا تجزیہ کیا ہو گا

اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ رپورٹ تیار کرنے والے نے غلط بیانی کی ہے ۔ یہ دھات کارڈکس ہے ۔ انہوں نے رپورٹ واپس کر دی تا کہ ہم مطمئن ہو جائیں اور ساتھ ہی ہم ہیوی مشینری کا بندوبست کرتے رہ جائیں جبکہ وہ اس دوران خاموشی سے یہ دھات لے گئے"...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ بلیک زیرو ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دانش نے تمہارے اندر بھی اترنا شروع کر دیا ہے ۔ تم نے درست تجزیہ کیا ہے لیکن ایک پہلو اور بھی ہے ۔ سر سلطان نے بتایا ہے کہ کامران نے کافرستان کے کہنے پر غلط رپورٹ دی ہے اس کا مطلب ہے کہ کافرستان کو اس بارے میں معلومات پہلے سے تھیں اور ہو سکتا ہے کہ اصل رپورٹ اس کامران نے کافرستان بھجوادی ہو اور وہ دھات لے گئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ تو اب آپ کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کامران سے ملنا پڑے گا تا کہ معلوم ہو سکے کہ کافرستان میں اس کا رابطہ کس سے ہے ۔ اس کو پھر ناٹران کے ذریعے چیک کرانا ہو گا جب کہ اس دوران گریٹ لینڈ کو بھی چیک کرانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" بین الاقوامی شہرت کے مالک ماہر معدنیات راؤ افضل کی رہائش گاہ واقع پیپلز کالونی کا فون نمبر چاہئے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی ۔

" یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ ہٹا کر ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" رانا افضل ہاؤس"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" رانا افضل صاحب سے بات کرائیں ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" وہ تو بے حد بیمار ہیں جناب ۔ ڈاکٹروں نے ملاقات پر بھی پابندی لگائی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ ہوش و حواس میں تو ہیں اور بات تو کر سکتے ہیں ۔ صرف ایک دو باتیں کرنی ہیں آپ ان تک میرا نام پہنچا دیں"...... عمران نے کہا۔

" جی اچھا ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک نحیف و نزار سی آواز سنائی دی۔

" رانا صاحب ۔ خلائی سیارے کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے علاقے جوہر آباد کے قریب جنگل میں کارڈکس دھات کا ذخیرہ موجود ہے ۔ باقی تو طویل کہانی ہے مختصر طور پر یہ بتادوں کہ کسی دشمن ملک کے آدمیوں نے یہ ذخیرہ خاموشی سے نکال لیا ہے اور اب ہم نے اسے واپس لانا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس دھات کی ماہیت کا پوری طرح علم ہو کہ یہ مخصوص دھات کس انداز میں کس طرح پیک اور کس میں پیک کر کے لے جائی گئی ہو گی ۔ بتایا گیا ہے کہ اس کا کل وزن تقریباً دس پونڈ ہے"۔ عمران نے کہا۔

" دس پونڈ ۔ اس قدر قیمتی ذخیرہ ۔ اس کا تو ایک گرام بھی نایاب ہے ۔ بہر حال میں یہ بتادوں کہ کارڈکس دھات کو زمین سے نکلنے کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر کراسیٹ دھات کے بنے ہوئے کیپسول میں بند کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ یہ دھات ایک گھنٹے سے زیادہ کھلی ہوا میں رہ جائے تو کیمیائی طور پر ضائع ہو جاتی ہے"...... رانا افضل نے اسی طرح نحیف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کراسیٹ دھات کی کیا تفصیل ہے تاکہ ہم اسے پہچان سکیں"۔ عمران نے کہا۔

" کراسیٹ دھات نیلگوں رنگ کی ہوتی ہے اور اس کی خاص

نشانی یہ ہے کہ اس میں سے مسلسل ایسی چمک نکلتی ہے جیسے اس کی سطح پر شعلے حرکت کر رہے ہوں ۔ یہ اس کی خاص نشانی ہے ۔ اس پر کوئی پینٹ نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے یہ اصل حالت میں ہی رہتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کارڈکس محفوظ رکھنے کے لئے کراسیٹ کیپسول کو مکمل طور پر ہوا بند بنایا جاتا ہے اور اس کا ڈھکن بند نہیں ہوتا بلکہ کیپسول کی طرح دونوں برابر حصوں کو جوڑ کر اس کا کراسیٹ دھات سے ہی جوڑ بند کیا جاتا ہے ۔ یہ استعمال کرنے کے لئے عین آخری لمحات میں اس کیپسول سے نکالی جاتی ہے ۔ پہلے نہیں کیونکہ کراسیٹ میں بند ہونے کے بعد اس کی خاصیت مزید بڑھ جاتی ہے"...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ صرف میزائل سازی میں کام آتی ہے یا اس سے کوئی دوسرا کام بھی لیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ میزائل سازی کے دوران ایسے ایندھن کے طور پر کام کرتی ہے جس سے میزائل کی رفتار عام حالات سے دس گنا زیادہ ہو جاتی ہے"...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے میزائل میں کہاں رکھا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس کی صرف معمولی ترین مقدار ایندھن میں آخری لمحے میں شامل کی جاتی ہے اور پھر یہ سب کچھ کلوز کر دیا جاتا ہے ۔ پھر یہ واپس نہیں نکالی جا سکتی"...... رانا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کا بے حد شکریہ ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا

کرے ۔ اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" دس پاؤنڈ کے لیے تو خاصا بڑا کیپسول تیار کیا گیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے جو ساری گفتگو لاؤڈر کی وجہ سے سن رہا تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اور اسے ایئرپورٹ پر چیک کیا جانا ضروری تھا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" ایئرپورٹ کی سیکورٹی فورس کے کمانڈر کا نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" اے پی ایس ایف آفس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کمانڈر سے بات کرائیں ۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر بول رہا ہوں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ کمانڈر اشرف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" میں سنٹرل انٹیلی جنس سے ڈپٹی ڈائریکٹر آغا بول رہا ہوں"۔

عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے مزید مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" آپ کی فورس مسافروں اور ان کے سامان کی تلاشی تو لیتی ہو گی تا کہ کوئی ہتھیار یا ضرر رساں چیز طیارے پر نہ لے جائی جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ ہم آلات کی مدد سے مکمل تلاشی لیتے ہیں"...... کمانڈر نے جواب دیا۔

" ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ گذشتہ ایک ماہ کے دوران ایک دھات کا خاصا بڑا کیپسول بذریعہ فلائٹ گریٹ لینڈ لے جایا گیا ہے یہ کیپسول نیلے رنگ کا ہے اور اس پر جیسے شعلے حرکت کرتے نظر آتے ہیں ۔ کیا آپ کی نظروں سے یہ گزرا ہے ۔ انتہائی سوچ کر جواب دیں ۔ یہ انتہائی اہم ملکی معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ تقریباً دس روز پہلے ایک مسافر کے بڑے بیگ میں یہ کیپسول موجود تھا ۔ ہم نے اسے روکنے کی کوشش کی کیونکہ ایسا عجیب و غریب کیپسول میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا تو مسافر نے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے فون کر دیا ۔ وہاں سے ایک اعلیٰ افسر آیا اور اس نے ہمیں ضمانت دی کہ اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے طیارے کو نقصان پہنچ سکتا ہو ۔ انہوں نے بتایا کہ اس میں کوئی سائنسی چیزیں ہیں ۔ یہ تحریر ہمارے آفس کی فائل میں موجود

ہے"...... کمانڈر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ آپ واقعی انتہائی فرض شناس کمانڈر ہیں۔ اس تحریر کو فوراً چیک کر کے بتائیں کہ یہ کس تاریخ کی تحریر ہے اور مسافر کا نام بھی یقیناً اس میں درج ہو گا۔ وہ بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ فرمائیں۔ میں چیک کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر چمک آ گئی۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

"جناب۔ یہ بارہ تاریخ کی تحریر ہے اور مسافر کا نام گریفن ہے اور یہ تحریر گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر رچرڈ کی طرف سے ہے"...... کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اس تحریر کو اپنے پاس رکھیں۔ شاید اس کی ضرورت پڑ جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے گریٹ لینڈ سفارت خانے کا فون نمبر معلوم کر کے وہاں فون کر دیا۔

"سفارت خانہ گریٹ لینڈ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر بول رہا ہوں۔ سیکنڈ سیکرٹری مسٹر رچرڈ سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"سیکنڈ سیکرٹری صاحب تو ایک ماہ کی رخصت پر گریٹ لینڈ چلے

گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آج ایک ہفتہ ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئر پورٹ انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئر پورٹ منیجر سے بات کرائیں۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ایئر پورٹ منیجر فراست خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ وہ فراست خان سے کئی بار مل چکا تھا اور فراست خان بھی اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیے کوئی حکم"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"خان صاحب۔ بارہ تاریخ کو گریٹ لینڈ جانے والی فلائٹ سے ایک مسافر گریفن نامی گیا ہے جس کے پاس ایک کیپسول تھا جسے

ایئرپورٹ سیکورٹی فورس کے کمانڈر نے روک لیا تھا۔ پھر گریٹ لینڈ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری نے ایئرپورٹ پر آکر تحریری طور پر ضمانت دی کہ اس کیپسول میں کوئی دھماکہ خیز یا نقصان پہنچانے والی چیز نہیں ہے تو سیکورٹی نے اسے کلیئر کر دیا"۔ عمران نے سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بین الاقوامی ایئرپورٹ کے جنرل مینجر کو اتنی فرصت نہیں ہو سکتی کہ وہ گپیں مار سکے۔

"ہاں۔ میں خود اس روز ایئرپورٹ پر تھا اور میرے سامنے یہ پرابلم پیش آیا تھا لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... فراست خان نے کہا۔

"اس مسافر گریفن کے کاغذات سے اس کا تفصیلی پتہ اور دیگر کوائف مجھے فوری چاہئیں"...... عمران کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لیں۔ میں کمپیوٹر سے ریکارڈ کی کاپی منگواتا ہوں۔ یا پھر اپنا نمبر دے دیں۔ میں خود فون کر کے آپ کو تفصیل بتا دوں گا"...... فراست خان نے کہا۔

"میں پندرہ منٹ بعد خود ہی دوبارہ فون کر لوں گا"...... اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کو معلوم تھا کہ ایسا ایئرپورٹ پر ہوا ہو گا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں امکانات پر کام کرنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے ہمیں الہام تو نہیں ہو سکتا۔ جو تفصیل کیپسول کے بارے میں رانا افضل نے بتائی ہے۔ اسے لازماً چیک کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اس سے ایک بات تو طے ہو گئی ہے کہ یہ دھات کافرستان نہیں گئی بلکہ گریٹ لینڈ گئی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"ایئرپورٹ انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئرپورٹ مینجر سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فراست خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فراست خان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ رپورٹ آ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ نوٹ کر لیجئے"...... فراست خان نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"او کے۔ اس رپورٹ کی کاپی میرا آدمی آکر آپ سے لے جائے گا اس کا نام صفدر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک اہم مشن گریٹ لینڈ میں در پیش ہے۔ تم صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کو تیاری کا حکم دے دو اور تم بھی تیار ہو جاؤ۔ کل صبح پہلی فلائٹ سے تم سب نے جانا ہے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور وہی تمہیں بریف بھی کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ وہ تفصیل نہیں بتاتا۔ بے حد تنگ کرتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے کہا کہ وہ تمہیں بریف کرے گا۔ تفصیل کی بات نہیں کی اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہو۔ پرائمری سکول کے بچے نہیں ہو کہ تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتایا جائے۔ بریفنگ سے خود ہی سب کچھ سمجھ جایا کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"یس سر"...... جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر کو کہہ دو کہ وہ فوراً ایئرپورٹ جا کر ایئرپورٹ کے جنرل

مینجر فراست خان سے عمران کا حوالہ دے کر ایک پسنجر کی رپورٹ لے آئے اور یہ رپورٹ دانش منزل پہنچا دے۔ اسے فوراً بھیجو۔ میں اس رپورٹ کے انتظار میں ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد آپریشن روم میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو بلیک زیرو چونک پڑا جبکہ عمران آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔ سیٹی کی آواز بتا رہی تھی کہ باہر سے کوئی چیز مخصوص باکس میں ڈراپ کی گئی ہے اور پھر اس میکانکی سسٹم کے تحت یہ چیز خودبخود میز کی سب سے نچلی دراز میں پہنچ جائے گی۔ چنانچہ جب سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وہ دونوں ہی سمجھ گئے تھے کہ صفدر نے ایئرپورٹ سے رپورٹ حاصل کر کے یہاں پہنچائی ہے۔ بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ایک خاکی رنگ کا لفافہ نکال کر اس نے اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اس میں موجود ایک کاغذ نکال کر اسے کھولا اس پر گریفن کی تصویر بھی موجود تھی اور اس کے دیگر کوائف کے ساتھ ساتھ اس کا وہ پتہ بھی موجود تھا جو ایئرپورٹ مینجر فراست خان نے فون پر بتایا تھا۔ پتہ تو عمران کو فون پر ہی معلوم ہو گیا تھا لیکن دراصل وہ گریفن کی تصویر دیکھنا چاہتا تھا اس لئے اب وہ غور سے اس تصویر کو دیکھ رہا تھا کافی دیر تک اسے غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے کاغذ واپس رکھ دیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دو مجھے"...... عمران نے کہا تو بلیک

زیرو نے میز کی ایک دراز سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی ۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس نے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے کافی دیر تک وہ صفحات پلٹتا رہا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں ۔ وہ کافی دیر تک اس صفحے کو دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے رکھ دی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" سافٹ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" میڈم ہارڈ سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

" سوری ۔ رانگ نمبر "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" کیا آپ نے مذاق کیا تھا سافٹ کلب کی وجہ سے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ یہ خصوصی کوڈ ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" سافٹ کلب "...... وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے جواب دیا تھا۔

" میڈم ہارڈ اگر نہیں ہے تو میڈم ایمرلین سے ملوا دو "۔ عمران

نے کہا۔

" آپ کا نام ۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں "...... عمران نے باقاعدہ تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ایمرلین بول رہی ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں خاصی کرختگی تھی۔

" سافٹ کلب نام رکھ لینے کے باوجود تمہارے گلے کی گراریاں ابھی تک سافٹ نہیں ہوئیں ۔ تم ایسا کرو کہ گلے میں محبت کی گریس لگوایا کرو "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ابھی تو میں نے بڑے سافٹ لہجے میں بات کی ہے کیونکہ میری سیکرٹری نے جب مجھے تمہاری ڈگریاں بتانا شروع کیں تو میں سمجھ گئی کہ تم سب سے زیادہ میری ہارڈ وائس پر ہی طنز کرو گے "...... ایمرلین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر یہ حال ہے کہ تم ابھی انتہائی سافٹ لہجے میں بول رہی ہو تو دوسروں کے لئے تو تمہاری آواز فولادی گراریوں سے بھی زیادہ کرخت ہوتی ہو گی ۔ میں نے پہلے بھی کئی بار تمہیں یہ نسخہ بتایا ہے لیکن تم اس نسخے پر عمل نہیں کرتی "...... عمران نے کہا۔

" ہزار بار کوشش کی ہے لیکن آواز سن کر لوگ بھاگ جاتے ہیں اب تم بتاؤ میں کیا کروں ۔ کہو تو پاکیشیا آ جاؤں تم سے گریس لگوانے کے لئے "...... ایمرلین نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں اصل گریس ملتی ہی نہیں ۔یہاں تو آلو کی بنی ہوئی گریس ملتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" آلو کی گریس ۔ کیا مطلب "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہاں آلو بے حد سستا ہے ۔ اس لئے آلو کو ابال کر اور کچل کر اس سے گریس بنائی جاتی ہے ۔ اس طرح ایک ڈالر میں بننے والی گریس دو سو ڈالر میں آسانی سے فروخت ہو جاتی ہے اصل گریس کے نام پر ۔ اب یہ اور بات ہے کہ آلو کی گریس سے تمہارے گلے کی گراریاں مزید کرخت ہو جائیں گی "...... عمران نے کہا تو ایمرلین کافی دیر تک ہنستی رہی ۔

" تمہاری یہی باتیں یاد رہتی ہیں ۔ اب بتاؤ کیسے فون کیا ہے "...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" تمہاری کرخت آواز سننے کے لئے ۔ کیونکہ مجھے تمہاری آواز کی کرختگی بھی پسند ہے "...... عمران نے کہا۔

" شکریہ ۔ چلو کم از کم اس دنیا میں ایک تو ایسا آدمی ہے جسے میری آواز بھی پسند ہے "...... ایمرلین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہاری معدنیات والا سلسلہ کیسا چل رہا ہے "...... عمران نے کہا۔

" معدنیات ۔ کیا مطلب "...... ایمرلین نے چونک کر پوچھا۔

" گریٹ لینڈ کی تمام معدنیاتی فیکٹریاں اور معدنیات استعمال کرنے والی لیبارٹریاں وزارت معدنیات اور معدنیات تلاش کرنے والی ٹیمیں سب تمہارے ہی تو انڈر ہیں "...... عمران نے کہا تو ایمرلین ایک بار پھر ہنس پڑی ۔

" تم نے تو مجھے ملکہ معدنیات بنا دیا ہے ۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے کھل کر بات کرو "...... ایمرلین نے کہا۔

" ایک آدمی ہے گریفن ۔ اس کا پتہ ہے تھرٹی ون سماکا ایونیو وارڈش گرڈن ایونیو گریٹ لینڈ ۔ میں اس کا حلیہ بھی بتا دیتا ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

" گریفن نامی یہ آدمی پاکیشیا سے دس پونڈ وزن کی انتہائی نایاب معدنیات کارڈکس لے کر گزشتہ بارہ تاریخ کو گریٹ لینڈ پہنچا ہے مجھے اس بارے میں تفصیلات چاہئیں "...... عمران نے کہا۔

" کتنا وقت دے سکو گے "...... ایمرلین نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم کتنا چاہتی ہو "...... عمران نے کہا۔

" اگر تم معلومات دو روز بعد حاصل کرنا چاہتے ہو تو ایک لاکھ

ڈالر معاوضہ ہو گا اور اگر آج ہی چاہتے تو دس لاکھ ڈالرز ۔ فیصلہ تم کر لو"...... ایمرلین نے کہا۔

" میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا معلومات حتمی اور تفصیل سے ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مل جائیں گی لیکن معاوضہ پیشگی اور دس لاکھ ڈالرز"...... ایمرلین نے اس بار کاروباری لہجے میں کہا۔

" مل جائے گا معاوضہ ۔ پیشگی کی بات دوبارہ میرے ساتھ کی تو سافٹ کلب سے باہر کھڑی نظر آؤ گی ۔ سمجھی ۔ اب میں ایک گھنٹے بعد فون کروں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے غصے کا اظہار کر دیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اب وہ معلومات حاصل ہی نہ کرے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اسے معاوضے سے زیادہ سافٹ کلب عزیز ہے اور اسے معلوم ہے کہ سافٹ کلب کا اصل مالک سر رینالڈ ہیں جو میرے انکل ہیں اور انکل نے میرے ہی کہنے پر اسے سافٹ کلب دے رکھا ہے اور سر رینالڈ اس قدر با اثر ہیں کہ وہ اگر حکم دے دیں تو ایمرلین کو واقعی پورے گریٹ لینڈ میں کہیں جائے پناہ نہ ملے ۔ اس لئے اب دیکھنا وہ نہ صرف معلومات حاصل کرے گی بلکہ معاوضہ بھی نہیں لے گی ورنہ اس کا معاوضہ بڑھتا ہی چلا جاتا"...... عمران نے کہا اور بلیک

زیرو بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ کیا۔

" ایمرلین بول رہی ہوں"...... ایمرلین کی کرخت آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس اینڈ"۔ عمران نے کہا۔

" تم نے مجھے سافٹ کلب سے نکلوانے کی دھمکی کیوں دی تھی"۔ ایمرلین نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔

" اس لئے کہ وہ سافٹ کلب ہے اور تم ہارڈ ۔ تمہیں معاوضہ چاہئے اور وہ بھی پیشگی"...... عمران نے کہا۔

" وہ تو میں مذاق کر رہی تھی ۔ آئی ایم سوری عمران تمہیں میری بات محسوس ہوئی ہے بہرحال میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن تم اس گریفن سے وہ معدنیات واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہارے پاس دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ تم کھربوں ڈالرز معاوضہ ادا کر کے وہ معدنیات واپس حاصل کرو اور دوسرا طریقہ یہ کہ تم اسے ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ"...... ایمرلین نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں

کہا۔

" میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق گریفن گریٹ لینڈ کی ایک بظاہر غیر سرکاری تنظیم گرین لائٹ کا ممبر ہے گرین لائٹ دراصل سرکاری تنظیم ہے اسے ظاہر غیر سرکاری کیا گیا ہے یہ تنظیم پوری دنیا سے سائنسی فارمولے ۔ سائنسی معلومات اور نایاب معدنیات جو دفاع کے کام آ سکیں حاصل کرتی ہے اس کی ایک اہم ایجنٹ میگی ہے وہ ان دنوں ایکریمیا میں ہے ۔ اس کے باس کا نام آرتھر ہے ۔ بہرحال گریفن نے یہ دھات پاکیشیا سے حاصل کی اور آرتھر کو پہنچا دی ۔ آرتھر نے یہ دھات سیکرٹری دفاع جو ان کی ایجنسی کا انچارج ہے کو پہنچا دی اور سیکرٹری دفاع نے آرتھر کو یہ دھات گریٹ لینڈ کی معروف میزائل لیبارٹری میں بھجوانے کا حکم دے دیا ۔ آرتھر نے گریفن کو یہ دھات جو نیلے رنگ کے شعلے مارتی ہوئی دھات کے کیپسول میں بند تھی لیبارٹری پہنچانے کا حکم دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ گریفن کی لاش ہائی وے پر اس کی کار کے اندر پڑی ہوئی ملی ہے اور کیپسول اڑا لیا گیا ۔ دوسرے روز آرتھر کو فون پر بتایا گیا کہ یہ دھات بدنام زمانہ تنظیم ڈارک فیس نے حاصل کر لی ہے ۔ اب اگر گریٹ لینڈ اسے خریدنا چاہے تو دس لاکھ ڈالرز فی گرام قیمت پر خرید سکتا ہے ۔ اس پر آرتھر نے سیکرٹری دفاع سے بات کی لیکن انہوں نے اس قدر بھاری قیمت پر اسے خریدنے سے انکار کر دیا ہے"...... ایریلین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اتنی جلدی یہ ساری تفصیل کیسے مل گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب تم نے گریفن کا نام اور اس کا حلیہ بتایا تو میں فوراً پہچان گئی کہ یہ گرین لائٹ کا گریفن ہے ۔ چنانچہ میں نے آرتھر کی پرسنل سیکرٹری سے رابطہ کیا ۔ وہ میری ایجنٹ ہے جس کے نتیجے میں یہ ساری تفصیل مجھے مل گئی ہے"...... ایریلین نے کہا۔

" کیا یہ بات حتمی ہے یا اس آرتھر نے اپنے تحفظ کے طور پر یہ فرضی کہانی گھڑی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ معدنیات سے تعلق رکھنے والا ہر آدمی ڈارک فیس کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ پوری دنیا سے معدنیات چوری کرنے اور پھر اسے فروخت کرنے میں یہ تنظیم ایکریمیا اور یورپ میں بے حد بدنام ہے ۔ آج تک تمام حکومتوں نے زور لگا لیا ہے لیکن وہ ڈارک فیس کے خلاف معمولی سی کامیابی بھی حاصل نہیں کر سکیں"...... ایریلین نے کہا۔

" اگر ہم اس سے یہ دھات خریدنا چاہئیں تو ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اس کا مخصوص طریقہ یہ ہے کہ تم ڈارک فیس کے نام ایکریمیا، یورپ یا گریٹ لینڈ کے کسی معروف اخبار میں اشتہار دو جس میں درج ہو کہ تم ڈارک فیس سے خریداری کرنا چاہتے ہو اور اپنا پتہ اور فون نمبر لکھ دو وہ تم سے خود ہی رابطہ کر لیں گے"...... ایریلین نے

کہا۔

"مال دینے کے لئے انہیں سامنے تو آنا ہی پڑتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ ان کا طریقہ کار انتہائی پیچیدہ ہے ۔ بہرحال مال خریدار کے پاس پہنچ جاتا ہے اور مال بھیجنے والے کو کوئی ٹریس نہیں کر سکتا"...... ایرلین نے کہا۔

"کیا اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہیں تو سہی مگر"...... ایرلین نے کہا۔

"تمہیں پھر معاوضے کا دورہ پڑنے لگا ہے لیکن فکر مت کرو ۔ معاوضہ ضرور دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈارک فیس کا کوئی نہ کوئی تعلق گریٹ لینڈ کے بدنام زمانہ کنگ کلب سے ہے کیونکہ اکثر کنگ کلب کا فون ہی وہ لوگ استعمال کرتے ہیں لیکن آج تک اصل حقیقت تک کوئی نہیں پہنچ سکا"...... ایرلین نے کہا۔

"اوکے ۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"تفصیلات نوٹ کر لی ہیں تم نے ۔ ایک لاکھ ڈالرز بھجوا دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بحرالکاہل کے ایک دور افتادہ جزیرے پر بنی ہوئی ایک خاصی بڑی عمارت کے اندر کمرے میں ایک سانڈ کی طرح پلا ہوا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر نیلگوں رنگ کا ایک کیپسول رکھا ہوا تھا جس کی سطح پر ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے شعلے نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے مسلسل حرکت کر رہے ہوں ۔ اس آدمی کی نظریں اس کیپسول پر جمی ہوئی تھیں ۔ کیپسول سائز میں زیادہ بڑا نہ تھا لیکن بہت چھوٹا بھی نہ تھا۔ میز پر سفید رنگ کا ایک فون موجود تھا۔

"حیرت ہے اس کیپسول میں اتنا دولت بند ہے کہ اس سے پورا بحرالکاہل خریدا جا سکتا ہے"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ یہ فون بغیر تار کے تھا یہ مخصوص فون تھا جسے ایک تجارتی سیٹلائیٹ سے منسلک کیا گیا تھا اور اس بات کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا کہ اس فون کو کوئی بھی

بڑے سے بڑا مواصلاتی انجینئر بھی ٹریس نہ کر سکے ۔ فون کی گھنٹی بجتے
ہی اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا تھا۔

" یس ۔ ٹریگ بول رہا ہوں "...... اس سانڈ کی طرح پلے ہوئے
آدمی نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

" لارڈ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دی
جیسے کوئی خونخوار بھیڑیا انسانی آواز میں بول رہا ہو اور یہ آواز سنتے ہی
سانڈ کی طرح پلے ہوئے آدمی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر
آئے۔

" حکم دو ۔ لارڈ حکم دو "...... ٹریگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

" کیپسول تمہارے پاس پہنچ گیا ہے "...... لارڈ نے اسی لہجے میں
پوچھا۔

" یس لارڈ ۔ ایک گھنٹہ پہلے خصوصی ہیلی کاپٹر پر لایا گیا ہے اور
اس وقت میرے سامنے پڑا ہے "...... ٹریگ نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" یہ دنیا کا سب سے قیمتی کیپسول ہے اور پوری دنیا عنقریب
پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگ پڑے گی اس لئے اسے میں نے
کسی بنک لاکر میں رکھنے کی بجائے تمہارے پاس بھیجا ہے ۔ تم اسے
جزیرے کے سپیشل سیف میں رکھ دو "...... لارڈ نے کہا۔

" یس لارڈ ۔ حکم کی تعمیل ہو گی "...... ٹریگ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" اور سنو ۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے ۔ کہ اس کیپسول کے حصول
کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آچکی ہے ۔ اس بارے
میں معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیز اور شاطر ہیں ان کا ایک
آدمی دوسروں کی آوازوں اور لہجوں کی نقل اس قدر کامیابی سے کر لیتا
ہے کہ خود اصل آدمی بھی نہیں پہچان سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ
کبھی بھی میری آواز اور لہجے میں تمہیں کیپسول کے بارے میں حکم
دے تو تم نے ایسی کوئی بات نہیں ماننی "...... لارڈ نے کہا۔

" تو پھر لارڈ آپ مجھ سے یہ کیپسول کیسے واپس لیں گے "۔ ٹریگ
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" یہی بات میں تمہیں بتانے والا ہوں ۔ کان کھول کر غور سے
سن لو ۔ میں اب تمہیں فون اس وقت کروں گا جب اس کیپسول کا
کسی حکومت سے سودا ہو جائے گا ۔ اس سے پہلے نہیں ۔ چاہے اس
میں ایک سال کیوں نہ لگ جائے اور اب میں لارڈ کی بجائے لارڈ
جیفرے کے نام سے کال کروں گا ۔ کیا نام بتایا ہے میں نے "۔ لارڈ
نے کہا۔

" لارڈ جیفرے "...... ٹریگ نے جواب دیا۔

" یہ نام یاد رکھنا اور دوسرا حکم سن لو ۔ اب فراگو میں اس وقت
تک کوئی آدمی داخل نہ ہو گا جب تک یہ کیپسول یہاں موجود ہے ۔
بلیک وے میں آنے والی ہر لانچ اور ہر جہاز کو بلا توقف اڑا دینا ۔

تب تک یہاں ریڈ الرٹ رہے گا جب تک یہ کیپسول یہاں موجود ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے بھی اس بلیک وے پر سوائے ہماری لانچوں کے اور کوئی لانچ سفر کر ہی نہیں سکتی۔ پانی میں چھپی ہوئی چٹانیں جلد ہی نئی لانچوں کے پرخچے اڑا دیتی ہیں"۔ ٹریگ نے کہا۔

"اپنی لانچیں تو چلتی ہی رہیں گی کیونکہ کاروبار تو جاری رہے گا لیکن کوئی لانچ یا کوئی آدمی فراگو جزیرے پر ٹھہرے گا نہیں۔ البتہ صرف سپلائی لانے والی لانچ رک سکے گی اور کوئی نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں تک ویسے بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا"...... ٹریگ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹاور پر ریڈ لائٹ جلا دو تاکہ کوئی ہیلی کاپٹر بھی فراگو کے اوپر سے نہ گزرے اور جو گزرنے لگے اسے فضا میں ہی تباہ کر دینا"...... لارڈ نے ایک اور حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... ٹریگ نے جواب دیا۔

"میری ان خصوصی ہدایات سے تمہاری سمجھ میں یہ بات آ گئی ہو گی کہ یہ کیپسول کس قدر قیمتی ہے اس لئے اس کی حفاظت تمہارا پہلا فرض ہو گا۔ اگر تم نے اس میں کوتاہی کی تو تم اپنے جزیرے اور

آدمیوں سمیت سمندر کے کیڑوں کی خوراک بنا دیئے جاؤ گے"۔ لارڈ کے لہجے میں ایک بار پھر غراہٹ ابھر آئی تھی۔

"آپ بے فکر رہیں لارڈ۔ کیپسول یہاں ہر طرح سے محفوظ رہے گا"...... ٹریگ نے کہا۔

"اور سنو۔ میرے اور تمہارے علاوہ اس پوری دنیا میں اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کیپسول کہاں موجود ہے اور یہ راز تم نے بھی صرف اپنے تک ہی رکھنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ٹریگ نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا اور ٹریگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھا اس نے کیپسول کو اٹھایا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری سے گزر کر ایک اور چھوٹے سے کمرے آ گیا اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو کمرے کے فرش کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا اور ٹریگ نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اب وہ ایک خاصے وسیع تہہ خانے میں تھا۔ یہاں اس نے ایک دیوار کی مخصوص جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب وہاں ایک قد آدم سیف نظر آنے لگا تھا۔ ٹریگ نے ایک بار پھر اپنا دایاں ہاتھ اس سیف پر رکھا تو کٹک کی آواز سے سیف خود بخود کھل گیا۔ ٹریگ نے کیپسول سیف کے ایک خانے میں رکھا اور پھر سیف کو بند کر کے اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس

پر رکھا تو کلک کی آواز کے ساتھ ہی سیف لاک ہو گیا تو ٹرنگ واپس مڑا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں پہنچ گیا۔ فرش کو برابر کرنے کے بعد وہ اس کمرے سے باہر آیا اور دوبارہ اپنے آفس میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا۔ اس آلے پر فون کے ڈائل کی طرح نمبر تھے۔ اس نے ایک نمبر پریس کر دیا تو آلے کے سرے پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ چند لمحوں بعد بلب سبز ہو گیا۔

"ٹونی بول رہا ہوں ماسٹر"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"جزیرے پر ریڈ الرٹ کر دو ٹونی۔ ٹاور پر ریڈ لائٹ جلا دو۔ سوائے سپلائی لانچ کے کوئی لانچ چاہے اس پر کوئی بھی سوار ہو جزیرے پر ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہرے گی۔ جو ٹھہرے اسے میزائلوں سے اڑا دو۔ جزیرے کے اوپر سے گزرنے والے ہر ہیلی کاپٹر کو گنوں سے اڑا دو۔ جزیرے پر موجود تمام افراد کو حکم دے دو کہ تا اطلاع ثانی جزیرے پر ریڈ الرٹ رہے گا ان میں سے کسی نے بھی ریڈ الرٹ کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی تو اسے زندہ زمین پر دفن کر دیا جائے گا"...... ٹرنگ نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے مس ایرس کو کال کیا ہوا ہے وہ کسی بھی لمحے پہنچ سکتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اسے میرے پاس بھجوا دینا۔ اس کے علاوہ اور کوئی جزیرے پر نہیں آئے گا"...... ٹرنگ نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹرنگ نے دوبارہ بٹن پریس کر دیا اور پھر آلہ اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ کر اس نے میز کے ساتھ ہی موجود ریک سے شراب کی بڑی سی بوتل اٹھائی اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو منہ سے لگا کر اس طرح شراب پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ گریٹ لینڈ کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ سب ایک گھنٹہ پہلے پاکیشیا سے یہاں پہنچے تھے۔ ایئرپورٹ پر گریٹ لینڈ میں سپیشل فارن ایجنٹ کلارک نے ان کا استقبال کیا تھا اور پھر کلارک کے ذریعے وہ ایئرپورٹ سے اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے۔ یہاں ایک ملازم سمتھ تھا جس کے بارے میں کلارک نے بتایا تھا کہ سمتھ ہر لحاظ سے بااعتماد اور ذمہ دار آدمی ہے۔ کوٹھی میں دو نئی کاریں، ضروری اسلحہ، میک اپ کا سامان اور زنانہ اور مردانہ لباسوں سے بھری ہوئی دو الماریاں بھی موجود تھیں۔ وہ سب اس وقت ایک بڑے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے میز پر فون موجود تھا جبکہ سمتھ ان کے لئے چائے بنانے گیا ہوا تھا۔ جب سے وہ یہاں آئے تھے وہ دوسری بار چائے پی رہے تھے کیونکہ

پاکیشیا کی نسبت یہاں کافی زیادہ سردی تھی۔ اس دوران تقریباً سب ساتھیوں نے عمران سے مشن کے بارے میں تفصیلات پوچھنے کی کوشش کی لیکن عمران انہیں پاکیشیا ایئرپورٹ سے لے کر اب تک ٹالتا چلا آ رہا تھا۔ سمتھ ٹرے میں چائے کی پیالیاں رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ کیا ہم یہاں چائے پینے آئے ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا۔

" میرا تو واقعی دل چاہ رہا ہے کہ بس مسلسل چائے پیتا رہوں۔ وہاں سلیمان کی لاکھ منتیں کرو، لاکھ دھمکیاں دو لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ بس ناشتے کے ساتھ ایک پیالی دے کر پھر بات ہی نہیں سنتا اور یہاں دیکھو سمتھ سے کہو اور سمتھ فوراً چائے بنا لاتا ہے پھر خرچہ تمہارے اس نقاب پوش چیف کا۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں قسمت"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس نے پہلے کبھی بتایا ہے جو اب بتائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو کلارک کی طرف سے کسی انفارمیشن کا انتظار ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کو ذمے لگایا کہ وہ چیک کر کے بتائے کہ یہاں کے کلبوں میں سے کس کلب میں سب سے زیادہ جوا کھیلا جاتا ہے تاکہ ہم بھی وہاں ٹرائی کریں۔ شاید آغا سلیمان پاشا کا تمام ادھار ایک ہی جھٹکے میں صاف ہو جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) پردیس میں ہونے کے باوجود بول رہا ہوں جب کہ اماں بی کہتی ہیں کہ پردیس میں بولا بھی کم کرو ایسا نہ ہو کہ الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو جائے اور تم پردیس میں دوسروں سے الفاظ مانگتے پھرو"...... عمران کی زبان واقعی شتر بے مہار کی طرح چل رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ کلارک بول رہا ہوں۔ کنگ کلب کا اسسٹنٹ مینجر مائٹی آپ کا مطلوبہ آدمی ہو سکتا ہے۔ لیکن مائٹی انتہائی وحشی اور ہتھ چھٹ ٹائپ آدمی ہے۔ وہ اپنے مقابل کی اونچی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے کلارک کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میرا مطلوبہ آدمی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گزشتہ سال ڈارک فیس کی ایک ڈیل اس کے ذریعے ہوئی تھی یہ اطلاع حتمی ہے"...... کلارک نے جواب دیا۔

"تم کبھی کنگ کلب گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا کیونکہ وہاں کسی شریف آدمی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پورے گریٹ لینڈ کا سب سے بدنام ترین کلب ہے"...... کلارک نے جواب دیا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کس ڈیل کا سلسلہ ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تمہیں بتانا پڑے گا ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم اٹھ کر دیوار سے سر مارنا شروع کر دو"...... عمران نے کہا۔

"آپ خود ہی ہمیں اس سٹیج تک لے جاتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر کان کھول کر سنو۔ قصہ پہلے درویش کا بلکہ اصل درویش کا ایک تھا بادشاہ۔ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ"...... عمران نے باقاعدہ قدیم دور کے قصہ گوؤں کی طرح تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

"کاش تمہاری زبان کی بریکیں ہوتیں اور بریکیں میرے پاس ہوتیں"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"اللہ تعالیٰ نے ایک صنف ایسی پیدا کی ہے جس کی زبان کی بریکیں نہیں ہوتیں اور وہ صنف ہے عورت جبکہ مرد کی زبان اول تو ویسے ہی کم حرکت کرتی ہے۔ اچھے بھلے سمجھ دار لوگ ایک چھٹانک

کی زبان ہلانے کی بجائے دس کلو کا سر ہلا دیتے ہیں اور اگر وہ زبان کو حرکت دینے پر آمادہ ہو جائیں تو بیگم کی ایک ہی گھرکی پر اس طرح سہم جاتے ہیں جیسے سانپ کی پھنکار سن کر چڑیاں سہم جاتی ہیں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"خدا کی پناہ ۔ تم واقعی ناقابل علاج ہو"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے ۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو نہ صرف عمران بلکہ سارے ساتھی بھی اس طرح اچھل پڑے جیسے انہیں ہائی وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

"آپ یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتے ۔ کتنے اطمینان سے بیٹھے ہم گپیں ہانک رہے تھے کہ آپ کی آواز سن کے یوں لگا جیسے ہمارے سروں پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے یکلخت آنکھیں نکالیں ۔ ظاہر ہے جس طرح سر سلطان صدر مملکت کی توہین برداشت نہیں کر سکتے تھے اس طرح جولیا بھی چیف کی توہین برداشت نہ کر سکتی تھی۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم ساتھیوں کو بریف کر دینا لیکن تم

واقعی مسلسل ٹالتے چلے آ رہے ہو ۔ انہیں مشن کے متعلق تفصیل بتا دو ۔ ویسے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری نے سر سلطان کو فون پر بتایا ہے کہ کارڈ کس دھات گریٹ لینڈ کی ایک پرائیویٹ تنظیم نے اڑائی ہے اور انہوں نے اس تنظیم کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لیا ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دھات اب ایک اور خطرناک تنظیم ڈارک فیس کے قبضے میں چلی گئی ہے اور انہیں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ اس کا سودا رامانیہ کی حکومت سے کر رہی ہے کیونکہ گریٹ لینڈ میں رامانیہ کا ایک ایجنٹ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا تو اس کی جیب میں موجود ڈائری میں رامانیہ حکومت کارڈ کس کیپسول اور ڈارک فیس کے بارے میں درج تھا اور آگے دس ارب ڈالرز کی رقم بھی لکھی ہوئی تھی"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس اطلاع کا شکریہ ۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اس ڈارک فیس کو دس بارہ روپے دے کر کیپسول حاصل کر کے آپ سے کوئی بڑا چیک وصول کروں گا لیکن لگتا ہے کہ بولی میری توقع سے زیادہ لگنا شروع ہو گئی ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے حاصل کرو ۔ ورنہ جس قدر دیر ہو گی معاملات الجھتے چلے جائیں گے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"آپ بڑی مالیت کا چیک دینے کا وعدہ کریں تو میں ابھی جولیا کے

لباس سے کیپسول برآمد کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔

" یہ تم چیف سے اس توہین آمیز لہجے میں بات کیوں کرتے ہو"...... جیسے ہی عمران نے رسیور رکھا جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اور وہ بھی ڈپٹی چیف کے سامنے"...... صفدر نے گرہ لگاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی باتیں کر کے یہ اپنا احساس کمتری دور کرتا ہے"۔ تنویر نے مزید گرہ لگاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ پلیز ہمیں مشن کے بارے میں بتائیں"۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ بتاتا ہوں لیکن چیف کو یہاں ہونے والی باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ کیا یہ چیف قوم جنات میں سے تو نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ واقعی ۔ باتیں ہم یہاں کر رہے تھے اور وہاں بیٹھا چیف سب کچھ سن رہا ہے ۔ یہ کیا چکر ہے"...... تنویر نے کہا۔

" یہ ساری دنیا ہی ایک چکر ہے ۔ اب ڈپٹی چیف کے سامنے چیف کے بارے میں مزید کوئی ریمارکس پاس کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے اب مشن کے بارے میں سن لو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے کارڈکس دھات کے بارے میں بتا دیا اور یہ

بھی بتا دیا کہ کس طرح اس گریفن کے بارے میں معلوم ہوا اور پھر گریفن کی ہلاکت کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دھات اب ایک اور خفیہ تنظیم ڈارک فیس کے قبضے میں چلی گئی ہے اور اس سلسلے میں کنگ کلب کا نام سامنے آیا تھا اور اب کلارک نے بھی بتایا ہے کہ کنگ کلب کا اسسٹنٹ منیجر مائٹی اس ڈارک فیس سے منسلک ہے اور چیف نے اطلاع دی ہے کہ ڈارک فیس اس دھات کا سودا انتہائی گراں قیمت پر حکومت رامانیہ سے کرنے والی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ویری بیڈ ۔ مال بھی ہمارا ہے اور ہم چوروں کے پیچھے احمقوں کی طرح بھاگ رہے ہیں ۔ چلو اٹھو میرے ساتھ ۔ میں ابھی اس مائٹی کے حلق سے سب کچھ اگلوا لوں گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہم نے اس مائٹی کو وہاں سے اس طرح اغوا کرنا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے ورنہ کنگ کلب کے لوگ اور پھر وہ ڈارک فیس کے آدمی ہمارے پیچھے لگ جائیں گے اور ہم الجھ کر رہ جائیں گے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس بھرے پرے کلب سے اسے اغوا نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس نے کسی کے بارے میں بتانا ہے ۔ یہ باتیں اس کے آفس میں ہی پوچھی جا سکتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" میں اس سے خود پوچھ لوں گا"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے

لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ وہاں جاؤ اور اس مائی سے معلوم کر کے آؤ کہ ڈارک فیس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے "...... عمران نے کہا۔

" اور آپ کیا کریں گے "...... صفدر نے کہا۔

" میں اور جولیا ایک اور آدمی جیفرے کے پاس جائیں گے ۔ یہ آدمی گریٹ لینڈ کی ایسی ایجنسی کا چیف رہا ہے جس کا کام ہی ایسی خفیہ تنظیموں کو ٹریپ کرنا اور پھر ان کا خاتمہ کرنا تھا ۔ وہ اب ایک کلب چلاتا ہے اور لامحالہ اسے اس تنظیم کے بارے میں معلومات ہوں گی "...... عمران نے کہا۔

" تو پھر پہلے اس سے بات کر لیں ۔ یہ مائی تو چھوٹا آدمی ہو گا ۔ اس سے شاید زیادہ تفصیل معلوم نہ ہو سکے "...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ ہمیں ہر امکان پر بیک وقت کام کرنا ہو گا ۔ اب واقعی ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

ڈارک فیس کا چیف لارڈ اکہرے بدن اور لمبے قد کا ادھیڑ عمر آدمی تھا ۔ البتہ اس کی آواز میں غراہٹ کا عنصر قدرتی تھا ۔ وہ گریٹ لینڈ کا ہی باشندہ تھا اور گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی میں بھی کافی عرصہ تک کام کرتا رہا تھا اور اس ایجنسی کا سپر ایجنٹ کہلاتا تھا ۔ اس کا اصل نام نارمن تھا لیکن اب وہ لارڈ کہلاتا تھا ۔ ایجنسی سے فارغ ہونے کے بعد اس نے بین الاقوامی سطح پر اسلحے کی اسمگلنگ کا کاروبار شروع کر لیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کا یہ کاروبار اس قدر بڑھ گیا کہ اس نے بحر اکاہل کے جنوب مشرق میں واقع چار جزیروں پر اپنے اڈے قائم کر لئے ۔ یہ سارا علاقہ بلیک وے کہلاتا تھا اور عام جہاز اور لانچیں ادھر کا رخ نہ کرتی تھیں کیونکہ یہاں جگہ جگہ پانی میں چھپی ہوئی چٹانیں موجود تھیں اور کسی بھی چٹان سے ٹکرا کر جہاز یا لانچ کے پرخچے اڑ جاتے تھے ۔ ان زیر آب چٹانوں کی وجہ سے یہ چاروں جزیرے جو

قدرتی طور پر ایک ہی سیدھ میں تھے ویران تھے لیکن نارمن نے اس سارے علاقے کا سروے کرنے کے بعد ایک خصوصی راستہ ٹریس کر لیا تھا جس میں زیر آب چٹانیں موجود نہ تھی ۔اس طرح اس کے آدمیوں کی لانچیں آسانی سے یہاں آتی جاتی رہتی تھیں ۔اس طرح بغیر کسی رکاوٹ اور چیکنگ کے وہ اس راستے سے اسلحے کی سمگلنگ آسانی سے کرتا رہتا تھا۔اس طرح اس کی تنظیم اور بڑھتی چلی گئی اور پھر اس نے ایک چھوٹی سی ایجنسی بھی بنالی ۔اس میں اس نے تجربہ کار ایجنٹوں کو اکٹھا کیا۔اس نے اس ایجنسی کے ذریعے انتہائی قیمتی سائنسی فارمولے یا انتہائی قیمتی سائنسی دھاتیں چوری کرنا شروع کر دیں اور پھر وہ یہ مال انتہائی گراں قیمتوں پر مختلف حکومتوں کو فروخت کر دیتا۔اس طرح اس کی پہلے سے بے پناہ دولت میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔یہ ایجنسی اس کے تحت تھی لیکن اس ایجنسی کو اس نے اس انداز میں قائم کیا تھا کہ اس میں کام کرنے والے ایجنٹوں کا ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہ ہوتا تھا اور نہ ہی ان کا رابطہ لارڈ سے ہو سکتا تھا البتہ لارڈ ان سے رابطہ رکھتا تھا اس لئے ڈارک فیس کے بارے میں باوجود کوششوں کے کوئی ٹھوس بات آج تک کسی کو معلوم نہ ہو سکی تھی جبکہ نارمن بظاہر امپورٹ ایکسپورٹ کا بڑے پیمانے پر بزنس کرتا تھا۔اس کی کمپنی کا نام بھی نارمن انٹرپرائزز تھا جو گریٹ لینڈ کی چند بڑی کمپنیوں میں سے ایک تھی اور نارمن گریٹ لینڈ کا ایک عزت دار بزنس مین تھا جس کی

سوسائٹی میں بے پناہ عزت تھی ۔وہ رائل کالونی کی ایک انتہائی شاندار کوٹھی میں اکیلا ملازموں کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ آج تک اس نے شادی نہ کی تھی ۔اپنی شاندار کوٹھی کے ایک خفیہ تہہ خانے میں اس نے ڈارک فیس کا خصوصی آفس بنایا ہوا تھا جہاں ایسا فون موجود تھا جس کا تعلق ایک مخصوص سیٹلائٹ سے تھا اس لئے اس فون کو کوئی ٹریس نہ کر سکتا تھا۔اس فون سے وہ اپنے آدمیوں سے رابطہ کرتا تھا جبکہ عام حالات میں وہ اپنی کمپنی کے آفس میں رہتا تھا اور وہیں بیٹھ کر کمپنی کا کام کرتا رہتا تھا۔اس وقت بھی وہ کمپنی کے آفس میں بیٹھا ایک بزنس فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے دوست جیفرے کی کال ہے سر"...... دوسری طرف سے اس کی لیڈی سیکرٹری نے کہا تو نارمن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔کراؤ بات"...... نارمن نے کہا کیونکہ جیفرے اس کا ایسا دوست تھا جسے اس کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم تھا ۔جیفرے خود بھی گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی کا چیف رہا تھا اور پھر ریٹائر ہو کر اس نے ایک کلب بنا لیا تھا اور ابھی تک اس کلب کو چلانے کے ساتھ ساتھ وہ مخبری کا ایک نیٹ ورک بھی چلاتا تھا۔کافی عرصہ بعد اس کا فون آیا تھا۔

"ہیلو نارمن بول رہا ہوں"...... نارمن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیفرے بول رہا ہوں نارمن"...... چند لمحوں بعد جیفرے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"بہت دنوں بعد فون کر رہے ہو۔ کیا کہیں گئے ہوئے تھے"۔ نارمن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نے کہاں جانا ہے۔ بس فرصت ہی نہیں ملی اور اب بھی میں نے ہی فون کیا ہے تم نے تو نہیں کیا"...... جیفرے نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یہ فرصت ہی تو اس دور میں عنقا ہو چکی ہے"...... نارمن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ فون محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے جیفرے نے کہا تو نارمن چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس کے نچلے حصے میں موجود ایک سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہاں۔ محفوظ ہے کیوں"...... نارمن نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سے گریٹ لینڈ لائی گئی کسی سائنسی دھات کا کیپسول تمہارے قبضے میں ہے"...... جیفرے نے کہا تو نارمن اس بار واقعی کرسی سے اچھل پڑا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر نارمن۔ اپنے آپ کو اور اپنی تنظیم کو بچالو اور وہ سائنسی دھات پاکیشیا کو واپس کر دو"...... جیفرے نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا جیفرے۔ میں نے اس دھات کو انتہائی بھاری قیمت پر فروخت کرنا ہے۔ حکومت رامانیہ سے بات چیت ہو رہی ہے اور چند دوسری حکومتوں سے بھی بات چیت ہو رہی ہے اور تم یقین کرو کہ یہ دھات اربوں ڈالرز میں آسانی سے فروخت ہو جائے گی اور پھر میں نے اسے پاکیشیا سے نہیں چرایا۔ مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ گریٹ لینڈ کی تنظیم گرین لائٹ نے پاکیشیا سے انتہائی قیمتی دھات کا ایک کیپسول چوری کیا ہے تو میں نے اسے اڑا لیا"...... نارمن جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اس دھات کی واپسی کے لئے گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے اور انہیں ساری تفصیل معلوم ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے جیفرے۔ جب میرے آدمیوں کو میرے بارے میں علم نہیں ہے اور تم خود جانتے ہو۔ پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو"...... نارمن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان کا اہم آدمی جس کا نام علی عمران ہے میرے پاس ایک سوئس نژاد لڑکی کے ساتھ آیا تھا اور اسے ساری تفصیل معلوم ہے اور وہ اب ڈارک فیس کا سراغ لگاتا پھر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں یقیناً تمہارے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوں لیکن میں نے اسے

بتایا ہے کہ ڈارک فیس کا صرف نام سامنے آتا ہے۔ آج تک کوئی اہم آدمی سامنے نہیں آیا۔ جس پر وہ واپس چلا گیا اور میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے نارمن کہ یہ آدمی دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو بات اس سے جتنی چھپائی جائے یہ اتنی جلدی اس سے واقف ہو جاتا ہے۔ خوش قسمتی بھی اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور وہ جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ اس میں ویسے بھی بے پناہ خصوصیات ہیں"...... جیفرے نے کہا۔

" تم اس سے خاصے مرعوب لگتے ہو جیفرے۔ مجھے بھی اس کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہیں اور مجھے پہلے ہی اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اپنے گروپ کے ساتھ دھات حاصل کرنے یہاں پہنچ رہا ہے اس لئے میں نے یہ دھات ایسی جگہ پہنچا دی ہے کہ جہاں عمران کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا"...... نارمن نے کہا۔

" اس خیال میں نہ رہنا نارمن۔ بحیثیت ایک دوست میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ عمران بہت تیز اور شاطر آدمی ہے"...... جیفرے نے کہا۔

" اور میں بھی دوستی کی وجہ سے تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کسی بھی آدمی یا عورت کی آواز کی ہو بہو نقل اتار لیتا ہے۔ میں نے اس کا پیشگی بندوبست کر دیا ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس کا اور اس کی ساتھی لڑکی کا حلیہ کیا تھا اور اس کی رہائش کہاں ہے"...... نارمن نے کہا۔

" رہائش کے بارے میں تو میں نے نہیں پوچھا اور اگر پوچھ لیتا تو ظاہر ہے وہ نہ بتاتا۔ البتہ دونوں کے حلیئے بتا دیتا ہوں"۔ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیئے تفصیل سے بتا دیئے

" یہ تمہارے کلب کار میں آئے تھے یا کسی ٹیکسی پر"...... نارمن نے پوچھا تو دوسری طرف سے جیفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم واقعی ایک اچھے سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ میں نے بھی اس بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ یہ دونوں ایک کار میں آئے تھے اور اس کار کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل کے بارے میں بھی پارکنگ بوائے سے معلومات مل گئی تھیں جو میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

" تھینک یو جیفرے۔ تم نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا"...... نارمن نے کہا۔

" بہت زیادہ محتاط رہنا۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" یس۔ جیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... نارمن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ حکم لارڈ"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک مرد اور ایک عورت کے حلیئے نوٹ کرو"...... نارمن نے کہا اور پھر اس نے جیفرے کے بتائے ہوئے حلیوں کی تفصیل دوہرا دی۔

"یس لارڈ"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ایک کار کے بارے میں تفصیل نوٹ کرو"...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی تفصیل بھی بتا دی۔

"یس لارڈ"...... جیگر نے کہا۔

"اس کار کو تلاش کراؤ۔ اس کار میں جو مرد تھا جس کا حلیہ میں نے بتایا ہے وہ پاکیشیا کا عمران نامی آدمی ہے۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ عورت یقیناً اس کی دوست ہو گی۔ اصل اہمیت اس عمران کی ہے اور یہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ لیڈر ہے اس لئے لازماً اس کے ساتھ سیکرٹ سروس کا گروپ بھی آیا ہو گا۔ تم ان کو ٹریس کر کے ان کی مشینی نگرانی کراؤ اور جب یہ گروپ کہیں اکٹھا ہو تو ان کا فوری اور یقینی خاتمہ کر دو"...... لارڈ نے کہا۔

"میں اس عمران کو ذاتی طور پر جانتا ہوں لارڈ۔ میں جس ایجنسی میں رہا ہوں اس کا کئی بار اس سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ آپ بے فکر

رہیں۔ میں اسے آسانی سے ٹریس کر لوں گا اور اس عمران سمیت اس کے پورے گروپ کو بھی"...... جیگر نے جواب دیا۔

"سنو۔ تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے خود سامنے نہیں آنا اس لئے میں نے مشینی نگرانی کی بات کی ہے۔ ایکشن تم نے خود نہیں لینا۔ کسی اور سے کرانا ہے جس کا کوئی تعلق ڈارک فیس سے نہ ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ یہ کام کنگ کلب کا مائی آسانی سے کر لے گا۔ میں اس کے ذمے لگا دیتا ہوں"...... جیگر نے کہا۔

"جو مرضی آئے کرو لیکن کام فوراً اور یقینی ہونا چاہئے بالکل بے داغ انداز میں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تم سمیت تمہارا گروپ زمین میں زندہ دفن کر دیا جائے گا"...... لارڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں لارڈ۔ جیگر اپنی ڈیوٹی کو سمجھتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے کارڈلیس فون آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

کنگ کلب خاصے وسیع ایریے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس کی عمارت دو منزلہ تھی۔ کلب میں رونق بھی بے حد تھی لیکن کلب میں آنے جانے والے لوگ سب کے سب جرائم پیشہ افراد ہی لگ رہے تھے۔ ان سب کے چہرے اور انداز بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کے لوگ ہیں۔ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں کار میں سوار یہاں پہنچے اور انہوں نے کار پارکنگ میں روک دی۔

"اب تمہارا پروگرام کیا ہے تنویر"...... صفدر نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"وہی جو میں نے راستے میں بتایا تھا۔ مائٹی سے پوچھ گچھ"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن مائٹی تک پہنچنے کے لئے بھی نجانے کتنے مراحل طے کرنے

پڑیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو بلکہ میرا خیال ہے کہ تم دونوں ہال میں بیٹھ کر انجوائے کرو۔ میں اس سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم وہاں بیٹھ کر شراب تو پی نہیں سکتے اور شراب اور منشیات کے علاوہ یہاں اور کچھ ملے گا نہیں اس لئے ہم فوری مارک ہو جائیں گے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم مائٹی تک پہنچنے تک خاموش رہو۔ جب ہم مائٹی تک پہنچ جائیں گے تو پھر تم آگے بڑھنا"۔ صفدر نے کہا۔

"چھوڑو صفدر اس چکر بازی کو۔ یہ لوگ اس طرح داؤ میں نہیں آسکتے کہ تم کسی سنڈیکیٹ کا نام لو یا گاہک بن کر مائٹی سے ملنے کی کوشش کرو۔ یہ گریٹ لینڈ کا سب سے خطرناک کلب ہے۔ یہاں کوئی ایسی بات نہیں سنتا۔ یہاں تو طاقت کا لوہا مانا جاتا ہے اور بس"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں پارکنگ سے نکل کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"صفدر۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کا علاج صرف طاقت ہی ہوتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا تو تنویر کے چہرے پر چمک آ گئی۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ ہم مداخلت نہیں کریں گے بلکہ تمہارا ساتھ دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" شکریہ ۔ تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے وہاں"...... تنویر نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب میں موجود مشین پسٹل کو چیک کیا۔ اسلحہ وہ کوٹھی سے ہی اپنے ساتھ لے آئے تھے ۔ ان دونوں کی جیبوں میں بھی مشین پسٹل، جن میں فل میگزین تھے موجود تھے ۔ کلب کا مین دروازہ شیشے کا تھا لیکن وہ مستقل کھلا ہوا تھا اور وہاں کوئی دربان وغیرہ نہ تھا ۔ اندر ایک وسیع و عریض ہال تھا جو عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا ۔ ہر طرف قہقہے ۔ اونچی اونچی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں منشیات کا دھواں ہر طرف چکراتا پھر رہا تھا اور شراب کی تیز بو سے جیسے پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کونے میں وسیع و عریض کاؤنٹر تھا لیکن تنویر اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پورے کاؤنٹر پر ایک بھی مرد نہ تھا۔ آٹھ کے قریب لڑکیاں وہاں کام کر رہی تھیں جن میں سے سات سروس دے رہی تھیں جبکہ ایک لڑکی فون سامنے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ویٹرز کی بجائے ویٹرس تھیں اور کہیں بھی کوئی مسلح آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

" ارے یہ تو بڑا مہذب کلب ہے ۔یہاں تو کوئی مسلح آدمی بھی نظر نہیں آ رہا بلکہ سرے سے انتظامیہ کا کوئی آدمی نہیں۔ ہر طرف عورتیں ہی عورتیں ہیں"...... صفدر نے اندر داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات پر تو اس کا نام کنگ کی بجائے کوئین کلب ہونا

چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی سر ہلاتا ہوا ہنس پڑا جبکہ تنویر کے چہرے پر ہلکی سی بوکھلاہٹ طاری تھی شاید اس کا خیال تھا کہ وہ کاؤنٹر پر موجود مرد کا گلا پکڑ کر اس سے مائٹی کے بارے میں پوچھ لے گا لیکن یہاں تو ہر طرف عورتوں کا راج تھا چند لمحوں بعد وہ کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

" یس سر فرمائیے "...... سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ کاؤنٹر کے سامنے تنویر ہی تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے عقب میں تھے۔

" اسسٹنٹ مینجر مائٹی سے ملنا ہے ۔ کہاں بیٹھتا ہے وہ"۔ تنویر کا لہجہ اس قدر کرخت تھا کہ وہ لڑکی چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس طرح وہ اسٹول سے نیچے اتر آئی تھی ۔ وہ اس طرح غور سے تنویر کو دیکھ رہی تھی جیسے تنویر نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

" مجھے کیا دیکھ رہی ہو ۔ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ"...... تنویر نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ تم کہاں موجود ہو"...... لڑکی کا لہجہ یکلخت کرخت ہو گیا۔

" ہاں ۔ کنگ کلب میں ۔ کیوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہاں ایسے لہجے میں بات کرنے والے دوسرا سانس نہیں لیا کرتے ۔ سمجھے ۔ جاؤ اور زندہ بچ جانے پر خوشیاں مناؤ ۔ باس مائٹی

کسی سے نہیں ملتا"...... اس لڑکی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں
کہا۔

"تم تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات کرو"۔
تنویر ہتھے سے ہی اکھڑ گیا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی
سے بڑھا اور لڑکی اچھل کر کاؤنٹر کے اوپر سے ہوتی ہوئی اس کے
سامنے آ کھڑی ہوئی ۔ تنویر نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے
اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کر دیا تھا ۔ سروس دینے والی دوسری لڑکیاں
یکلخت ساکت ہو گئی تھیں۔

"اب بولو ۔ کہاں ہے مائٹی ۔ بولو ورنہ"...... تنویر نے غراتے
ہوئے کہا تو دوسرے لمحے وہ لڑکی یکلخت اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹی ۔
اب اس کا چہرہ کسی بلی جیسا ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
اپنا ایک ہاتھ اوپر اٹھایا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ
ہی اوپر بند گیلری میں سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی تو تنویر، کیپٹن
شکیل اور صفدر تینوں چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل فرش پر
گرے ۔ گولیاں بند گیلری سے براہ راست ان پر ہی برسائی گئی تھیں
اور چونکہ ان کے ذہنوں میں اس بات کا تصور تک نہ تھا اس لئے
گولیاں سیدھی ان کی طرف آئیں اور وہ تینوں گولیاں کھا کر پشت
کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں
پر رول ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آواز
سنائی دی اور بند گیلری کے پیچھے سے انسانی چیخ کی آواز سنائی دی ۔

تنویر کا ایک بازو زخمی ہو چکا تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں
اس کے پیچھے موجود تھے اس لئے گولیاں ان کی پنڈلیوں میں لگی تھیں
لیکن گولیاں براہ راست نہیں لگی تھیں بلکہ ان کا گوشت کاٹتی ہوئی
نکل گئی تھیں ۔ جوابی گولیاں تنویر کی طرف سے برسائی گئی تھیں اور
بند گیلری میں موجود سوراخوں کو نشانہ بنایا گیا تھا ۔ اس کے ساتھ
ہی وہ تینوں یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے ۔ تنویر کے بازو سے خون
بہہ رہا تھا ۔ جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کی پنڈلیوں سے خون
بہہ رہا تھا لیکن اب وہ تینوں سنبھل گئے تھے اور اٹھتے ہی تینوں نے
یکلخت چھلانگیں لگائی تھیں اور پلک جھپکنے میں وہ تینوں قریب ہی
موجود مختلف ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے اور اس بار بھی صرف ایک
لمحے کا وقفہ پڑا ورنہ اس بار گولیاں ان کے دلوں میں گھس جاتیں ۔ یہ
گولیاں سامنے کی بند گیلری کی سائیڈ سے چلائی گئی تھیں ۔ اب
انہوں نے دیکھا تھا کہ بند گیلری میں بڑے بڑے سوراخوں کی ایک
پوری قطار موجود تھی اور یہی صورت ان کے عقب میں موجود بند
گیلری کی تھی لیکن چونکہ وہ اس کے عین نیچے تھے اس لئے اس طرف
سے ان پر گولیاں نہ برسائی جا سکتی تھیں ۔ اب انہیں یہاں کی
سیکورٹی کا نظام سمجھ میں آ گیا تھا اور گولیاں برستے ہی ہال میں موجود
سب افراد بجلی کی سی تیزی سے کرسیاں چھوڑ کر میزوں کے نیچے چلے
گئے جبکہ وہ لڑکی جسے تنویر نے کاؤنٹر سے اٹھا کر باہر لا کھڑا کیا تھا دوڑ
کر ایک ستون کی اوٹ میں ہو گئی تھی اور کاؤنٹر پر موجود تمام لڑکیاں

کاؤنٹر کے اندر ہی نیچے بیٹھ گئی تھیں ۔اسی لمحے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں ۔ یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی اور اس بار بند گیلری کے پیچھے سے انسانی چیخ سنائی دی۔

" خبردار اب اگر گولیاں برسائی گئیں تو پورے کلب کو بموں سے اڑا دیا جائے گا"...... تنویر نے یکلخت چیخ کر کہا۔

" میں منیجر مائٹی بول رہا ہوں ۔ تم کون ہو"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ہم مہمان ہیں اور تم سے ملنے آئے تھے لیکن اچانک ہم پر فائرنگ کھول دی گئی"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا۔

" فائرنگ بند کر دی جائے اور مہمانوں کو میرے آفس میں پہنچایا جائے"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی میزوں کے نیچے گھسے ہوئے لوگ تیزی سے باہر نکلنے لگ گئے البتہ ان سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" باہر آجاؤ اب تم پر کوئی حملہ نہیں ہوگا"...... اس لڑکی نے ستون کے عقب سے باہر آتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ اوپر اٹھانے پر تنویر اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کی گئی تھی اور تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر بھی ستونوں کی اوٹ سے باہر آ گئے۔

" آؤ۔ میں تمہیں باس کے آفس چھوڑ آؤں"...... لڑکی نے اس بار بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" یہاں فرسٹ ایڈ باکس ہے یا نہیں"...... تنویر نے غراتے

ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے پہلے تمہیں فرسٹ ایڈ ملنی چاہئے ۔ آؤ میرے ساتھ"...... اس لڑکی نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ ہال میں اس طرح خاموشی تھی جیسے وہ کسی بھرے پرے ہال کی بجائے کسی قبرستان میں پہنچ گئے ہوں ۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے پر وہ لڑکی رک گئی ۔ اس نے دروازے کو دبا کر کھول دیا۔

" آئیے ۔ اندر آجائیے"...... لڑکی نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہو گئی ۔ تنویر صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے ۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جہاں ایک آدمی ایک الماری کے سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

" یہ آپ کو فرسٹ ایڈ دے گا"...... لڑکی نے تنویر اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ اس آدمی کی طرف مڑ گئی جو اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" جلدی کرو سیروز ۔ انہوں نے باس مائٹی کے آفس میں بھی جانا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

" یس ۔ ابھی لو"...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر الماری کھولی ۔ اس میں سے ایک بڑا سا میڈیکل باکس نکال کر میز پر رکھا جبکہ تنویر صفدر اور کیپٹن شکیل اور وہ لڑکی ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھ چکے تھے ۔ لڑکی ہونٹ بھینچے تنویر اور اس کے ساتھیوں کو اس

انداز میں دیکھ رہی تھی جیسے وہ ان کے چہروں سے ان کے اصل کوائف جان لینا چاہتی ہو جبکہ سیروز نے بڑے ماہرانہ انداز میں تنویر کے بازو پر دوا لگائی اور پٹی باندھ دی ۔ پھر یہی کارروائی اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ دوہرائی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

" آؤ اب ۔ لیکن یہ سن لو کہ باس مائی کے کمرے میں اسلحہ کام نہیں آتا اور باس مائی اونچی آواز میں بات کو بھی پسند نہیں کرتے اس لئے اگر زندہ واپس آنا چاہتے ہو تو ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا"...... لڑکی نے کہا۔

" ہمیں سمجھانے کی بجائے اپنے باس کو سمجھا دینا کہ وہ اگر زندہ رہنا چاہتا ہے تو ہمارے خلاف غلط بات سوچے بھی نہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو لڑکی کے بھنچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے ۔ اس کمرے سے باہر آ کر وہ اس لڑکی کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری کے آخر میں پہنچ گئے جہاں دیوار تھی۔ لڑکی نے دیوار پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دیوار سرر کی آواز سے درمیان سے پھٹ گئی ۔ اب وہاں ایک گنجے سر اور بڑی مونچھوں والا ایک آدمی نظر آ رہا تھا جس کے کاندھوں سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

" اوہ تم "...... اس آدمی نے لڑکی کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

" انہیں باس مائی نے اپنے آفس کال کیا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آؤ"...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" جاؤ ۔ میں اب واپس جاؤں گی"...... اس لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی ۔ تنویر صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں اس مونچھوں والے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھے جس میں سیڑھیاں نیچے ایک بڑے ہال میں جا کر ختم ہو رہی تھیں ۔ وہاں جوئے کی میزیں موجود تھیں اور وہاں جوا کھیلنے والے سب اونچے طبقے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی وہاں مشین گنوں سے مسلح افراد کافی تعداد میں موجود تھے ۔ اس آدمی کی رہنمائی میں وہ تینوں اس ہال میں پہنچے اور پھر ایک سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گئے جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا ۔ دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ایک فون لٹکا ہوا تھا ۔ اس مونچھوں والے آدمی نے فون پیس ہک سے نکالا اور اس پر موجود بہت سے نمبروں میں سے چند نمبر پریس کر دیئے ۔

" کون ہے"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" شوگر بول رہا ہوں باس ۔ آپ کے مہمان آئے ہیں"...... اس مونچھوں والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اب پہنچے ہیں انہیں سپیشل روم میں بٹھاؤ ۔ میں ایک ضروری کال سن کر ابھی وہاں پہنچ جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے کہا گیا۔

"یس باس"...... اس موچھوں والے نے کہااور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس دوبارہ ہک سے لٹکا دیا اور پھر اس نے سائیڈ دیوار پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب سامنے ایک بند دروازہ تھا۔ اس موچھوں والے نے اس دروازے کے ہینڈل کو دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے آمنے سامنے موجود تھے۔ کمرے کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔

"آپ لوگ اندر بیٹھیں۔ باس ابھی یہاں آ جائیں گے"۔ موچھوں والے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہوئے تو دروازہ خودبخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ تینوں سمجھ گئے کہ دروازے کے باہر کی دیوار برابر ہو گئی ہے۔

"لگتا ہے ہمیں ٹریپ کیا جارہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"فکر مت کرو یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے البتہ ان تینوں کی نظریں اس پورے کمرے کا بغور جائزہ لے رہی

تھیں۔ لیکن یہ عام سا کمرہ تھا البتہ چھت میں ایک خوبصورت فانوس لٹکا ہوا تھا۔ صفدر پوری توجہ سے اس فانوس کو دیکھ رہا تھا لیکن بہرحال یہ عام سا فانوس تھا۔ تھوڑی دیر بعد کٹک کی آواز ایک کونے سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہاں دروازہ نمودار ہوا تو وہ تینوں چونک کر اس دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کا انداز ایسے تھا جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ وہ ٹوپی میں سے کبوتر نکالتا ہے یا طوطا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات خاصی کثرت سے موجود تھے۔ آنکھیں چھوٹی اور پیشانی تنگ تھی۔ سر کے بال گھنگریالے تھے۔

"میرا نام مائٹی ہے"...... آنے والے نے سرد لہجے میں کہا اور پھر تنویر کے ساتھ ہی صوفے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میرا نام مارشل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جانسن اور راکسن"...... تنویر نے سرد لہجے میں جوابی تعارف کراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ تینوں مقامی چہروں میں تھے۔ انہوں نے کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے باقاعدہ میک اپ کر لئے تھے۔

"تم نے جس نشانہ بازی مہارت اور دلیری کا مظاہرہ کلب ہال میں کیا ہے اس سے میں ذاتی طور پر بے حد متاثر ہوا ہوں اس لئے میں نے مداخلت کر کے تمہیں بلوایا ہے ورنہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ تمہارے جسموں کے پرخچے اڑ چکے ہوتے"...... مائٹی نے کہا۔

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے مائی۔ اگر تم سامنے نہ آتے تو اگلے لمحے تم سمیت تمہارا پورا کلب تنکوں کی طرح بکھر چکا ہوتا اور اب بھی تمہارے دل میں کوئی حسرت ہے تو تم وہ حسرت نکال سکتے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ مائی کی بات سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوا۔

"تم کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے"...... مائی نے اب ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ڈارک فیس کے بارے میں معلومات چاہئیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم نے ڈارک فیس کی طرف سے ڈیل کی ہوئی ہے اس لئے انکار کرنے اور لاعلمی ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اگر تم اس سلسلے میں کوئی رقم لینا چاہتے ہو تو وہ رقم بھی تمہیں مل سکتی ہے۔ بہرحال یہ سن لو کہ تمہیں ہر حالت میں اس بارے میں بتانا ہوگا"...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو"...... مائی نے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ مائی اس طرح ان کے بارے میں بات کرے گا۔

"تم جو چاہے سمجھ لو لیکن جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... تنویر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کے تربیت یافتہ لوگ ہم غنڈوں کے بس کے نہیں ہوتے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ڈارک فیس کا ایک آدمی جیگر ہے اور میرا تعلق جیگر سے ہے۔ جیگر نے تمہارے آنے سے قبل مجھے فون کر کے ایک عورت اور ایک مرد کا حلیہ بتایا اور ساتھ ہی ایک کار کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل مجھے بتایا کہ یہ ایک پورا گروپ ہے جن کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں وہ کار تلاش کراؤں اور پھر اس گروپ کو ٹریس کر کے اسے اطلاع دوں۔ اس کے فوراً بعد تم تینوں کلب میں داخل ہوئے۔ میں اپنے آفس میں شارٹ سرکٹ ٹیلی ویژن کی سکرین پر تمہیں دیکھ رہا تھا۔ جب تم نے کاؤنٹر گرل لوسی کو گردن سے پکڑ کر کاؤنٹر سے باہر کھینچا تو میں چونک پڑا۔ پھر میرے سامنے گیلری سے فائرنگ ہوئی لیکن تم نے جس ماہرانہ نشانہ بازی کا مظاہرہ کیا کہ سوراخ میں سے گولی دوسری طرف موجود آدمی کو ماری اور پھر یہی کام تمہارے ساتھی نے کیا تو میں سمجھ گیا کہ تم تینوں تربیت یافتہ ہو اور لازماً تمہارا تعلق بھی اسی گروپ سے ہے جس کو میں نے تلاش کرنا ہے۔ چنانچہ کنفرمیشن کے لئے میں نے تمہیں یہاں بلا لیا اور یہاں تمہاری باتیں سن کر اور تمہارا انداز دیکھ کر میں کنفرم ہو گیا ہوں کہ واقعی تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... مائی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ جیگر ڈارک فیس کا کیا ہے۔چیف ہے"....... تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔چیف تو لارڈ کہلاتا ہے اور دنیا میں کسی کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے ۔ کسی خصوصی فون پر وہ صرف احکامات دیتا ہے ۔جیگر اور اس کا پورا گروپ صرف اس کے تابع ہے اور بس"....... مائٹ نے جواب دیا۔

"جس مرد اور عورت کے حلیئے تمہیں بتائے گئے تھے کیا وہ حلیئے تم بتاؤ گے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ عورت سوئس نژاد تھی جبکہ مرد ایشیائی تھا"....... مائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جو حلیئے بتائے وہ عمران اور جولیا کے تھے کیونکہ وہ اصلی چہروں میں تھے۔

"یہ جیگر کہاں رہتا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"تم اس تک نہ پہنچ سکو گے ۔ میں خود تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں"....... مائٹ نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہیں چھت سے چٹ کی آواز سنائی دی تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں کی نظریں چھت کی طرف اٹھیں لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا سپاٹ اور سیدھی چھت تھی جس کے درمیان فانوس لٹک رہا تھا اور پھر ان کی گردنیں نیچی ہوئیں تو اسی لمحے مائٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کو اٹھتے دیکھ کر تنویر اور اس کے ساتھیوں نے بھی اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے ششدر رہ گئے کہ ان کے جسم حرکت کرنے سے معذور ہو چکے ہیں ۔ وہ جس طرح بیٹھے تھے اسی

طرح بیٹھے رہ گئے تھے ۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی لیکن اس بار وہ سر بھی اوپر نہ اٹھا سکے تھے اور جس تیزی سے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اسی طرح ان کے ذہن بھی بند ہو گئے تھے ۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی تن گئی تھی۔

جیگر درمیانے قد اور چھریرے بدن کا آدمی تھا۔ اس کے سر کے
بال چھدرے سے تھے۔ اس کی ناک کی نوک تھوڑی کٹی ہوئی تھی
جس کی وجہ سے اس کا چہرہ عجیب سا لگتا تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
ذہانت کی تیز چمک تھی۔ وہ ڈارک فیس کے ایک سیکشن کا انچارج
تھا اور ڈارک فیس کی طرف سے انہیں اتنے بھاری معاوضے ملتے
رہتے تھے کہ وہ ان معاوضوں کی بنا پر لارڈز سے بھی شاندار انداز میں
زندگی بسر کرتے تھے۔ ویسے وہ ایک چھوٹے سے شوٹنگ کلب کا
مالک تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے کلب کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جیگر بول رہا ہوں"...... جیگر نے کہا۔

"مائٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مائٹی کی آواز سنائی
دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیا ہوا مشن کا"...... جیگر نے چونک کر پوچھا۔

"کامیابی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیگر نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

"ویری گڈ مائٹی۔ تم واقعی کام کرنے والے آدمی ہو۔ کیا ہوا ہے
تفصیل بتاؤ"...... جیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس گروپ میں چار مرد اور ایک عورت شامل ہے۔ جب تم
نے مجھے اس مشن کے بارے میں بتایا تو تین آدمی کلب میں داخل
ہوئے اور انہوں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر وہاں کارروائی کر
دی"...... مائٹی نے کہا۔

"کیسی کارروائی"...... جیگر نے چونک کر پوچھا تو جواب میں
مائٹی نے مارشل اور اس کے ساتھیوں کی تمام کارروائی سے لے کر
ان کے بے حس و حرکت ہونے اور پھر بے ہوش ہونے تک کی
پوری تفصیل بتا دی۔

"کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... جیگر نے کہا۔

"میں نے ان کے میک اپ واش کرنے کی کوشش کی لیکن
میک اپ واش نہیں ہوئے تو میں پریشان ہو گیا۔ بہرحال میں نے
انہیں اپنے ایک پوائنٹ پر بھجوا دیا اور وہاں انہیں زنجیروں سے جکڑ
دیا گیا۔ ویسے وہ ابھی تک بے حس و حرکت بھی ہیں اور بے ہوش
بھی۔ اس کے بعد میں نے کار کو ٹریس کرایا۔ یہ کار رائل کالونی کی
ایک کوٹھی میں کھڑی نظر آ گئی۔ ہم نے مشینوں کے ذریعے اس

کوٹھی کو چیک کیا تو اس کوٹھی کے اندر ایک ایشیائی مرد اور ایک
سوئس نژاد عورت موجود تھی ۔ ان کے حلیئے وہی تھے جو تم نے
بتائے تھے ۔ ہم نے مشین کے ذریعے ان کی باتیں سنیں تاکہ پتہ
چل سکے کہ پورا گروپ کتنا ہے اور کہاں ہے کیونکہ تم نے کہا تھا کہ
گروپ کو ہلاک کرنا ہے علیحدہ علیحدہ نہیں ۔ پھر ان کی باتوں سے
معلوم ہوا کہ ان کے تین ساتھی کنگ کلب گئے ہوئے ہیں اور ابھی
تک ان کی واپسی نہیں ہوئی اور وہ سوچ رہے تھے کہ مزید کچھ دیر ان
کا انتظار کرنے کے بعد وہ خود کنگ کلب جائیں چنانچہ میں سمجھ گیا کہ
کنگ کلب میں آنے والے پہلے تینوں آدمی بھی ان کے گروپ کے
ہیں لیکن میں نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے ان پر
گیس فائر کرادی ۔ اس طرح یہ دونوں بے ہوش ہو گئے تو میں نے
انہیں بھی وہاں سے اٹھوا کر اپنے خصوصی پوائنٹ پر بھجوا کر ان کو
بھی زنجیروں میں جکڑوا دیا ہے"...... مائٹی نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ یہ سب ابھی زندہ ہیں"...... جیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے فون اسی لئے کیا ہے کہ اگر تم کہو تو میں پوائنٹ
پر فون کر کے وہاں اپنے آدمیوں کو حکم دے دوں کہ وہ انہیں
گولیاں مار دیں یا تم خود وہاں جا کر ان کی چیکنگ کرو گے کہ کیا
واقعی یہ تمہارا مطلوبہ گروپ ہے یا نہیں"...... مائٹی نے کہا تو جیگر
چونک پڑا۔

" اوہ ہاں ۔ تم نے پہلے بتایا ہے کہ پہلے تینوں آدمیوں کے میک

اپ واش نہیں ہو سکے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اصل چہروں میں ہیں
کیا وہ ایشیائی ہیں"...... جیگر نے پوچھا۔

" نہیں ۔ وہ مقامی ہیں"...... مائٹی نے جواب دیا۔

" مقامی ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی چیکنگ کی ضرورت ہے ۔ ایسا نہ ہو
کہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ اصل ہلاک نہ ہوں
ایسی صورت میں تو لارڈ ہم سب کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دے
گا"...... جیگر نے کہا۔

" تو پھر میرے پوائنٹ پر جا کر پوری تسلی کر لو اگر وہ اصل
گروپ ہو گا تو اپنے سامنے انہیں ہلاک کرا دینا اور اگر وہ اصل نہ
ہوں تب بھی انہیں ہلاک کرا دینا ۔ پھر مجھے فون کر کے بتا دینا تاکہ
میں تمہاری ہدایت کے مطابق کام کر سکوں"...... مائٹی نے کہا۔

" کہاں ہے تمہارا پوائنٹ اور وہاں کون انچارج ہے"...... جیگر
نے کہا۔

" میرا پوائنٹ برج ایسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں
ہے اور وہاں میرا خاص آدمی ٹرگیک ہے ۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں
وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا"...... مائٹی نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اسے فون کر دو ۔ میں وہاں جا رہا ہوں" ۔
جیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی
کار خاصی تیز رفتاری سے برج ایسٹ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی
تھی ۔ یہ امراء کی کالونی تھی اور وہاں وسیع و عریض رقبے پر انتہائی

شاندار کوٹھیاں تھیں جہاں رہنے والے گریٹ لینڈ کے امراء طبقے
سے تعلق رکھتے تھے ۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ برج
ایسٹ کالونی میں داخل ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک عالی شان
کوٹھی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے پہنچ چکا تھا ۔ نمبر وہی تھا
جو مائی نے بتایا تھا البتہ ستون پر پلیٹ کسی ڈاکٹر آرنلڈ کے نام کی
لگی ہوئی تھی ۔ جیگر نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا
بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیگر ہوں"...... جیگر نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور جیگر سمجھ گیا کہ ڈور فون آف کر
دیا گیا ہے ۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد اور
ورزشی جسم کا آدمی باہر آگیا۔

تمہارا نام ٹریگ ہے"...... جیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ٹریگ نے جواب دیا۔

"مائی نے تمہیں فون کیا ہو گا"...... جیگر نے کہا۔

"یس سر ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں ۔ آپ کار اندر لے آئیں"۔ اس
بار ٹریگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا جبکہ
جیگر دوبارہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ، چند لمحوں بعد بڑا
پھاٹک کھلا اور جیگر کار اندر لے گیا ۔ وسیع و عریض پورچ میں ایک

نئے ماڈل کی کار پہلے سے موجود تھی ۔ جیگر نے اپنی کار بھی اس کے
ساتھ لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا جبکہ اس دوران ٹریگ پھاٹک
بند کر کے واپس اس طرف چلا آرہا تھا۔

"وہ سب کہاں ہیں"...... جیگر نے پوچھا۔

"وہ سب بے ہوش اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں"۔ ٹریگ
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں
ایک وسیع و عریض تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے جہاں سامنے
دیوار کے ساتھ فولادی کنڈوں میں زنجیریں منسلک تھیں اور چار مرد
اور ایک عورت ان زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن ان سب کی
گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ان کے جسم بے جان حالت میں نیچے کی
طرف ڈھلکے ہوئے تھے۔

"ان کے میک اپ چیک کئے ہیں"...... جیگر نے سامنے رکھی
ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں
ہے"...... ٹریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ ہمارا مطلوبہ گروپ نہیں ہو سکتا البتہ یہ ایشیائی آدمی
ہمارا مطلوبہ آدمی ہو سکتا ہے ۔ تمہیں بتایا گیا ہے کہ انہیں کیسے
ہوش میں لایا جا سکتا ہے"...... جیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ٹریگ نے جواب دیا۔

"تم انہیں ہوش میں لے آؤ"...... جیگر نے کہا۔

"ان سب کو ہوش میں لانا ہے یا ان میں سے کسی ایک کو"۔ ٹریگ نے پوچھا۔

"سب کو ہوش میں لے آؤ لیکن پہلے اچھی طرح چیک کر لو کہ یہ درست طور پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"یہ انگلی بھی نہیں ہلا سکتے جناب۔ آپ بے فکر رہیں"۔ ٹریگ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر انہیں ہوش میں لے آؤ"...... جیگر نے کہا تو ٹریگ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک ڈبہ نکالا اور پھر اس میں موجود ایک بڑی سرنج نکال کر اس نے ڈبہ واپس الماری میں رکھا اور سرخ رنگ کے محلول سے سرنج بھرا ہوا تھا۔ سوئی پر کیپ چڑھا ہوا تھا۔ ٹریگ نے ایک آدمی کے قریب آ کر سوئی کے اوپر سے کیپ ہٹائی اور پھر سوئی اس نے اس آدمی کے بازو میں اتار دی۔ تھوڑا سا محلول انجیکٹ کرنے کے بعد اس نے اسی طرح تھوڑا تھوڑا محلول باقی تینوں مردوں اور عورت کے بازو میں انجیکٹ کیا اور پھر خالی سرنج ایک ڈبے میں ڈال کر وہ مڑا اور جیگر کی کرسی کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کی ایک سائیڈ پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اسی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور وہ تینوں ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہے تھے جبکہ اس کی دوسری سائیڈ پر جولیا بھی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور اس میں بھی ہوش میں آنے کی کیفیت نمایاں تھی۔ سامنے ایک کرسی پر ایک درمیانے قد اور چھریرے بدن کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی کھڑا تھا جس کا قد لمبا اور جسم ورزشی تھا۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا تھا۔ وہ جولیا کے ساتھ جیفرے سے ملاقات کر کے واپس کوٹھی میں آ گیا تھا۔

چونکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل ان کے سامنے میک اپ کر کے
کار پر کنگ کلب گئے تھے اس لئے یہاں انہیں دیکھتے ہی عمران پہچان
گیا تھا ۔ جیفرے سے ملاقات بے سود رہی تھی کیونکہ جیفرے کو
ڈارک فیس کے بارے میں معلومات حاصل ہی نہ تھیں البتہ اس
نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی
کوشش کرے گا ۔ عمران واپس آگیا تھا لیکن پھر جب کافی دیر تک
تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کی واپسی نہ ہوئی تو عمران نے کنگ
کلب جانے کا پروگرام بنایا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اس پر عمل
کرتا اچانک اس کے ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ
ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب ہوش آنے پر وہ اپنے
ساتھیوں سمیت یہاں زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد اس
کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اپنے
پیروں پر کھڑے ہو گئے تھے ۔ ان کی زنجیریں کافی حد تک ڈھیلی پڑ گئی
تھیں ۔

" تم سب آپس میں ساتھی ہو "...... سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے
درمیانے قد کے آدمی نے کہا ۔

" پہلے تم اپنا مہذب افراد کی طرح تعارف کراؤ تاکہ ہمیں معلوم
ہو سکے کہ ہم کس درجہ اونچی شخصیت کے سامنے موجود ہیں " ۔ عمران
نے کہا تو وہ آدمی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا ۔

" تم وہ عمران ہو جس کی دھومیں پوری دنیا میں ہیں "...... اس

آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" انہی دھوموں کا نتیجہ ہے کہ اس وقت تمہارے سامنے زنجیروں
میں جکڑا ہوا کھڑا ہوں "...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے تم نے اس بات کو کنفرم کر دیا کہ تم عمران
ہو ۔ پاکیشیائی ایجنٹ ۔ تمہارا اور اس عورت کا حلیہ مجھے بتایا گیا تھا
البتہ ان تینوں کے میک واش نہیں ہو رہے ۔ اسی لئے تمہیں ہوش
میں لایا گیا ہے ورنہ ہم اتنا تکلف کرنے کے قائل ہی نہیں ہیں " ۔
اس آدمی نے کہا اور عمران اس کے منہ سے حلیوں کی بات سن کر
بے اختیار چونک پڑا تھا ۔

" کس نے ہمارے حلیے بتائے تھے "...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا ۔

" نہ صرف حلیے بلکہ تمہاری کار کا نمبر بھی بتایا گیا تھا اور ہمارے
آدمیوں نے اس کار کو تلاش کر لیا تو تم بھی سامنے آگئے "...... سامنے
بیٹھے ہوئے آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا "...... عمران نے کہا ۔

" میرا نام جنگیر ہے ویسے تمہاری تلاش اور تمہیں یہاں لے آنے کا
کارنامہ کنگ کلب کے مائٹ کا ہے اور اس وقت تم اسی کے پوائنٹ
پر ہو البتہ تمہارے یہ تینوں ساتھی براہ راست کنگ کلب میں مائٹ
کے پاس پہنچ گئے اور وہ ان کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہ سیکرٹ
ایجنٹ ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے میک اپ واش نہیں

ہو سکے تھے"...... جیگر نے کہا۔

"کیا تم اس مائیٹی کے اسسٹنٹ ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ میرا علیحدہ کلب ہے اور مائیٹی کا علیحدہ ۔ البتہ تمہارے بارے میں کام میں نے مائیٹی کو دیا تھا۔ کیونکہ میں خود بھی تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کو سامنے لانا چاہتا تھا"...... جیگر نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے بے ساختہ ہو کر کہا۔

"اب تم نے بہرحال مر ہی جانا ہے تو پھر تمہیں ساری بات کیوں نہ بتادی جائے ۔ ڈارک فیس کے چیف لارڈ نے مجھے فون پر تمہارے حلیئے اور کار کا نمبر بتا دیا تھا لیکن انہوں نے مجھے اور میرے گروپ کو سامنے آنے سے منع کر دیا تھا۔ گو ان کا یہ حکم تھا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ٹریس کر کے فوری طور پر بلا توقف ہلاک کر دیا جائے لیکن تمہارے ساتھیوں کے میک اپ واش نہ ہونے کی بنا پر ہم الجھن میں پڑ گئے ۔ اب بہرحال یہ بات طے ہو گئی ہے کہ یہ تینوں تمہارے ہی ساتھی ہیں اس لئے اب تمہیں ہلاک کر دیا جانا چاہئے"...... جیگر نے کہا جبکہ اس دوران عمران اپنی انگلیوں کی مدد سے کڑوں کو چیک کرتا رہا تھا لیکن باوجود شدید کوشش کے وہ کڑوں میں کوئی بٹن ٹریس نہ کر سکا تھا حالانکہ ایسا ہونا لازمی تھا کیونکہ کڑے کھلے بغیر تو ان کی کلائیاں ان کڑوں میں جکڑی نہ جا سکتی تھیں لیکن یہ بٹن کسی صورت بھی ٹریس نہ ہو رہے تھے اور جب تک

یہ بٹن ٹریس نہ ہوں تب تک وہ ان کڑوں سے آزادی حاصل نہ کر سکتے تھے ۔ بہرحال وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا ہوا تھا لیکن ابھی تک وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا تھا اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ جیگر جیسے آدمی اچانک باتیں کرتے کرتے فائر بھی کھول سکتے ہیں اور وہ اس وقت جس پوزیشن میں تھے اگر جیگر ان پر فائر کھول دیتا تو وہ کوئی جدوجہد بھی کرنے کے قابل نہ تھے۔

"کیا تمہارا لارڈ سے رابطہ ہے"...... عمران نے اس کا دھیان بٹانے کے لئے کہا۔

"لارڈ کا مجھ سے رابطہ ہے میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور ہاں اب بات چیت کافی ہو گئی ہے اب تمہیں ہلاک ہو جانا چاہئے"۔ جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹریگ"...... جیگر نے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"مشین پسٹل لے آؤ میگزین سمیت"...... جیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ٹریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر جیگر کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران کے ہونٹ بھینچ گئے تھے اور اس کے ساتھی بے بس کھڑے تھے اور جیگر نے تو صرف مشین پسٹل کا ٹریگر ہی دبانا تھا جیگر نے مشین پسٹل کو باقاعدہ چیک کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا

ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت سختی اور سفاکی کے تاثرات ابھر آئے
تھے لیکن اس کے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اچانک سائیڈ سے زنجیروں کی
کھڑ کھڑاہٹ کی آواز گونجی تو ٹریگ اور جیگر دونوں کی گردنیں ادھر
گھوم گئیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے سب سے آخر میں موجود
جولیا ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی آئی اور وہ دونوں چیختے
ہوئے کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرے ۔ جولیا نے پوری قوت سے
فلائنگ کک اس ٹریگ کے سینے پر اس انداز میں ماری کہ وہ چیختا ہوا
ساتھ کھڑے جیگر سے ٹکرایا اور ساتھ ہی وہ کرسی سے بھی ٹکرایا اور
اس طرح وہ دونوں کرسی سمیت چیختے ہوئے نیچے جا گرے جبکہ جولیا
نے فلائنگ کک مار کر قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے ہی
سیدھی کھڑی ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں وہ مشین پسٹل موجود تھا جو
ٹریگ نے جیگر کو دیا تھا اور جو اچانک دھکا لگنے سے اس کے ہاتھ سے
نکل کر سامنے جا گرا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں
کے ساتھ ہی ٹریگ اور جیگر دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں
نکلیں اور وہ دونوں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے گولیاں کھا کر
دوبارہ فرش پر گرے اور ذبح ہوتی ہوئی بکریوں کی طرح پھڑکنے لگے ۔
ٹریگ تو چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ جیگر جس کے
ایک کولہے میں گولیاں لگی تھیں کچھ دیر تک تڑپتا رہا ۔ اس نے اٹھنے
کی کوشش کی لیکن پھر وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گیا جبکہ جولیا اس
دوران مشین پسٹل اٹھائے دوڑتی ہوئی دروازہ کراس کر کے باہر چلی

گئی تھی ۔ عمران ویسے ہی ہونٹ بھینچے کھڑا تھا ۔

" عمران صاحب ۔ جولیا کس طرح آزاد ہو گئی ہے "...... اچانک
صفدر کی آواز سنائی دی ۔

" اسے آج تک تنویر پابند نہیں کر سکا ۔ یہ بیچارہ جیگر کیسے کر
لیتا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے ستے ہوئے
چہروں پر یکلخت مسکراہٹ آ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آ گئی ۔

" یہاں اس کوٹھی میں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے " ۔
جولیا نے واپس آ کر کہا ۔

" اس ٹریگ کی جیبوں کی تلاشی لو ۔ میرا خیال ہے کہ یہ کڑے
ریموٹ کنٹرولڈ ہیں "...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے ٹریگ کی
طرف بڑھی اور اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور
چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ اس کی
جیب سے برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی ۔

" جلدی کرو ۔ اس جیگر کو فرسٹ ایڈ دینی ہے ورنہ یہ ہلاک ہو گیا
تو ہم مکمل اندھیرے میں رہ جائیں گے "...... عمران نے کہا ۔

" اس لئے تو میں نے اس کے کولہے میں فائر کیا ہے "...... جولیا
نے ریموٹ کنٹرول کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے اس کا بٹن
پریس کر دیا ۔ اس کے ساتھ ہی زنجیریں کھل کر نیچے جا گریں ۔
عمران کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے ۔ عمران کا خیال درست تھا ۔ کڑے
واقعی ریموٹ کنٹرولڈ تھے اس لئے وہ ان کے بٹن پریس نہ کر سکا تھا ۔

" تم باقی ساتھیوں کو آزادی دلاؤ۔ میں میڈیکل باکس تلاش کر لاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو جولیا نے باری باری سب ساتھیوں کے ہاتھ کڑوں سے آزاد کرا دیئے۔

" مس جولیا ۔ آپ نے کیسے ان کڑوں سے آزادی حاصل کی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں بھی پہلے انگلیاں گھما کر کڑوں کے بٹن تلاش کرتی رہی لیکن بٹن نہ ملے تو میں نے ہاتھوں کو سکیڑ کر ان کڑوں سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی ۔ میں نے چونکہ اس کی باقاعدہ پریکٹس کی ہوئی ہے اس لئے جلدی ہی میں اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی ۔ مجھے کامیابی اس وقت ملی جب یہ جیگر عمران کو گولی مارنے ہی والا تھا۔ اس لئے مجھے فوری طور پر ایکشن میں آنا پڑا"...... جولیا نے جواب دیا اسی لمحے عمران ایک میڈیکل باکس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" یہاں ایک کمرے میں اسلحہ موجود ہے تم لوگ باہر کا خیال رکھو ۔ کسی بھی وقت کوئی بھی آ سکتا ہے ۔ کیپٹن شکیل اس کی بینڈیج کرنے میں میری مدد کرے گا"...... عمران نے کہا تو سوائے کیپٹن شکیل کے باقی سب جولیا سمیت اس تہہ خانے سے باہر چلے گئے ۔ عمران نے کیپٹن شکیل کی مدد سے جیگر کی پینٹ اتار کر اس کے کولہے میں موجود گولی باہر نکالی اور پھر بینڈیج کر دی ۔ خون کافی نکل جانے کی وجہ سے جیگر کا رنگ زرد پڑ رہا تھا اور اس کا سانس بھی ہموار انداز میں نہ چل رہا تھا اس لئے عمران نے میڈیکل باکس میں

موجود طاقت کے دو مخصوص انجکشن اسے لگائے اور پھر پینٹ دوبارہ پہنا کر اس نے اس کی بیلٹ باندھ دی۔

" کیپٹن شکیل ۔ کہیں سے رسی تلاش کر لاؤ۔ اسے کرسی پر بٹھا کر باندھنا پڑے گا ۔ اگر اسے زنجیروں میں جکڑ کر کھڑا کر دیا گیا تو خون دوبارہ بہنا شروع ہو جائے گا اور پھر اس کا بچنا ناممکن ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ میں لے آتا ہوں رسی"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جیگر کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا اور پھر عمران نے کیپٹن شکیل کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ رسی سے جکڑ دیا۔

" تم دوسری کرسی لے کر اس کے عقب میں بیٹھ جاؤ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رسی کھول لے"...... عمران نے کہا۔

" کھول بھی لے تب بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جیگر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا ۔

کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد جیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکا تھا۔

" تمہارے کولہے پر زخم تھا اس لئے میں نے تمہیں زنجیروں میں جکڑنے کی بجائے کرسی پر بٹھایا ہے اور رسی سے اس لئے جکڑا ہے کہ تم حرکت کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچا لو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ لڑکی ۔ وہ لڑکی کیسے آزاد ہو گئی"...... جیگر نے حیرت بھرے انداز میں دائیں بائیں دیکھتے ہوئے کہا۔

" لڑکیاں آزاد ہونا چاہئیں تو انہیں کوئی زنجیر قید نہیں رکھ سکتی اس لئے اس بات کی فکر چھوڑو کہ وہ کیسے آزاد ہوئی ہے اور کیسے نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کاش میں خود چیک کر لیتا ۔ میں نے ٹریگ سے پوچھا بھی تھا ۔ اس نے کہا کہ ان زنجیروں کو کوئی نہیں کھول سکتا"...... جیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" وہ درست کہہ رہا تھا ۔ یہ کڑے ریموٹ کنٹرولڈ تھے اور ریموٹ کنٹرولر اس کی جیب میں تھا ۔ اس لئے ہم سب بے بس ہوئے کھڑے تھے جبکہ ہماری ساتھی لڑکی نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں سکیڑ کر ان کڑوں سے نکال لیا ۔ تمہارے یہاں خواتین چوڑیاں

نہیں پہنتیں لیکن ہمارے ایشیا میں خواتین چوڑیاں پہننے کی عادی ہوتی ہیں ۔ اس لئے انہیں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں سکیڑنے کا باقاعدہ ڈھنگ آتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے شاید میرے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کی ہے"...... جیگر نے فرش پر پڑے ہوئے میڈیکل باکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ کیونکہ ہم تمہیں زندہ رکھنا چاہتے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیوں ۔ اس کی وجہ"...... جیگر نے چونک کر کہا۔

" ہمیں لارڈ کے بارے میں معلومات چاہئیں اور وہ تم مہیا کر سکتے ہو"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے تو تمہیں بتایا تھا کہ میں خود لارڈ سے رابطہ نہیں کر سکتا ۔ وہ خود مجھ سے رابطہ کرتا ہے اور ڈارک فیس کے تمام سیکشنز کے ساتھ ہی ایسا ہوتا ہے"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" میں یہ تسلیم ہی نہیں کر سکتا کہ ایک تربیت یافتہ آدمی اس تجسس میں مبتلا نہ ہو ۔ تم نے لازماً اس کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ مجھے کبھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی"...... جیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ ات کو چھپا رہا ہے۔

"دیکھو جیگر۔ تم ایک بہت چھوٹی مچھلی ہو اور اگر تم ہلاک ہو گئے تو تمہیں لارڈ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جبکہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ اس طرح تم ساری بات مائی پر ڈال کر اپنے آپ کو بچا لو گے ورنہ اگر ہم پاکیشیا سے یہاں پہنچ سکتے ہیں تو لارڈ کو بھی کسی نہ کسی طرح تلاش کر لیں گے لیکن تم اس رنگین دنیا سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤ گے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوری معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کب سچ بول رہے ہو اور کب جھوٹ۔ تم نے پہلی بار جو جواب دیا تھا وہ درست تھا لیکن دوسرا جو جواب دیا وہ غلط ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہاں یا ناں۔ جو تمہاری مرضی آئے کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... جیگر نے رک رک کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ تم ہمارے لئے بہت چھوٹی مچھلی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ لارڈ رہتا گریٹ لینڈ میں ہی ہے"...... جیگر نے کہا۔

"تم کیسے یقین سے کہہ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ اس کی ایک عورت نے مجھے بتایا تھا۔ وہ انتہائی خوبصورت عورت تھی لارڈ کسی ضروری مسئلے کی وجہ سے ایکریمیا جا

گیا تو وہ میرے کلب آ گئی۔ پھر اس سے میری ذاتی واقفیت نکل آئی اور وہ ایک رات میرے پاس رہی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ڈارک فیس کے لارڈ کی عورت ہے۔ میں نے اس سے بہت پوچھا کہ وہ مجھے اس بارے میں تفصیل سے بتائے لیکن اس نے صرف اتنا بتایا کہ لارڈ یہاں گریٹ لینڈ میں ہی رہتا ہے اور اس کا اصل نام اور ہے اور اس کا لہجہ بھی اور ہے اس سے زیادہ اس نے نہیں بتایا۔ دوسرے روز وہ چلی گئی اور پھر کئی روز بعد اس کی لاش کی تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور پولیس کو اس کی لاش ایک باغ کے ویران گوشے سے ملی ہے"...... جیگر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دو سال پہلے کی"...... جیگر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا صفدر اندر داخل ہوا۔ اس ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"کال آ رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو کیپٹن شکیل"...... عمران نے فون پیس لیتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے جیگر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یس۔ ٹریگ بول رہا ہوں"...... عمران نے فون آن کرتے ہوئے ٹریگ کی آواز اور لہجے میں کہا تو جیگر کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

"کہاں مرگئے تھے تم۔ گھنٹے بھر سے کال کر رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جیگر صاحب کے ساتھ تہہ خانے میں تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ان قیدیوں کا"...... اس بار دوسری طرف سے قدرے نرم لہجے میں پوچھا گیا۔

"جیگر صاحب نے انہیں گولیوں سے اڑا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جیگر کہاں ہے۔ اس سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے جیگر کی آواز اور لہجے میں کہا اور جیگر کی حالت مزید دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر کانوں سے جا لگی تھیں۔

"مائٹی بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ان لوگوں کا۔ ان کے میک اپ واش ہوئے یا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میک اپ تو واش نہیں ہوئے البتہ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اس لئے میں نے انہیں گولیوں سے اڑا دیا ہے"...... عمران نے جیگر کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن کامیاب رہا"...... مائٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مکمل طور پر"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو فار گڈ نیوز"...... مائٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے بھی جیگر کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم تو جادوگر ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کوئی شخص ایسا جادو بھی جانتا ہو گا"...... جیگر نے انتہائی مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو جیگر۔ ہم نے ہر حالت میں لارڈ کو ٹریس کرنا ہے اس لئے ادھر ادھر کی باتیں بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہمیں کوئی ایسی ٹپ دو جس کے ذریعے ہم لارڈ کو ٹریس کر سکیں ورنہ تمہاری موت پر کوئی رونے والا بھی نہ ہو گا"...... عمران نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ مزید مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... جیگر نے دوٹوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے لارڈ کی عورت کے ساتھ یقیناً کافی باتیں کی ہوں گی۔ اس نے گو بقول تمہارے تفصیل نہیں بتائی لیکن کوئی نہ کوئی ٹپ بہرحال دی ہو گی"...... عمران نے کہا تو جیگر نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"اوہ ہاں ۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے ۔ میرے اصرار پر اس نے کہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کاروش کالونی میں رہتی رہی ہے اور یہ کوٹھی اس کے نام پر ہے ۔ ہاں ۔ اس نے کوٹھی کا نام بھی بتایا تھا ۔ کوئین ولا نام تھا اس کا ۔ اس عورت کا نام بھی کوئین ہی تھا"...... جیگر نے کہا تو عمران نے ایک طرف پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا ۔ اس کو آن کر کے اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"کاروش کالونی میں کوئین ولا کا فون نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فون نمبر بتا دیا گیا ۔ عمران نے لائن آف کر کے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"کوئین ولا"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"کنگ کلب سے مائٹی بول رہا ہوں ۔ یہاں لارڈ صاحب ہوں گے ۔ ان سے میری بات کرا دیں"...... عمران نے اس بار مائٹی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ۔ سوری یہاں کوئی لارڈ نہیں رہتے ۔ یہ ولا پہلے ایک خاتون کا تھا وہ وفات پا گئیں تو ان کے شوہر نارمن صاحب نے یہ ولا فروخت کر دیا اور اب ہم اس کے مالک ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نارمن کا کوئی فون نمبر آپ کے پاس ہے ۔ یہ کوئین ولا دراصل ہماری ملکیت ہے اور ہم نے اسے لارڈ صاحب کو کرائے پر دیا تھا"...... عمران نے مائٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... اس عورت نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"محترمہ ۔ آپ نے یقیناً کنگ کلب کے بارے میں سنا ہو گا اس لئے اگر میں چاہوں تو آپ کو آپ کے تمام متعلقین سمیت گولیوں سے اڑوایا جا سکتا ہے لیکن ہم اس نارمن سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے مائٹی کے لہجے میں غرا کر کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں چیک کرتی ہوں ۔ میری ڈائری میں شاید نمبر لکھا ہوا ہو ۔ آپ ۔ آپ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"کیا اس لارڈ کا اصل نام نارمن ہے"...... عمران نے فون پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے جیگر سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... جیگر نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد اس عورت کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"ان کے آفس کا فون نمبر ہے نارمن انٹرنیشنل انٹرپرائزر کا ۔ وہ

اس کے مینجنگ ڈائریکٹر اور جنرل مینجر ہیں"...... عورت نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

" ابھی آپ کسی کو فون نہیں کریں گی ۔ ہم خود اس سارے معاملہ کی انکوائری کریں گے ۔ پھر آپ سے رابطہ کریں گے ۔ سن لیا آپ نے "...... عمران نے مائیک کے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

" جی اچھا"...... عورت نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے کارڈلیس فون پیس آف کر دیا اور پھر اسے آن کر کے اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" نارمن انٹرنیشنل انٹرپرائزز کے مینجنگ ڈائریکٹر نارمن صاحب کا فون نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔ یہ وہی فون نمبر تھا جو اس عورت نے بتایا تھا ۔ عمران نے رابطہ ختم کر کے نارمن کے نمبر پریس کر دیئے ۔

" یس مینجنگ ڈائریکٹر آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" محترمہ ۔ میں ناراک سے بول رہا ہوں ۔ آپ کی کمپنی کا ایڈریس کیا ہے ۔ میں اس سے خط و کتابت سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایڈریس بتا دیا گیا۔

"کیا مسٹر نارمن آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ لیکن آپ بغیر وقت طے کئے ان سے بات نہیں کر سکتے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" میرے پاس بھی وقت نہیں ہوتا ۔ اسی لئے تو میں خط و کتابت سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا۔

" تمہارا آفس کہاں ہے جیگر"...... عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ جیگر نے پتہ بتا دیا۔

" فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیگر نے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے ۔ اب میں جا رہا ہوں ۔ اب میرا ساتھی جانے اور تم"۔ عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" سنو ۔ تم نے وعدہ کیا ہے ۔ سنو"...... جیگر نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی اس کی آواز اس کے حلق میں ہی دب کر رہ گئی ۔ عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔

نارمن اپنے بزنس آفس میں موجود تھا کہ آفس فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نارمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ نارمن نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک فون کال آئی ہے ۔ فون کرنے والے نے بتایا ہے کہ وہ ناراک سے بول رہا ہے ۔ اس نے ہماری کمپنی کا ایڈریس معلوم کیا۔ پھر آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ وقت طے کئے بغیر بات نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"پھر"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے اپنی سیکرٹری کے کال کرنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"جناب ۔ کال آف ہونے کے بعد میں نے ویسے ہی کمپیوٹر کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ کال ناراک سے نہیں کی جا رہی تھی بلکہ

گریٹ لینڈ سے ہی کی جا رہی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن چونک پڑا۔

"کس نمبر سے"...... نارمن نے چونک کر پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کے نام پر اور کہاں نصب ہے"...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے"...... نارمن نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ نمبر ٹریگ کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے جواب دیا اور ساتھ ہی ایک پتہ بھی بتا دیا۔

"تم نے وہاں فون کیا ہے ۔ کون ہے یہ ٹریگ"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ لیکن وہاں سے کوئی فون اٹنڈ ہی نہیں کر رہا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا میں خود چیک کرتا ہوں"...... نارمن نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا ۔ اب فون ڈائریکٹ ہو گیا تھا ۔ نارمن نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"گیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں"...... نارمن نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو۔ یہ تمہارے آفس کے قریب کا پتہ ہے۔ وہاں کوئی آدمی ٹرنگ رہتا ہے لیکن وہ فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ وہاں جا کر معلوم کرو کہ یہ ٹرنگ کون ہے اور یہ عمارت کس مقصد کے لئے کون استعمال کر رہا ہے"...... نارمن نے کہا۔

"یس سر۔ میں نصف گھنٹے بعد آپ کو فون کروں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نارمن نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"کاروش کالونی سے ایک عورت ماریا آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ آپ نے یہ کوٹھی اسے فروخت کی تھی لیکن اب دوسرے لوگ اس پر اپنی ملکیت جتا رہے ہیں"...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے کون لوگ۔ اچھا بات کراؤ"...... نارمن نے کہا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ یہ کوٹھی کوئین ولا اس نے اپنی عورت کوئین کی موت کے بعد ماریا کو فروخت کر دی تھی۔ کوئین اس کی پسندیدہ

عورت تھی۔ وہ ایک کام سے ایکریمیا چلا گیا اور واپس آنے پر پتہ چلا کہ اس کی عدم موجودگی میں کوئین مختلف کلبوں میں راتیں گذارتی رہی ہے تو اس نے اسے ہلاک کرا دیا تھا۔

"ہیلو۔ میں کوئین ولا کاروش کالونی سے ماریا بول رہی ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ نارمن بول رہا ہوں۔ کیا مسئلہ ہے"...... نارمن نے کہا۔

"جناب اب سے تھوڑی دیر پہلے ایک فون کال آئی۔ کنگ کلب کا اسسٹنٹ منیجر مائٹ بول رہا تھا"...... ماریا نے کہا تو نارمن بے اختیار چونک پڑا۔ عورت نے مزید تفصیل اسے بتا دی۔

"گو انہوں نے آپ سے بات کرنے سے منع کیا تھا لیکن چونکہ اس کال کی وجہ سے میں بے حد پریشان تھی اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کیونکہ کنگ کلب کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ انتہائی بدنام کلب ہے اور ہم تو شریف شہری ہیں۔ ہم ان کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں"...... عورت نے کہا۔

"کیا فون کرنے والے نے واقعی کنگ کلب اور مائٹ کا نام لیا تھا"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ورنہ میں ذاتی طور پر تو نہ مائٹ کو جانتی ہوں اور نہ ہی میں کبھی کنگ کلب گئی ہوں"...... عورت نے کہا۔

"اوکے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب آپ کو دوبارہ فون نہیں آئے گا

یہ میری گارنٹی ہے"...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مائٹی نے کیوں فون کیا ہو گا۔ اس کا کیا تعلق اس کوٹھی سے"...... نارمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اس سلسلے میں کیا اقدام کرے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارمن نے کہا۔

" گیری کی کال ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کراؤ بات"...... نارمن نے کہا۔

" ہیلو سر۔ میں گیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گیری کی آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے"...... نارمن نے پوچھا۔

" سر۔ یہ عمارت کنگ کلب کے اسسٹنٹ منیجر مائٹی کا خصوصی پوائنٹ ہے اور ٹریگ اس کا آدمی تھا"...... گیری نے کہا۔

" تھا سے کیا مطلب"...... نارمن نے چونک کر پوچھا۔

" سر۔ وہاں عمارت میں دو لاشیں موجود ہیں۔ ایک ٹریگ کی اور دوسری جیگر کلب کے مالک جیگر کی"...... گیری نے جواب دیا تو نارمن بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... نارمن نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر۔ میں اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے گیا تھا جو ٹریگ کو اچھی

طرح جانتا تھا۔ اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی۔ ہم وہاں گئے تو پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ ہم اندر گئے تو ایک بڑے سے تہہ خانے میں دیواروں کے ساتھ زنجیریں نصب تھیں۔ وہاں ٹریگ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا۔ جیگر کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس جیگر کا کولہا زخمی تھا لیکن اس کی باقاعدہ بینڈیج کی گئی تھی۔ جیگر کی لاش ایک کرسی پر موجود تھی۔ اسے رسیوں سے باندھا گیا تھا اور پھر اسے سینے میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ان دو لاشوں کے علاوہ اس عمارت میں کوئی آدمی موجود نہ تھا"...... گیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوکے"...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس بار رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر میز کی دراز کھول کر ایک سپیشل کارڈلیس فون نکال کر اس نے تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جیگر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لارڈ بول رہا ہوں۔ جیگر سے بات کراؤ"...... نارمن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سر۔ چیف جیگر آفس میں موجود نہیں ہیں۔ وہ مائٹی کے کسی پوائنٹ پر گئے ہوئے ہیں کیونکہ مائٹی نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو کور کر کے اس پوائنٹ پر پہنچایا تھا۔ چیف جیگر ان سے پوچھ گچھ کے لئے

گئے ہیں ۔ پھر ان کی کال نہیں آئی"...... دوسری طرف سے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب ساری بات
اس کی سمجھ میں آ گئی تھی ۔ جیگر نے مائٹی کے ذریعے پاکیشیائی
ایجنٹوں کو کور کرایا اور جیگر وہاں گیا ۔ پھر پاکیشیائی ایجنٹوں نے
سچوئشن بدل دی ۔ ٹریگ کو ہلاک کر دیا گیا اور جیگر کو کرسی پر باندھ
کر انہوں نے اس سے پوچھ گچھ کی ۔ جیگر لارڈ کے بارے میں تو کچھ
نہیں بتا سکتا تھا۔ اس نے یقیناً اس عورت کوئین کے ذریعے اسے
بطور نارمن پہچانا ہو گا کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ کوئین ایک
رات جیگر کے ساتھ اس کے کلب میں گزار چکی تھی جس پر اس
عمران نے مائٹی بن کر کوئین والا فون کیا ہو گا ۔ اسے معلوم تھا کہ
عمران جس آدمی کی آواز اور لہجے کی نقل کرنا چاہے آسانی سے کر سکتا
ہے پھر اس نے اس عورت سے یہاں کا فون نمبر معلوم کیا ہو گا اور
فون کر کے اس نے یہاں کا پتہ معلوم کیا اور اس کی موجودگی کی
تصدیق کی ۔ اس کے بعد وہ جیگر کو ہلاک کر کے نکل گئے اور اس کے
ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ
عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے اسے بطور نارمن یہاں گھیر
سکتے ہیں اور پھر وہ بے بس ہو جائے گا ۔ اس نے جلدی سے رسیور
اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے ۔

"یس سر"...... اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"میں فوری طور پر ایکریمیا کے طویل دورے پر جا رہا ہوں ۔
واپسی پر رابطہ ہو گا"...... نارمن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے رسیور
رکھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر
بعد اس کی کار ایک خفیہ راستے سے نکل کر تیزی سے سڑک پر دوڑتی
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ کار وہ خود چلا رہا تھا اور پھر تقریباً
آدھے گھنٹے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک
درمیانے درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار روکی اور پھر تین
بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی
نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو جیری"...... نارمن نے کہا۔

"یس باس"...... جیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس
چلا گیا چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو نارمن کار اندر لے گیا۔
اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ اس کا سپیشل پوائنٹ تھا
یہاں وہ لارڈ کے نام سے ڈارک فیس کو کور کرتا تھا اور یہاں اس کی
موجودگی کا پوری دنیا میں کسی کو بھی علم نہ ہو سکتا تھا کیونکہ یہاں
کے فون سیٹ کا تعلق بھی ایک خصوصی سیٹلائٹ سے تھا اور یہاں
ایسی مشینری موجود تھی کہ اندرونی عمارت میں اس کی مرضی کے
بغیر مکھی بھی داخل نہ ہو سکتی تھی ۔ جب وہ ہو تو جیری بھی اندرونی

عمارت میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ وہ گیٹ کے قریب ہی بنے ہوئے ایک کمرے میں موجود رہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نارمن ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کی سائیڈ پر ایک دروازہ تھا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کور موجود تھا۔ اس نے کور ہٹایا اور مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا مشین کو آپریٹ کرنے کے بعد وہ واپس مڑا اور آفس میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اب کوئی بھی اس تک نہ پہنچ سکتا تھا اور ویسے بھی کسی کو اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ تھا اور اس نے اس وقت تک یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا واقعی خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ دھماکے اس کیپسول کے بارے میں وہ بے فکر تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جہاں یہ موجود ہے وہاں تک کوئی کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا اور اب وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرنا چاہتا تھا جب تک کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا حتمی طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مائی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... نارمن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ آپ فرمائیے۔ حکم فرمائیے"...... مائی نے یکلخت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

"جیگر نے تمہارے ذمے کام لگایا تھا"...... لارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اور کام مکمل ہو گیا ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے اس پوائنٹ کا انچارج ٹریگ نامی آدمی تھا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... مائی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کتنے آدمی تم نے پکڑے تھے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"سر تین آدمی میرے کلب آئے تھے۔ میں نے انہیں بے ہوش کر کے ان کا میک اپ چیک کرایا لیکن میک اپ چیک نہ ہو سکے تو میں نے انہیں اپنے پوائنٹ پر پہنچا دیا جبکہ ان کے دو ساتھیوں کے بارے میں ایک اطلاع مل گئی۔ ان میں سے ایک ایشیائی تھا جبکہ دوسری سوئس نژاد لڑکی تھی۔ ان دونوں کو بھی بے ہوش کر کے اس پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ پھر باس جیگر ان کے بارے میں کنفرمیشن کے لئے وہاں گئے"...... مائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہاری بات ہوئی ہے جیگر سے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے بات کی ہے۔ انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ

ان سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... مائی نے جواب دیا۔

"جبکہ یہ سب کچھ الٹ ہو گیا ہے۔ وہاں ٹریگ اور جیگر کی لاشیں موجود ہیں اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"سر۔ سر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے سر"۔ مائی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے۔ بہرحال اب تم درمیان میں نہیں آؤ گے۔ یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے"...... لارڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹون بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ فرام دس اینڈ"...... نارمن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ نارمن نے کہا۔

"یس باس بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور ایک بار تو میں ان سے ٹکرا بھی چکا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بار گریٹ لینڈ میں ڈارک فیس کے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچی ہوئی ہے۔ میں نے جیگر کے ذمے ان کی ہلاکت کا مشن لگایا۔ جیگر نے یہ کام کنگ کلب کے مائی کے ذمے

لگا دیا۔ مائی نے چار مردوں اور ایک عورت کو پکڑ کر اپنے ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا۔ جیگر وہاں کنفرم کرنے گیا تو پھر اطلاع ملی کہ جیگر اور اس پوائنٹ کے انچارج ٹریگ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ جیگر ہلاک ہو چکا ہے"...... سٹون نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور اب پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا مشن تم نے مکمل کرنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ان کو ٹریس کرنے کے لئے کوئی ٹپ آپ کے پاس ہو تو بتا دیں"...... سٹون نے کہا۔

"نارمن انٹرنیشنل انٹرپرائزز کے منیجنگ ڈائریکٹر نارمن کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ہمارے بارے میں کوئی تفصیل جانتا ہے۔ نارمن خود تو ایکریمیا کے دورے پر گیا ہوا ہے لیکن یہ گروپ لامحالہ اس کے آفس پر ریڈ کرے گا اور نارمن کی سیکرٹری سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کرے گا۔ تم وہاں پکٹنگ کر لو فوری طور پر۔ تو تم انہیں ٹریس کر سکتے ہو اس کا آفس جانتے ہو ناں تم"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ فوری حرکت میں آجاؤ اور سنو۔ کسی پوچھ گچھ کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ان کی فوری ہلاکت چاہئے"۔

لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک تو وہ خود ان سے مکمل طور پر محفوظ ہو چکا تھا اور دوسرا اسے یقین تھا کہ سٹون انتہائی تیز رفتار ایجنٹ ہے اس لئے وہ لامحالہ ان کا خاتمہ کر لے گا۔

سٹون لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔وہ طویل عرصے تک گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی سے وابستہ رہا تھا اور پھر وہاں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ڈارک فیس کو جائن کر لیا تھا۔یہاں اسے انتہائی گرانقدر معاوضہ اور تمام ممکنہ سہولیات مہیا تھیں۔اس کا علیحدہ سیکشن تھا جس میں دس افراد تھے اور سٹون اس سیکشن کا انچارج تھا۔وہ چونکہ انتہائی منجھا ہوا تجربہ کار ایجنٹ تھا اس لئے اس کے کارناموں کی ایک طویل فہرست تھی اس لئے ڈارک فیس کا چیف لارڈ بھی نہ صرف اس کی قدر کرتا تھا بلکہ مشکل اور الجھے ہوئے مشن اس کے حوالے کئے جاتے تھے اور سٹون کا ریکارڈ تھا کہ وہ آج تک کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا۔نارمن انٹرنیشنل انٹرپرائزز کا آفس سٹار بزنس پلازہ کی دوسری منزل پر تھا اور سٹون اس وقت اس

پلازہ کے مین گیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی پارکنگ میں موجود کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کار کا رخ موڑ کر سڑک اور سامنے پلازہ کے مین گیٹ کی طرف کیا ہوا تھا اور وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک نوجوان سارجر بیٹھا ہوا تھا۔ کار کے ڈیش بورڈ کے اوپر ایک چھوٹا سا باکس رکھا ہوا تھا۔ اس باکس کی چوڑائی کی طرف باقاعدہ چھوٹی سی سکرین تھی جس پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا اور ایک شیشے کے دروازے کے سامنے بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کوئی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی جبکہ کمرہ خالی تھا۔ لڑکی کے سامنے کاؤنٹر پر ایک فون رکھا ہوا تھا۔ یہ نارمن کا آفس تھا اور یہ لڑکی اس کی سیکرٹری تھی۔ نارمن چونکہ ایکریمیا گیا ہوا تھا اس لئے یہ لڑکی فارغ بیٹھی ہوئی تھی۔ سٹون نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے ایک مخصوص آلہ اس کمرے میں پہنچا دیا تھا جس کی وجہ سے اس باکس کی سکرین پر سب کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ سٹون کے باقی آدمی بھی اسی طرح کاروں میں سوار ادھر ادھر موجود تھے۔

" باس۔ یہ لوگ کس وقت آئیں گے"...... عقبی سیٹ پر موجود سارجر نے پوچھا۔

" دیکھو"...... سٹون نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو سٹون بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے سے ایک ایکریمین مرد اور ایک ایکریمین عورت اندر داخل ہو رہے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران ہے۔ وہی قد و قامت۔ وہی انداز"۔ سٹون نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... سیکرٹری نے انہیں کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر کہا۔ اس کی آواز باکس میں سے نکل رہی تھی۔

" مسٹر نارمن سے ملاقات کرنی ہے۔ میرا نام لارڈ بیکر ہے"۔ اس آدمی نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

" وہ تو ایکریمیا کے دورے پر گئے ہوئے ہیں اور کچھ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہو گی"...... سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میری بات ہوئی ہے ان سے یہاں"...... آنے والے نے کہا۔

" وہ ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے گئے ہیں"...... سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر نارمن صاحب موجود نہیں ہیں تو آپ ہمارا رابطہ لارڈ سے کرا دیں"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" لارڈ۔ وہ کون ہیں۔ میں سمجھی نہیں"...... سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ واقعی لارڈ کو نہیں جانتیں۔ بہرحال نارمن صاحب کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" نارمن پیلس تھرڈ ایونیو"...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

" ان کا فون نمبر۔ میرا مطلب ہے رہائش گاہ کا فون نمبر"۔ آنے والے نے کہا تو سیکرٹری نے نمبر بتا دیا۔

" وہاں فون کر کے معلوم کرو کہ وہ ابھی رہائش گاہ پر موجود ہیں یا نہیں"...... آنے والے نے کہا۔

" مجھے وہاں فون کرنے کی اجازت نہیں"...... سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ میں خود کر لیتا ہوں"...... لارڈ بیکر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" نارمن پیلس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی فون سے نکلنے والی ہلکی سی آواز بھی اس ڈبے سے نکل رہی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آلہ جو یہ سب کچھ نشر کر رہا ہے کس قدر طاقتور تھا۔

" مسٹر نارمن سے بات کرائیں۔ میں لارڈ بیکر بول رہا ہوں"۔ آنے والے نے کہا۔

" وہ تو آفس گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہاں آفس میں تو بتایا جا رہا ہے کہ وہ ایکریمیا گئے ہیں۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے اٹھے ہیں یہاں سے"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" ان کا اپنا طیارہ ہے اس لئے وہ جا سکتے ہیں جناب"...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ بیکر نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے سیکرٹری خاموش بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ایئرپورٹ مینجر کا نمبر دیں"...... لارڈ بیکر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ لارڈ بیکر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کر دیئے۔

" ایئرپورٹ مینجر آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لارڈ بیکر بول رہا ہوں۔ مینجر صاحب سے بات کراؤ"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ ایئرپورٹ مینجر مارٹن بول رہا ہوں"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" لارڈ بیکر بول رہا ہوں۔ میں نے نارمن انٹرپرائزز کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب نارمن صاحب سے ملاقات کرنی تھی لیکن یہاں سے پتہ چلا ہے کہ وہ ایک گھنٹہ پہلے آفس سے ایکریمیا جانے کے لئے اٹھ گئے ہیں۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر بھی نہیں پہنچے۔ آپ یہ معلوم کر کے بتائیں کہ ان کا طیارہ ایئرپورٹ پر موجود ہے یا نہیں"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" ان کا ذاتی طیارہ موجود ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کیا آپ کو یقین ہے"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" یس سر کیونکہ میری طرف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کوئی پرائیویٹ طیارہ فلائی ہی نہیں کر سکتا اور گزشتہ ایک ہفتے سے میں نے کسی ذاتی طیارے کو اجازت نہیں دی"...... ایئر پورٹ مینجر نے کہا۔

" اگر ہم ایئر پورٹ پر ان سے ملاقات کرنا چاہیں تو ہمیں کہاں انہیں ٹریس کرنا ہوگا"...... لارڈ بیکر نے کہا۔

" پی۔ ایف۔ ون علیحدہ سیکشن ہے جناب وہاں"...... مینجر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تھینک یو"...... لارڈ بیکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" تھینک یو۔ اب ہم خود ہی ان سے ایئر پورٹ پر ملاقات کر لیں گے"...... لارڈ بیکر نے سیکرٹری سے کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو گیا تو سٹون نے جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"...... سٹون نے کہا۔

" یس۔ فاسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" عمران اور اس کی ساتھی عورت کا حلیہ سن لو۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے اور ساتھی بھی ہوں۔ بہرحال اب تم نے انہیں نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا۔ ان کی کار پر تھری ایکس فائر کر دینا۔ اوور"...... سٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ بیکر اور اس کی ساتھی عورت کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

" اوہ یس سر۔ یہ مرد اور عورت ہمارے سامنے اندر گئے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے تین مرد ساتھی اور بھی ہیں یہ سب ایک ہی کار میں یہاں پہنچے ہیں اوور"...... فاسٹر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ان کی کار پر تھری ایکس فائر کر دو اور خود پیچھے ہٹ جاؤ۔ تھری ایکس فائر کر کے تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"۔ سٹون نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... فاسٹر نے جواب دیا تو سٹون نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ پر پڑے ہوئے اس باکس کا کونہ دبایا تو سکرین آف ہو گئی۔

" آپ نے انہیں فوری ہلاک کرنا تھا باس"...... سارجر نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ انہیں اس انداز میں ہلاک کیا جائے کہ ان میں سے کسی کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہ رہ سکے۔ انہوں نے ایئر پورٹ پہنچنا ہے اور ایئر پورٹ سے پہلے سڑک جہاں موڑ کاٹتی ہے وہاں ان پر میزائل فائر ہو سکتا ہے"...... سٹون نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھایا اور پھر سڑک پر آکر وہ دائیں طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت اس کے خیال کے مطابق یقینی ہو چکی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سٹار بزنس پلازہ سے ایئرپورٹ جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ نارمن ایئرپورٹ نہیں پہنچے گا۔ وہ انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ میرا بھی یہی خیال ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ایئرپورٹ کیوں جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ایئرپورٹ دیکھنے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تم مذاق کر رہے ہو"...... جولیا نے برا سا منہ

بناتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگ گئیں ۔ اس نے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" رچرڈ کالنگ ۔ اوور "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ مائیکل اٹنڈنگ یو ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" پچھلے روڈ پر آپ کی کار پر تھری ایس فائر کیا گیا ہے ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ تو میں نے چیک کر لیا تھا لیکن اس گروپ کا باس کون ہے ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" ٹرانسمیٹر پر کسی سٹون کو کال کی گئی ہے اور یہ سٹون ایئرپورٹ سے پہلے ویران جگہ پر ایک موڑ پر موجود ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم نے کال رسیو کرنے والے کو تو چیک کیا ہو گا ۔ اوور "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ جہاں آپ موجود ہیں یہاں سے ایئرپورٹ جاتے ہوئے تیسرے موڑ پر براؤن کلر کی نئے ماڈل کی کار موجود ہے ۔ اس کار میں سٹون نے کال رسیو کی تھی ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تھری ایس فائر کرنے والے پچھلے موڑ کے بعد نظر نہیں آئے ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" وہ دائیں طرف مڑ کر اب چکر لگا کر ایئرپورٹ کی طرف جا رہے ہیں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ تھینک یو ۔ اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

" یہ کون تھا اور تم نے کب اس سے رابطہ کیا ۔ میرے سامنے تو کوئی بات نہیں ہوئی تمہاری "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مرد ہر بات خواتین کے سامنے کرتے رہیں تو پھر جی لیا انہوں نے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر دی۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے اشارہ تک نہیں کیا تھا ۔ کون ہے یہ سٹون ۔ اور کیسے آپ کو یہ سب کچھ پتہ چلا "...... صفدر نے کہا۔

" یہ لارڈ کا کوئی گروپ ہے ۔ ظاہر ہے جیگر کی موت کا علم اسے ہو گیا اس لئے وہ فوراً انڈر گراؤنڈ ہو گیا ۔ اس کا طیارہ ایئرپورٹ پر موجود ہے ۔ رہائش گاہ پر بھی وہ نہیں ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں چھپ گیا ہے اور اس وقت تک وہ سامنے نہیں آئے گا جب تک ہم ہلاک نہ ہو جائیں اور یہ سٹون گروپ اسی لئے سامنے لایا گیا ہے ۔ اس سٹون گروپ نے اپنے طور پر واقعی انتہائی کامیاب ٹریپ

بچھایا تھا کہ انہوں نے نارمن کی سیکرٹری کے کمرے میں ایس بی او ایلون ہنڈرڈ لگایا ہوا تھا لیکن یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ لگانے والے نے جلدی کی اور اسے کاؤنٹر کی سائیڈ پر اس طرح لگا دیا جیسے سوئچ بورڈ لگایا جاتا ہے ۔ چنانچہ جیسے ہی میں اندر داخل ہوا میں نے اسے چیک کر لیا ۔ یہ اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اس کمرے میں ہونے والی معمولی سی آواز بھی کافی فاصلے پر نشر کر دیتا ہے اور اس کے رسیونگ آلے کی سکرین پر تمام منظر بھی وہ دیکھ سکتے ہیں ۔ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ نارمن نے ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کسی گروپ کو آگے بڑھایا ہے اور اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ نارمن ہی ڈارک فیس کا لارڈ ہے اور لامحالہ اس کا رابطہ اب سٹون سے ہو گا ۔ اس لئے سٹون سے ہم اس کا ٹھکانہ معلوم کر سکتے ہیں اور چونکہ مجھے پہلے سے اس بات کا خدشہ تھا اس لئے میں نے اسے چیک کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ ٹاور پر کام کرنے والے ایک آدمی سے ایک دوسرے آدمی کے ذریعے بات کر لی ۔ اس ٹاور کے ذریعے اس پورے ایریئے میں نہ صرف کاروں کی نقل و حرکت چیک کی جاتی ہے بلکہ ان کے پاس ایسے آلات بھی ہیں کہ وہ کاروں میں ہونے والی گفتگو بھی سن سکتے ہیں چنانچہ اس نے یہ ساری رپورٹ دی ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو مستقل تمہارے ساتھ ہوں ۔ میرے سامنے تو تم نے کوئی بات نہیں کی"...... جولیا ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوئی

تھی۔

"رہائش گاہ میں جب تم سب میک اپ میں مصروف تھے ۔ میں نے فون پر یہ ساری پلاننگ کر لی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب ۔ یہ تھری ایس کیا ہوتا ہے ۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ایک چھوٹا سا کیپسول ہوتا ہے جو کار کی باڈی کے ساتھ چپک جاتا ہے ۔ اس میں سے ریز نکلتی ہیں جو روشنی میں ستاروں کی طرح چمکتی ہیں ۔ اب جب ہماری کار سٹون کے سامنے پہنچے گی تو وہ دور سے ہی چمک دیکھ کر سمجھ جائے گا کہ یہی ہماری کار ہے پھر ایک ہی میزائل ہم سب کے لئے کافی ہو گا"...... عمران نے مزے لے لے کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہوں نے فوری ہم پر حملہ کیوں نہیں کیا ۔ وہ تھری ایس کی جگہ میزائل بھی تو فائر کر سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹرانسپورٹ ٹاور سے وہ کیسے بچ سکتے تھے ۔ ویران جگہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے تاکہ سڑک سے کافی فاصلے سے میزائل فائر کیا جائے ۔ ٹاور کی مشینری صرف سڑک اور اس کے قریبی علاقوں کو ہی چیک کرتی ہے جبکہ موڑ کی وجہ سے کافی فاصلے سے بھی ہم پر میزائل فائر کیا جا سکتا ہے ۔ اور اس طرح وہ ٹاور چیکنگ سے بچ سکتے ہیں"...... عمران جواب دیا۔

"لیکن اب بھی تو ٹاور نے انہیں چیک کیا ہے"...... جولیا نے

کہا۔

" اب تو خصوصی طور پر چیکنگ کی گئی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب ۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس موڑ سے پہلے ہم کار سائیڈ سے اندر لے جا کر روک دیں گے اور پھر پیدل چکر کاٹ کر عقبی طرف سے جا کر اس سٹون کو کور کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہ کام آپ ہمارے ذمے لگا دیں"...... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اور جولیا کار میں بیٹھ کر ہیر رانجھا پڑھیں گے تم مشن مکمل کر لینا"...... عمران نے کہا۔

" کیا پڑھیں گے ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" جس طرح ہر تعلیم کے لئے نصاب ہوتا ہے جسے پڑھ کر امتحان دینا پڑتا ہے اور امتحان میں پاس ہونے پر ڈگری ملتی ہے اسی طرح عاشقی کا بھی نصاب ہوتا ہے جس میں ہیر رانجھا، لیلیٰ مجنوں، سسی پنوں اور اس جیسے بے شمار قصے ہوتے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" میں صفدر کے ساتھ نہیں جاؤں گا"...... یکلخت تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ہاں ۔ اب بہن بھائیوں کی گفتگو پر تو کوئی ڈگری نہیں

ملتی"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے کار کو سائیڈ پر لے جانا شروع کر دیا ۔ سائیڈ ویران تھی اور وہاں جھاڑیاں اور درخت کثرت سے تھے ۔ عمران نے کار آگے لے جا کر درختوں کے ایک جھنڈ کے اندر موڑ دی تو عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں نیچے اترے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ عمران بھی کار سے نیچے اتر آیا تھا کیونکہ اس نے کار کی بڑی لائٹیں بند کرنے کے ساتھ ساتھ کار کی اندرونی لائٹ بھی بند کر دی تھی ۔ اس طرح اندھیرے میں وہ جولیا کے ساتھ کار کے اندر بیٹھنا شائستگی کے خلاف سمجھتا تھا ۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا بھی نیچے اتر آئی۔

" کیا سٹون سے معلوم ہو جائے گا کہ نارمن کہاں ہے" ۔ جولیا نے کہا۔

" سٹون نے بہرحال رپورٹ تو اسے دینی ہو گی اس لئے کوئی نہ کوئی رابطہ تو ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نارمن اپنے آفس میں موجود تھا اسے سٹون کی طرف سے تفصیلی رپورٹ مل چکی تھی کہ کس طرح عمران لارڈ بیکر کے روپ میں آیا اور پھر اس نے کہاں کہاں فون کر کے معلومات حاصل کیں اور اب سٹون نے کس طرح اسے ہلاک کرنے کے لئے ٹریپ بچھایا ہے تو وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح بھی ہلاک ہونے سے نہ بچ سکیں گے اس لئے اب اس نے پوری عمارت کو ہائی الرٹ رکھنا فضول سمجھا اور اٹھ کر سائیڈ روم میں موجود مشین کو آف کر کے اس پر کور ڈال دیا تھا اور پھر اس نے فون پر جیری کو کال کر کے اسے بلیک کافی لانے کا کہہ دیا تھا کیونکہ وہ شراب بے حد کم پیتا تھا البتہ بلیک کافی پینے کا شوقین تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیری نے بلیک کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی اور واپس چلا گیا۔

" اس بار اس دھات کے لئے خاصی پریشانی اٹھانا پڑی ہے لیکن

بہرحال اب اس کی پوری قیمت وصول کی جائے گی"...... نارمن نے کافی سپ کرتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر ابھی اس نے کافی ختم کی ہی تھی کہ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ لارڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے سٹون کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ لارڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔

" لارڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے پرخچے اڑا دیئے گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے سٹون کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ لہجہ فاتحانہ تھا۔

" اوہ۔ گڈ شو۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... نارمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سٹون نے تفصیل بتا دی کہ عمران کی کار پر تھری ایس فائر کر دیا گیا تھا اور پھر یہ کار جیسے ہی موڑ پر پہنچی اس پر میزائل فائر کر دیا گیا اور کار کے پرخچے اڑ گئے۔

" کیا تم نے اطمینان کر لیا تھا کہ اس کار میں وہ سب موجود تھے اور سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور"...... نارمن نے کہا۔

" یس لارڈ۔ ایک عورت اور چار مرد اس کار میں سوار تھے اور یہ پانچوں ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"...... سٹون نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"اوکے ۔ تمہیں اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا ۔ اوور اینڈ آل"...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر کے اس نے جیری کو کال کر لیا۔

تھوڑی دیر بعد جیری آفس میں داخل ہوا۔

"یس سر"...... جیری نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جیری ۔ آج رات میں یہیں رہوں گا ۔ میں نینسی کو یہاں کال کر رہا ہوں ۔ تم نے تمام انتظامات کرنے ہیں"...... نارمن نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی جناب"...... جیری نے جواب دیا۔

"شراب کا کوٹہ موجود ہے یا نہیں"...... نارمن نے پوچھا۔

"موجود ہے جناب ۔ آپ کا بھی اور مادام نینسی جو شراب پیتی ہے وہ بھی موجود ہے"...... جیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ جاؤ اور کھانے وغیرہ کا اچھا انتظام کرو"...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کی گڈی نکال کر جیری کی طرف بڑھا دی۔

"جو خرچ آئے وہ کر لو ۔ باقی تمہارا انعام"...... نارمن نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"شش ۔ شش ۔ شکریہ جناب"...... جیری نے مسرت سے

کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ان شیطانوں کی موت پر مجھے اس قدر خوشی ہو رہی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ پورے گریٹ لینڈ کے ہر آدمی کو دولت سے لاد دوں"...... نارمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وی آئی پی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نینسی سے بات کراؤ ۔ میں نارمن بول رہا ہوں"...... نارمن نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ نینسی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں نینسی"...... نارمن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ ۔ ویسے آج کیسے آپ کو نینسی کی یاد آ گئی ہے ۔ آپ تو مجھے بھول گئے تھے"...... دوسری طرف سے شکایت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم بھولنے کی چیز تو نہیں ہو ۔ بس کاروباری مصروفیت کی وجہ

سے تم سے رابطہ نہیں ہو سکا لیکن آج میں صرف تمہارے لئے خصوصی طور پر ویسٹرن کالونی کی کوٹھی میں موجود ہوں ۔ آجاؤ ۔ میرا وعدہ کہ تمہیں ہر لحاظ سے خوش کر دیا جائے گا"...... نارمن نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ گڈ نیوز ۔ میں ابھی پہنچ رہی ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے "...... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام پر جیری کو کال کر کے اسے نینسی کے بارے میں بتا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد نینسی جب کمرے میں داخل ہوئی تو نارمن بے اختیار اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ۔ تھوڑی دیر تک ان کے درمیان لاڈ بھرے گلے شکوے ہوتے رہے ۔ پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے کہ اچانک نارمن کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح چکرانے لگا۔

" یہ ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ۔ یہ میرا دماغ کیوں گھوم رہا ہے "۔ اچانک نینسی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ میرا بھی سر چکرا رہا ہے ۔ کہیں اس شراب میں تو ۔ اوہ ۔ اوہ "...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے سیاہ پردہ پھیلا دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات اس سیاہ پردے کے نیچے غائب ہو گئے ۔

عمران کی کار ویسٹرن کالونی میں داخل ہوئی تو اس کے سارے ساتھی چوکنا ہو کر سیدھے ہو گئے کیونکہ انہیں یہی بتایا گیا تھا کہ نارمن عرف لارڈ ویسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس اے میں موجود ہے ۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے سٹون پر قابو پا لیا تھا جبکہ اس کے دوسرے ساتھی کو جو میزائل لئے کار ہٹ کرنے سڑک کی طرف رخ کئے کھڑا تھا، ہلاک کر دیا گیا تھا ۔ پھر سٹون کو بے ہوش کر کے واپس وہاں لے آیا گیا جہاں عمران اور جولیا موجود تھے ۔ اس کے بعد عمران نے مخصوص انداز میں تشدد کر کے سٹون سے تفصیلات معلوم کیں تو اسے پتہ چلا کہ سٹون نے مخصوص ٹرانسمیٹر پر لارڈ کو اطلاع دی تھی جس پر عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹرانسمیٹر ٹاور پر موجود رچرڈ سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ وہ سٹون سے ٹرانسمیٹر کال کرا رہا ہے ۔ وہ اپنی مخصوص مشینری کے ذریعے اس کال کا وہ سپاٹ ٹریس

کرے جہاں یہ کال رسیو کی جائے گی اور پھر عمران کے کہنے پر سٹون نے خود لارڈ کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دیا گیا ہے جس پر لارڈ نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور پھر کال ختم ہونے پر عمران کے اشارے پر تنویر نے سٹون کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کر دیا کیونکہ عمران نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگر اس کی مرضی کے مطابق کال کرے گا تو عمران خود اسے زندہ چھوڑ دے گا۔ پھر رچرڈ نے اسے اطلاع دی کہ سٹون نے جو کال کی ہے اسے ویسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس اے میں وصول کیا گیا ہے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کوٹھی نمبر بائیس اے ٹریس کر لی لیکن عمران کار آگے بڑھائے لئے گیا کیونکہ اس کوٹھی کے پھاٹک پر ایک کار موجود تھی اور اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی لمحے پھاٹک کھلا اور کار اندر چلی گئی اور پھاٹک بند ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ جشن منایا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جشن۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس عورت کا اس انداز میں آنا بتا رہا ہے کہ ہماری موت کا جشن منایا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں گی"...... جولیا نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ ہم نے اس نارمن یا لارڈ سے اپنا مال واپس لینا ہے۔ صفدر تم جا کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر عقبی طرف سے اندر جا کر پھاٹک کھول دینا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا پھر سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر کافی دیر بعد پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آیا تو عمران نے کار اسٹارٹ کی اور اسے کوٹھی کے گیٹ کی طرف لے گیا۔ صفدر نے پورا گیٹ کھول دیا تھا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں ان میں سے ایک کار وہی تھی جس میں وہ عورت سوار تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر وہ نیچے اترا تو صفدر پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"عمران صاحب کچن میں ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ جبکہ ایک آفس نما کمرے میں ایک مرد اور کار والی عورت کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں شاید شراب پی رہے تھے۔ شراب اور جام بھی نیچے فرش پر پڑے ہیں"...... صفدر نے اسے اطلاع دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس نما کمرے میں پہنچ گئے۔

"اس عورت اور نارمن کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جاؤ اور رسیاں تلاش کر کے انہیں کرسیوں پر جکڑ دو اور تنویر تم کچن میں

موجود آدمی کو ہلاک کر دو ۔ میں اس دوران اس آفس کی تفصیلی تلاشی لے لوں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر صفدر نے نارمن اور کیپٹن شکیل نے اس عورت کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور کمرے سے باہر نکل گئے ۔ تنویر پہلے ہی باہر جا چکا تھا ۔ جولیا بھی صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ باہر چلی گئی تھی جبکہ عمران نے میز کی درازیں کھول کر ان کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایک خفیہ سیف تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جس میں فائلیں موجود تھیں ۔ ان فائلوں میں ڈارک فیس کے تمام خفیہ دھندوں اور اس کے تمام گروپس کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں ۔ اس طرح یہ بات بھی کنفرم ہو گئی کہ نارمن ہی ڈارک فیس کا چیف لارڈ ہے ۔ عمران نے فائلیں ایک طرف رکھیں اور پھر اس آفس سے باہر آ گیا ۔ ایک بڑے کمرے میں نارمن اور اس عورت کو کرسیوں پر رسیوں سے جکڑ دیا گیا تھا ۔ وہاں جولیا اور کیپٹن شکیل موجود تھے ۔

"پانی لا کر ان کے حلق میں ڈالو کیپٹن شکیل"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

"تلاشی سے کچھ پتہ چلا"...... جولیا نے پوچھا ۔

"ہاں یہ عمارت ہی ڈارک فیس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یہ نارمن ہی دراصل ڈارک فیس کا چیف ہے ۔ اس کا نام لارڈ ہے اور یہ ڈارک

فیس منشیات اور اسلحے کی بڑے پیمانے پر سمگلنگ کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر قسم کے چھوٹے بڑے جرائم میں ملوث رہتی ہے ۔ اس کے دس کے قریب سیکشنز ہیں جن میں دو سیکشنز باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹوں کے ہیں ۔ ان کے ذریعے وہ مشن مکمل کئے جاتے ہیں جو ان کے بغیر نہیں ہو سکتے ۔ ان میں سے ایک سیکشن کا انچارج جیگر تھا جبکہ دوسرے کا سٹون ۔ اس کے علاوہ انتہائی قیمتی دھاتوں اور سائنسی فارمولوں کی خرید و فروخت کا دھندہ بھی کیا جاتا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"بڑے ہاتھ پیر پھیلائے ہوئے ہیں ان لوگوں نے"...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جگ تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا ۔ پھر جولیا نے اٹھ کر اس عورت کے جبڑے دونوں ہاتھوں سے بھینچ کر اس کا منہ کھولا تو کیپٹن شکیل نے جگ میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا ۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جگ ہٹا دیا اور جولیا نے اس عورت کے جبڑوں سے ہاتھ ہٹا لئے ۔

"یہ جگ لیں ۔ میں اس آدمی کا منہ کھولتا ہوں ۔ آپ اس کے حلق میں پانی ڈالیں"...... کیپٹن شکیل نے جگ جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور پھر ان دونوں نے ہوش میں آتے

ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ تم یہاں کیسے آگئے ۔ یہ سب کیا ہے"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس عورت کا چہرہ خوف سے بگڑ سا گیا تھا۔

"تمہارا نام نارمن عرف لارڈ ہے اور تم ڈارک فیس کے چیف ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام نارمن ہے لارڈ نہیں اور میں بزنس مین ہوں ۔ تم کون ہو"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم وہی ہیں جن کے سٹون نے میزائل مار کر پرخچے اڑا دیئے تھے میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو نارمن کی آنکھوں میں حیرت اور خوف پھیلتا چلا گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ یہاں کے بارے میں تو سٹون کو بھی معلوم نہیں تھا"۔ نارمن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی اور جب عمران نے اسے اس جگہ کو ٹریس کرنے کی تفصیل بتائی تو نارمن کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"ویری ۔ ویری بیڈ ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... نارمن نے کہا۔

"میں نے تمہارے آفس کی تلاشی لی اور مجھے وہ تمام فائلیں مل

گئی ہیں جو تم نے ڈارک فیس کے سلسلے میں تیار کر رکھی ہیں ۔ میں یہ فائلیں گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کے حوالے کروں گا اور نتیجہ یہ کہ تمہارا مکمل سیٹ اپ ہر لحاظ سے ختم کر دیا جائے گا"۔ عمران نے سرد اور انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو"...... نارمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ دھات کا کیپسول ہمارے حوالے کر دو تو ہم تمہیں اور تمہاری فائلیں سب کچھ بھول جائیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے منظور ہے لیکن وہ میرے قبضے میں نہیں ہے تمہارے خوف کی وجہ سے میں نے اسے ایک خاص مقام پر پہنچا دیا تھا ۔ اب مجھے وہاں سے منگوانا پڑے گا"...... نارمن نے کہا۔

"کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بحر الکاہل کے بلیک وے پر واقع ایک جزیرے پر ہے"۔ نارمن ۔نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اس بلیک وے کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا ۔ یہ بحر الکاہل کا ایک خاص علاقہ تھا جہاں چار پانچ جزیرے ایک ترتیب میں تھے لیکن یہاں چونکہ پانی کے اندر چٹانوں کی کثرت تھی اس لئے اس پورے علاقے کو بین الاقوامی طور پر سفر کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ چٹانوں سے ٹکرا کر بے شمار لانچیں اور بحری جہاز تباہ ہو چکے تھے ۔ اسی وجہ سے اسے بلیک وے کہا جاتا تھا۔

"کون سے جزیرے پر"...... عمران نے پوچھا۔

"جزیرے کا نام فراگو ہے۔ وہاں میرا خاص آدمی ہے ٹریگ وہ اس بلیک وے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ہماری سمگلنگ کا تمام تر انحصار اس بلیک وے پر ہی منحصر ہے کیونکہ وہاں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا۔ صرف ہماری مخصوص لانچیں ہی وہاں صحیح سلامت انداز میں آ جا سکتی ہیں۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ اس دھات کے پیچھے سپر پاورز پاگل ہو سکتی ہیں اور میں مجبور بھی ہو سکتا ہوں اس لئے میں نے اسے وہاں بھجوا دیا تھا۔ اب یہ فراگو جزیرے پر ٹریگ کی تحویل میں ہے"...... نارمن نے کہا اور اس کے لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تم اسے واپس کیسے منگوا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں ٹریگ کو فون کر دوں گا تو وہ اسے واپس بھیج دے گا۔ وہ میرا ماتحت ہے"...... نارمن نے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"لیکن میں کیوں اسے فون کروں۔ مجھے کیا ملے گا"...... نارمن نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"مجھے رقم چاہئے۔ ساری نہ سہی آدھی سہی اور یہ سن لو اگر میں نہ چاہوں تو یہ دھات کسی صورت تم واپس نہیں لا سکتے اور تم وہاں جا

بھی نہیں سکتے"...... نارمن نے کہا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"تم اسے فون کرو گے تو وہ کیسے اسے واپس بھیجے گا"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے لانچ پر وہ اسے مارکوکس پہنچائے گا اور مارکوکس سے فلائٹ کے ذریعے وہ گریٹ لینڈ پہنچ جائے گا"...... نارمن نے کہا۔

"وہاں ہیلی کاپٹر بھی تو آ جا سکتا ہے۔ اسے تو پانی کے اندر موجود چٹانیں کچھ نہیں کہہ سکتیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ ہی نہیں سکتا کیونکہ پورے بلیک وے اور ہر جزیرے پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں اور پھر میرا سٹینڈنگ آرڈر ہے کہ کوئی بھی ہیلی کاپٹر آئے تو اسے فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے کیونکہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہمارے دشمن بھی وہاں پہنچ سکتے ہیں جبکہ لانچ کے ذریعے وہ وہاں نہیں پہنچ سکتے اور جہاز چونکہ کسی جزیرے پر اتر ہی نہیں سکتا اس لئے جہازوں سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ٹریگ کو فون کرو اور اسے کہو کہ وہ دھات کا کیپسول واپس بھجوا دے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ پہلے مجھے رقم دو اور یہ سن لو کہ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک تمہیں یہ دھات نہیں مل سکے گی"...... نارمن نے کہا۔

"کتنی رقم چاہئے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک کروڑ ڈالرز۔ یہ آدھی رقم ہے ورنہ اب میری بات روسیاہ سے ہو رہی تھی اور وہ دو کروڑ ڈالرز دینے کو تیار تھے"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی بھاری رقم فوری طور تو ادا نہیں کی جا سکتی۔ البتہ گارینٹڈ چیک دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس بنک کا"...... نارمن نے چونک کر پوچھا۔

"بنک آف گریٹ لینڈ کا"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے منظور ہے"...... نارمن نے جلدی سے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ اسے کھول کر اس پر لکھا اور پھر دستخط کر کے اس نے ایک چیک علیحدہ کیا اور چیک بک واپس جیب میں ڈال کر اس نے چیک کو نارمن کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کھول دو۔ میں دھات کا کیپسول منگوا دیتا ہوں"...... نارمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جب تک کنفرم نہیں کرو گے نہ تمہیں یہ چیک مل سکتا ہے اور نہ ہی تمہاری رسیاں کھولی جا سکتی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کیسے واپس منگوالوں۔ تم میرے ساتھ یہاں کوئی بھی سلوک کر سکتے ہو"...... نارمن نے کہا۔

"میں نے منگوانے کی بات تو نہیں کی۔ صرف کنفرمیشن کی بات کی ہے۔ تم کنفرم کرا دو کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ درست ہے۔ اس کے بعد ہمارا تمہارا معاہدہ ہو جائے گا۔ پھر ہم تمہارے مہمان ہوں گے اور چیک تمہاری تحویل میں ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لاؤ فون۔ میں تمہیں کنفرم کرا دیتا ہوں"۔ نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ نمبر بتانے شروع کر دیئے۔

"یہ تو سٹلائٹ نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں سپیشل سٹلائٹ نمبر ہے۔ جسے کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جا سکتا"...... نارمن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اس نے خود ہی نارمن کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ ٹرگیک بول رہا ہوں"...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... نارمن نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کون لارڈ۔ سوری۔ میں کسی لارڈ کو نہیں جانتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹرگیک کی یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے

کہ وہ مجھے اس طرح جواب دے"...... نارمن نے لاشعوری انداز
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ بڑی واضح تھی ۔ عمران
خاموش کھڑا تھا ۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔
پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس پریشانی میں مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا
کہ میں نے تو اس ٹریگ سے خود ہی کوڈ مقرر کیا ہوا تھا ۔ اوہ دوبارہ
نمبر ملاؤ اور میری بات کراؤ"...... نارمن نے کہا تو عمران نے ایک
بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے آخر میں اس نے ایک بار پھر
لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور رسیور ایک بار پھر اس نے نارمن کے
کان سے لگا دیا۔

" ٹریگ بول رہا ہوں"...... وہی چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی
دی۔

" لارڈ جیفرے بول رہا ہوں"...... اس بار نارمن نے چیخ کر کہا ۔
لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

" کوڈ تو ٹھیک ہے لیکن"...... دوسری طرف سے الجھے ہوئے لہجے
میں کہا گیا۔

" میں نے تم سے خود یہ کوڈ طے کیا تھا ۔ پہلے بھی میں نے ہی
فون کیا تھا لیکن میں خود ہی کوڈ بولنا بھول گیا"...... لارڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ فرمائیے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ دھات کا کیپسول جزیرے کے سپیشل سیف میں محفوظ ہے یا

نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

" ہاں محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں نے ایک پارٹی سے سودا کر لیا ہے ۔ جب میں تمہیں حکم
دوں تو تم نے یہ کیپسول خصوصی لانچ پر فراگو سے مارکوکس بھجوا
دینا ۔ وہاں سے وہ مجھ تک پہنچ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

" سوری لارڈ ۔ اب چونکہ معاملات مشکوک ہو چکے ہیں اس لئے
اب یہ کیپسول آپ کو نہیں مل سکتا"...... ٹریگ نے صاف جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے ایسی
بات کرو"...... نارمن نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ نے خود مجھے بتایا تھا
کہ پاکیشیائی ایجنٹ آسانی سے کسی کی بھی آواز اور لہجے کی نقل کر
لیتے ہیں اس لئے آپ نے خود مجھ سے کوڈ طے کئے تھے اور اب آپ
نے خود ہی کوڈ کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے اب آپ مشکوک ہو
چکے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ آپ خود بولنے کی بجائے وہ ایجنٹ بول رہا
ہو اور میں کیپسول واپس بھجوا دوں اس لئے سوری ۔ جب تک میں
کنفرم نہ ہو جاؤں تب تک یہ کیپسول آپ کو نہیں مل سکتا"۔ ٹریگ
نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں خود آ رہا ہوں"...... نارمن نے تیز لہجے میں
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست ہے۔ تم لارڈ نہیں ہو۔ وہی ایجنٹ بول رہے ہو۔ لارڈ نے ازخود قانون بنایا تھا کہ وہ بلیک وے پر خود کبھی نہیں آئے گا اور میں یہاں کا کنگ ہوں گا اور رہوں گا۔ سوری۔ اب جو بھی بلیک وے پر آئے گا وہ چاہے لارڈ ہی کیوں نہ ہو موت اس کا مقدر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ۔ یہ احمق۔ جاہل۔ نانسنس۔ اسے کیا ہو گیا ہے نانسنس۔ اگر میں قانون بنا سکتا ہوں تو میں یہ قانون توڑ بھی سکتا ہوں۔ دوبارہ میری بات کراؤ اس سے"...... نارمن نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری نارمن۔ تمہارا کھیل واقعی ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ ٹریگ تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کرے گا اور اس سے اب کیپسول ہمیں خود واپس لانا ہو گا۔ کیپٹن شکیل ان دونوں کو آف کر دو"۔ عمران نے نارمن سے بات کرتے کرتے گردن موڑ کر کیپٹن شکیل سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران دروازے تک پہنچتا اسے اپنے عقب میں تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی نارمن اور اس عورت کے چیخنے کی آوازیں بھی سنائی دیں لیکن عمران بغیر مڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔

ٹریگ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ اس نے جس انداز میں لارڈ کو جواب دیا تھا اس کے بعد اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس سے کوئی حماقت ہو گئی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ اگر دوسری طرف سے بولنے والا واقعی لارڈ ہے تو اس کی اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں شدید خطرے میں پڑ چکی ہیں کیونکہ وہ لارڈ کے بارے میں کافی تفصیل سے جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ لارڈ اگر چاہے تو بلیک وے کے تمام جزیروں کو بھی میزائلوں سے اڑا سکتا ہے اور لارڈ تھا بھی ایسا ہی آدمی۔ وہ اپنے دشمنوں کو تو ایک طرف معمولی سی مخالفت کرنے والوں کو بھی وہ انتہائی عبرتناک سزا دیا کرتا تھا اور جہاں تک ٹریگ کا تعلق تھا وہ تو ایک عام سا اسمگلر تھا اور ایک بار اس کا ٹکراؤ نیوی والوں سے ہو گیا اور نیوی والوں نے

اس کی لانچ کو سمندر کے اندر میزائلوں سے تباہ کر دیا اور ٹرگیگ جان بچا کر تیرتا ہوا قریبی ٹاپو پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن وہاں نہ پانی تھا اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز اس لئے وہ وہاں بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑتا ہوا بے ہوش ہو گیا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو لارڈ کے سامنے موجود پایا۔ لارڈ نے اسے بتایا کہ اس کا سمندری جہاز اس ٹاپو پر کسی تکنیکی خرابی کو دور کرنے کے لئے رکا ہوا تھا اور ٹرگیگ وہاں جاں بلب حالت میں پڑا تھا اور لارڈ اسے وہاں سے اٹھا لایا تھا اور پھر اس نے اسے اپنا باڈی گارڈ بنا لیا اور کافی طویل عرصے تک وہ لارڈ کے باڈی گارڈ کے فرائض سرانجام دیتا رہا اور اس نے کئی بار لارڈ کو اس کے دشمنوں سے اپنی جان پر کھیل کر بچایا تھا جس پر لارڈ نے خوش ہو کر اسے بلیک وے کا کنگ بنا دیا تھا اور ساتھ ہی خود اس نے قانون بنا دیا تھا کہ وہ کبھی بلیک وے پر نہیں آئے گا تا کہ ٹرگیگ کے ساتھی ٹرگیگ کو ہی اس سارے علاقے کا کنگ سمجھتے رہیں اور گزشتہ چار سالوں سے ٹرگیگ ہی اس سارے علاقے کا کنگ بنا ہوا تھا۔ یہاں اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون تھا۔ اس سارے علاقے پر اس کی بلا شرکت غیرے حکومت تھی اور اس لارڈ کی جس نے اس کی نہ صرف زندگی بچائی تھی اور اسے بلیک وے کا کنگ بنا دیا تھا آج ٹرگیگ نے اسی لارڈ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں خود بھی تو لارڈ کے بارے میں تصدیق کر سکتا

ہوں"...... اچانک ایک خیال کے آتے ہی ٹرگیگ نے چونک کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود فون کی طرف مڑا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے دو نمبر پریس کئے تو بڑے سے فون سیٹ کے اوپر والے حصے میں ایک سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر دس بارہ نمبرز کی قطار نظر آنے لگ گئی۔ یہ اس فون کے نمبرز تھے جہاں سے لارڈ نے اسے یہاں کال کی تھی۔ ٹرگیگ چونکہ طویل عرصے تک لارڈ کا باڈی گارڈ رہا تھا اس لئے اسے لارڈ کے تمام ٹھکانوں اور وہاں کے فون نمبر کا بھی علم تھا۔ وہ چند لمحے غور سے اس نمبر کو دیکھتا رہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو لارڈ انڈر گراؤنڈ تھا۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا شک جائز تھا"...... ٹرگیگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے تیزی سے وہی نمبرز پریس کرنے شروع کر دیئے جو سکرین پر نظر آ رہے تھے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"کیا مطلب۔ اگر لارڈ وہاں سے چلا گیا ہے تو جیری تو وہاں موجود ہو گا۔ پھر وہ کیوں فون اٹنڈ نہیں کر رہا"...... ٹرگیگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پال بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹریگ بول رہا ہوں بلیک وے سے"...... ٹریگ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم نے مجھے کیسے فون کر لیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک کام پڑ گیا ہے تم سے"...... ٹریگ نے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو میں خوش قسمت ہوں کہ کنگ آف بلیک وے کو مجھ سے کام پڑ گیا ہے۔ حکم کرو"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو ٹریگ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... ٹریگ نے کہا اور ساتھ ہی پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ نوٹ کر لیا ہے"...... پال نے کہا۔

"یہاں ایک آدمی جیری موجود ہوتا ہے۔ وہ فون اٹنڈ نہیں کر رہا تم جا کر اس سے پوچھو کہ وہ کیوں فون اٹنڈ نہیں کر رہا"...... ٹریگ نے کہا۔

"یہ جیری وہی تو نہیں جو نارمن کمپنی کے جنرل مینجر نارمن کا ملازم ہے"...... پال نے کہا۔

"ہاں وہی ہے۔ تم کیسے جانتے ہو اسے"...... ٹریگ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا ایک کزن اس کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر رہا ہے۔ میں وہاں جب بھی جاتا تھا تو یہ جیری وہاں موجود ہوتا تھا۔ میرے کزن نے بتایا تھا کہ یہ جنرل مینجر نارمن کا ذاتی ملازم ہے اور یہ میں نے اس

لئے پوچھا ہے کہ جس کالونی کا پتہ تم نے بتایا ہے اس میں بھی کئی بار میں نے اسے آتے جاتے دیکھا ہے"...... پال نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے اور یہ کوٹھی بھی نارمن کی ہے اور وہ وہاں کبھی کبھار آتا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"اوکے۔ میں خود جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... پال نے کہا۔

"بلیک وے سے۔ میرا نمبر نوٹ کر لو"...... ٹریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا نمبر بتا دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹریگ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"پال بول رہا ہوں ٹریگ"...... دوسری طرف سے پال کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ یہ تمہارے لہجے کو کیا ہوا ہے"...... ٹریگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹریگ۔ غضب ہو گیا ہے۔ اس کوٹھی میں جیری کے ساتھ ساتھ نارمن اور ایک عورت کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو"...... نارمن کی لاش۔ کیا تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔ کہیں نشے میں آؤٹ تو نہیں ہو گئے"...... ٹریگ نے چیختے

ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ نارمن ہی اصل لارڈ ہے۔ وہ جب
لارڈ بن کر بات کرتا ہے تو اپنی آواز اور لہجہ بدل لیتا ہے۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں اپنے ایک آدمی کے ساتھ خود
اس کوٹھی پر گیا۔ اندر خاموشی طاری تھی۔ پھاٹک بھی اندر سے بند
نہیں تھا۔ جب میں اندر گیا تو وہاں ایک کمرے میں کرسیوں پر
رسیوں سے بندھی ہوئی دو لاشیں موجود تھیں۔ ایک لاش نارمن کی
تھی۔ اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں اور دوسری لاش ایک
نوجوان عورت کی تھی اور جیری کی لاش کچن میں پڑی ہوئی تھی۔
اسے شاید پہلے بے ہوش کیا گیا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں
اسے گولی ماری گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک آفس کے انداز
میں سجا ہوا کمرہ بھی ہے لیکن اس کمرے کی حالت بتا رہی ہے کہ اس
کی مکمل تلاشی لی گئی ہے"...... پال نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے
میں کہا۔

" کیا تم نارمن کو پہچانتے ہو"...... ٹریگ نے پوچھا۔

" ہاں۔ اچھی طرح۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ میں اس کے
آفس میں بے شمار بار گیا ہوا ہوں"...... پال نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا تم نے معلومات کی ہیں کہ یہ سب کس
نے کیا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

" نہیں۔ میں تو فوراً واپس آ گیا۔ اب اگر تم کہو تو میں پولیس کو

گمنام کال کر کے اطلاع دے دوں"...... پال نے کہا۔

" پولیس کو بھی اطلاع کر دو لیکن ساتھ ساتھ خود بھی وہاں سے
معلومات حاصل کرو کہ اس کارروائی کے بعد وہاں سے کون کون نکلا
ہے۔ میں اس کا تمہیں معقول معاوضہ دوں گا"...... ٹریگ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دو گھنٹوں بعد فون کروں گا"...... پال
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹریگ نے ڈھیلے
ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

" ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست تھا۔
پاکیشیائی ایجنٹوں نے لارڈ پر قابو پا رکھا تھا۔ ویری بیڈ"...... ٹریگ
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال کے آتے
ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے
تاثرات ابھر آئے کیونکہ لارڈ کی ہلاکت کے بعد ایک لحاظ سے بلیک
وے کے ذریعے ہونے والی اسلحہ اور ڈرگ کی تمام سمگلنگ کا مالک
وہ خود بن گیا تھا۔ اب اسے رقومات لارڈ کو نہ بھجوانی پڑیں گی بلکہ وہ
یہ رقومات جو کروڑوں ڈالرز میں ہوتی تھیں اس کے ذاتی اکاؤنٹ
میں جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ دھات کا کیپسول جس کے لئے
یہ سارا چکر چل رہا تھا وہ بھی اب اس کی ذاتی ملکیت بن چکا تھا اور
اسے لارڈ نے خود بتایا تھا کہ اس کی قیمت کروڑوں ڈالرز میں ہے۔
اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ اب وہ خاصے طویل عرصے
تک اسے فروخت نہیں کرے گا۔ جب ہر طرف سے امن ہو جائے گا

تو پھر وہ اسے کسی بھی حکومت کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔ بلیک وے پر موجود پانچ جزیرے اب اس کی ذاتی ملکیت بن چکے تھے۔ ان جزیروں پر موجود اسلحہ اور ڈرگ کے بڑے بڑے سٹورز بھی اب اس کی ذاتی ملکیت تھے اور ان جزیروں پر موجود افراد بھی اب اس کے ماتحت بن گئے تھے۔ وہ اسی طرح کی باتیں سوچتا رہا کہ دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ٹریگ بول رہا ہوں"...... ٹریگ نے کہا۔

"پال بول رہا ہوں ٹریگ"...... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کچھ معلوم ہوا"...... ٹریگ نے کہا۔

"ہاں پولیس کو میں نے اطلاع کر دی۔ پھر پولیس نے وہاں انکوائری کی۔ میں نے پولیس آفس سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہاں کے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس کوٹھی سے ایک عورت اور چار مرد نکلے اور پھر وہ کچھ فاصلے پر موجود ایک سیاہ رنگ کی کار میں سوار ہو کر چلے گئے۔ اس آدمی نے اس عورت اور چار مردوں کے حلیئے بھی پولیس کو بتائے ہیں"...... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ایجنٹ ہیں اس لئے آسانی سے حلیئے بدل سکتے ہیں اس لئے حلیوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ

جائے گا۔ گڈ بائی"...... ٹریگ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارٹی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹریگ بول رہا ہوں مارٹی"...... ٹریگ نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سنو مارٹی۔ لارڈ کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب بلیک وے کا کنگ میں ہوں۔ میں تمہیں مارکوکس کا مکمل انچارج بنا رہا ہوں۔ کیا تم خوش ہو"...... ٹریگ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ آپ نے تو مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی بخش دی ہے۔ میں حلف دیتا ہوں باس کہ ہمیشہ آپ کی تابعداری کروں گا"...... مارٹی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ مارکوکس خاصا بڑا شہر تھا اور پھر اس کی بندر گاہ تو انتہائی معروف تھی اور اس بندرگاہ سے سمگلنگ ہمیشہ سے اپنے عروج پر رہی تھی۔ اس شہر اور بندرگاہ کا انچارج بن جانے کا مطلب تھا کہ یہاں موجود بے شمار کلبوں اور جرائم پیشہ تنظیموں کا سربراہ بن جانا کیونکہ یہ سب کلب اور تنظیمیں ڈارک فیس کے تحت تھیں اور انہیں ٹریگ ہی کنٹرول کرتا تھا۔ مارٹی بندرگاہ پر واقع ایک کلب کا صرف منیجر تھا لیکن اب باقی تمام کلبوں اور بے شمار افراد کا بھی انچارج بنا

دیا گیا تھا اس لئے وہ اس طرح خوش ہو رہا تھا۔ جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت میسر آ گئی ہو۔

"مار کوکس میں سب کو اطلاع دے دو کہ اب تم مار کوکس کے انچارج ہو اور یہ بھی بتا دو کہ اب سب کا کنگ میں ہوں"۔ ٹریگ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب میرے احکامات غور سے سن لو۔ اگر تم نے ان احکامات پر عمل درآمد میں معمولی سی کوتاہی بھی برتی تو تمہاری لاش بھی عبرتناک حالت میں پہنچا دی جائے گی"...... ٹریگ نے کہا۔

"آپ حکم دیں باس۔ آپ کو کبھی شکایت نہیں ہو گی"۔ مارٹی نے کہا۔

"ایک عورت اور چار مرد جن کا اصل تعلق ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے ہے فراگو آنے کے لئے لامحالہ مار کوکس سے لانچ حاصل کریں گے۔ تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"فراگو جانے کے لئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ یہاں سے انہیں بلیک وے کے لئے کیسے لانچ مل سکتی ہے۔ بلیک وے پر تو صرف مخصوص لانچیں ہی سفر کر سکتی ہیں"...... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بے حد تربیت یافتہ تیز اور شاطر لوگ ہیں اس لئے خصوصی لانچوں کو تم مار کوکس سے نکال کر پہلے جزیرے رو بن بھجوا دو اور ان

لوگوں کا خاتمہ تم نے کرنا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"لیکن باس۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر پر وہاں گئے تو پھر"...... مارٹی نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر یہاں نہیں پہنچ سکتا۔ اس بات کو چھوڑو۔ جو میں نے کہا ہے وہ کرو"...... ٹریگ نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"رو بن جزیرے کے انچارج جیفرے کو میں حکم دے دوں گا۔ تم نے مار کوکس کا خیال رکھنا ہے"...... ٹریگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکال کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور اسے منہ سے لگایا۔ شراب پینے کے بعد اس نے بوتل ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں پھینکی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو بٹن دبتے ہی دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز کی بجائے تیز سیٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر سیٹی کی آواز آہستہ آہستہ ہوتے ہوئے ختم ہو گئی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹریگ بول رہا ہوں"...... ٹریگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بلیک وے پر ریڈ الرٹ کر دو۔ تمام جزیروں کے انچارجوں کو

اطلاع دے دو کہ ڈارک فیس کا چیف لارڈ ہلاک ہو چکا ہے اور اب بلیک وے کا کنگ میں ہوں ۔ اس کے ساتھ ساتھ مزید خصوصی احکامات بھی سن لو"...... ٹریگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس کنگ"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایشیائی ایجنٹ بلیک وے پر سفر کر کے فراگو پہنچنے کی کوشش کریں گے ۔ ان کا فوری خاتمہ کرنا ہے ۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... ٹریگ نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تمام جزیروں اور ٹاپوؤں پر موجود اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کو چیک کراؤ اور انہیں ہر لمحے آن رکھو۔ کسی بھی ہیلی کاپٹر کو چاہے وہ کتنی ہی بلندی پر کیوں نہ ہو کسی صورت صحیح سلامت فراگو تک نہیں پہنچنا چاہئے"...... ٹریگ نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل برداشت ہو گی"...... ٹریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب اس کے نقطہ نظر سے ایشیائی ایجنٹ کسی بھی صورت میں اس تک زندہ اور صحیح سلامت نہ پہنچ سکتے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ کے دارالحکومت سے اس کی آخری بندرگاہ مارکوکس پہنچ چکا تھا ۔ مارکوکس خاصا بڑا شہر تھا اس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا ۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے آج دوسرا دن تھا اور یہاں آنے کے بعد عمران اپنے طور پر کام کرتا رہا تھا جبکہ اس کے ساتھی صرف کمروں میں آرام کرتے رہے تھے ۔ اس وقت وہ سب عمران کے کمرے میں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے یقیناً بلیک وے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے پہلے سے کافی معلومات ہیں ۔ بلیک وے دنیا کا سب سے خطرناک راستہ ہے ۔ یہاں سمندر کی سطح کے نیچے بے شمار چٹانیں موجود ہیں جن کی وجہ سے اس راستے پر سفر کرنا کسی بھی لانچ، اسٹیمر

یا جہاز کے لئے ناممکن ہے اس لئے اس راستے کو بین الاقوامی طور پر ہر قسم کی سمندری ٹریفک کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں ہیلی کاپٹر پر جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اس تمام راستے کے جزیروں اور ٹاپوؤں پر ایسی جدید آٹومیٹک کمپیوٹرائزڈ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں کہ ہیلی کاپٹر سب سے آخری بلندی کی حد پر بھی اگر پرواز کرے تو ان سے بچ کر نہیں جا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جہاز تو جزیرے پر اتر نہ سکے گا پھر"...... صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم پیراشوٹوں سے اتر جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ غیر آباد جزیرے نہیں ہیں یہاں سب جزیروں پر جرائم پیشہ افراد موجود ہیں اس لئے ہمیں نیچے پہنچنے سے پہلے ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے کیا بندوبست کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے تو کوشش کی ہے کہ یہاں کوئی نکاح خواں مل جائے لیکن یہاں تو سرے سے شادی کا رواج ہی متروک ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ میں بحیثیت ڈپٹی چیف تمہاری سربراہی موقوف کر کے تنویر کو اس مشن کا لیڈر بنا دوں

گی"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ تم نے لیڈر کہا ہے۔ کچھ اور نہیں کہہ دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیانی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیرم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ بلیک وے پر ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے اور مارکوکس میں موجود خصوصی لانچیں جو بلیک وے پر سفر کر سکتی تھیں انہیں یہاں سے بلیک وے کے کسی جزیرے پر پہنچا دیا گیا ہے اس لئے اب یہاں ایسی کوئی لانچ موجود نہیں ہے جو بلیک وے پر سفر کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس نے یہ سب کچھ بتایا ہے تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ یہاں مارکوکس میں ریڈ کلب کا مینیجر مارٹی بلیک وے کے کنگ ٹریگ کا خاص آدمی ہے اور وہ میرا بہت اچھا

دوست بھی ہے ۔ میں نے اسے فون کیا تھا اس نے مجھے بتایا کہ اب
وہ پورے مارکوکس کا انچارج بن چکا ہے اور پھر اس نے مجھے یہ سب
کچھ بتایا جو میں نے آپ کو بتایا ہے"...... جیرم نے کہا۔
"پھر تو ہیلی کاپٹر پر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہیلی کاپٹر کو وہاں آٹو میٹک اینٹی ایئر کرافٹ گنوں سے فضا میں
ہی تباہ کر دیا جاتا ہے اور بقول مارٹی فوج کے دس ہیلی کاپٹر اس طرح
فضا میں اڑا دیئے گئے ہیں اور مارٹی نے اعلیٰ حکام کو بھاری رقومات
دے کر معاملات کو دبوا دیا تھا"...... جیرم نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"لوکے ۔ کیا یہاں کوئی ایسا آدمی مل سکتا ہے جو اس بلیک وے
پر گائیڈ بن سکتا ہو اور جس کا کوئی تعلق مارٹی یا اس کے کنگ سے نہ
ہو"...... عمران نے کہا۔
"اس کے لئے مجھے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی مسٹر
مائیکل"...... جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ آپ معلومات حاصل کریں ۔ آپ کو ڈبل معاوضہ
ادا کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"شکریہ ۔ میں ایک گھنٹہ مزید لوں گا"...... دوسری طرف سے
مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے گائیڈ طلب کیا ہے عمران صاحب ۔ اس کا مطلب ہے

کہ آپ کسی بھی ذریعے سے وہاں جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں"۔ صفدر
نے کہا۔
"وہاں ریڈ الرٹ کا ہونا اور پھر خصوصی لانچوں کو ماکوکس بندر
گاہ سے ہٹا لینے کا مطلب ہے کہ نارمن یا لارڈ کی موت کی اطلاع اس
ٹرگیک تک پہنچ چکی ہے اور ٹرگیک کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم اب اس
دھات کے کیپسول کو واپس لینے کے لئے اس پر حملہ کریں گے اس
لئے اس نے یہ سارے انتظامات کئے ہیں لیکن ہم وہاں دوسرے انداز
میں پہنچیں گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کس انداز میں"...... صفدر نے پوچھا۔
"بلیک وے کے اس کنارے پر مارکوکس ہے تو دوسرے
کنارے پر ایک بڑا جزیرہ رساڈوگا ہے ۔ چونکہ گریٹ لینڈ سے صرف
مارکوکس کا تعلق بنتا ہے اس لئے ٹرگیک اور اس کے گروپ کی تمام
تر توجہ اس مارکوکس پر مبذول ہے جبکہ ہم مارکوکس سے ہوائی جہاز
کے ذریعے رساڈوگا پہنچ جائیں اور پھر وہاں سے بلیک وے میں داخل
ہوں تو یقیناً ٹرگیک کو اس کا اندازہ نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"ویری گڈ عمران صاحب ۔ آپ نے واقعی بہترین حل تلاش کر لیا
ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا ۔ ابھی وہ باتیں کر ہی
رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس
کے ساتھ ہی دو آدمی جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں دوڑتے
ہوئے اندر داخل ہوئے۔

" خبردار ۔ ہاتھ اٹھا دو "...... ان میں سے ایک آدمی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی کر لی ۔ دوسرے آدمی نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا اور تیزی سے سائیڈ پر ہو کر اس نے بھی پوزیشن سنبھال لی ۔ عمران نے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے تھے اس لئے اس کے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا ۔

" اے لڑکی ۔ تم اٹھ کر ایک طرف ہٹ جاؤ ورنہ ہم تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی گولیوں سے اڑا دیں گے "...... پہلے آدمی نے چیخ کر کہا ۔

" اور اگر میں ہٹ جاؤں تو پھر کیا کرو گے "...... جولیا نے وہیں بیٹھے بیٹھے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ان کو گولیوں سے اڑا کر ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے ۔ اس طرح تم زندہ رہ جاؤ گی "...... اس آدمی نے جواب دیا ۔

" تمہاری یہ جرأت کہ تم نے مجھ پر ایسی نگاہیں ڈالیں "...... جولیا نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کچھ سمجھتا ۔ جولیا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر اپنے ساتھی سے جا ٹکرایا ۔ اسی لمحے تنویر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں جو ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے تھے گولیاں کھا کر بری طرح تڑپنے لگے جبکہ تنویر نے ایک کے سینے پر پیر رکھ دیا ۔

" بولو کس نے بھیجا ہے تمہیں ۔ بولو ۔ تنویر نے پیر کو جھٹکا دیتے

ہوئے غرا کر کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ مارٹی ۔ مارٹی نے "...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی جبکہ دوسرا آدمی پہلے ہی ختم ہو چکا تھا اور عمران صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں ویسے ہی کرسیوں پر بیٹھے رہے تھے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے خوامخواہ ہاتھ اٹھا دیئے ورنہ ان کو اندر داخل ہوتے ہی کور کیا جا سکتا تھا "...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ان کے اندر آنے کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ ہمیں فوری گولیاں نہیں مارنا چاہتے ۔ دوسری بات یہ کہ ان کا انداز عام غنڈوں جیسا تھا اس لئے میں جاننا چاہتا تھا کہ اس کا پس منظر کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ نہ صرف جولیا بلکہ تنویر نے بھی اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اس مارٹی کو ہمارے بارے میں کیسے علم ہو گیا "...... جولیا نے کہا ۔

" میرا خیال ہے کہ جیرم اور ہمارے درمیان ہونے والی کال ٹریس کر لی گئی ہے ۔ اب بہرحال اس مارٹی سے ملنا ضروری ہو گیا ہے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے ۔

مارٹی اپنے کلب کے آفس میں موجود تھا۔اس نے مارکو کس میں موجود تمام نیٹ ورک کو ایک عورت اور چار مردوں کے گروپ کے خلاف الرٹ کر دیا تھا اور اسے یقین تھا کہ جیسے ہی یہ لوگ ٹریس ہوئے دوسرا سانس نہ لے سکیں گے لیکن ابھی تک اس بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ ملی تھی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ یہ گروپ ابھی مارکو کس نہیں پہنچا۔ورنہ اب تک ٹریس کر لیا جاتا کیونکہ مارکو کس میں ڈارک فیس کا نیٹ ورک انتہائی مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی منظم بھی تھا اور پہلے مارٹی اس نیٹ ورک کا ایک حصہ تھا جبکہ اب وہ اس نیٹ ورک کا سربراہ تھا۔وہ اپنے آفس میں بیٹھا اس گروپ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"برکلے بول رہا ہوں باس۔گرینڈ کلب سے"...... ایک مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

"تم۔کیا بات ہے۔کیوں کال کی ہے"...... مارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ہائی وے کلب کے منیجر جیرم نے ایک ایسے آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے جو بلیک وے میں کسی پارٹی کو گائیڈ کر سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ"...... مارٹی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔میرے کلب میں ایک آدمی ہے وہ فراگو جزیرے میں بھی کام کر چکا ہے۔اس کو انگیج کیا گیا تو اس نے وہاں جانے سے پہلے مجھ سے بات کی"...... برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے کیا کیا۔جلدی بتاؤ"...... مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔میں نے فوری طور پر سپیشل اسکواڈ کو اس بارے میں اطلاع دی سپیشل اسکواڈ نے فوری طور پر اس جیرم کو کور کر لیا۔ جیرم نے بتایا ہے کہ ریواز ہوٹل میں موجود ایک آدمی مائیکل نے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے ایک بڑے سنڈیکیٹ کی ٹپ اسے دی اور اس نے آپ کے بارے میں اور بلیک وے کے بارے میں اسے تفصیلی معلومات فون پر مہیا کر دیں۔اس پر سپیشل اسکواڈ نے کلنگ اسکواڈ کو ریواز ہوٹل کے اس کمرے کا نمبر بتا کر وہاں کارروائی کرنے کا حکم دیا اور اب تک اس حکم کی تعمیل بھی ہو چکی ہو

گی"...... برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیرم کا کیا ہوا"...... مارٹی نے پوچھا۔

"اس کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... برکلے نے جواب دیا۔

"ریواز ہوٹل سے فوری طور پر تازہ ترین معلومات حاصل کرو اور مجھے حتمی رپورٹ دو تاکہ کنگ کو فوری رپورٹ دی جا سکے"۔ مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مارٹی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مارٹی بول رہا ہوں"...... مارٹی نے اپنے مخصوص تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"برکلے بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے برکلے کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ مارا گیا وہ گروپ"...... مارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر ۔ کلنگ سیکشن کے دونوں آدمیوں کی لاشیں اس کمرے سے ملی ہیں انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے چونکہ ریواز ہوٹل کے تمام کمرے ساؤنڈ پروف ہیں اس لئے کسی کو وہاں ہونے والی فائرنگ کا علم نہ ہو سکا اور وہ گروپ جو پانچ کمروں میں ٹھہرا ہوا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے ۔ جس پر پورے مارکوکس میں اس کو تلاش کیا

گیا ۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یہ گروپ ہوٹل سے نکل کر دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر سیدھا ایئرپورٹ گیا تھا ۔ [illegible] معلومات لینے پر معلوم ہوا کہ اس گروپ [illegible] ایک جہاز رساڈوگا جزیرے کے لئے چارٹرڈ کرایا [illegible] چارٹرڈ طیارے کے ذریعے رساڈوگا روانہ ہو گئے ہیں [illegible] برکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رساڈوگا ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ وہاں کیوں گئے ہیں ۔ ٹھیک ہے"...... مارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کنگ ٹریگ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹریگ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مارٹی بول رہا ہوں کنگ ۔ مارکوکس سے"...... مارٹی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... کنگ نے کہا اور مارٹی نے جواب میں اس گروپ کی نشاندہی سے لے کر اس کے رساڈوگا جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ ۔ میں سمجھ گیا ۔ وہ اب مارکوکس سے مایوس ہو کر رساڈوگا کی طرف سے یہاں آنا چاہتے ہیں لیکن وہ احمق ہیں ۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ جس طرح مارکوکس پر ہمارا ہولڈ ہے اسی

طرح وہاں رساڈوگا پر بھی ہمارا کنٹرول ہے ۔ اب رساڈوگا ہی ان کا
مقتل بنے گا ۔ اوکے "...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو مارٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایک لحاظ
سے اس کے سر سے بلا ٹل گئی تھی اور یہی بات اس کے اطمینان کے
لئے کافی تھی ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رساڈوگا کے ایک ہوٹل کے کمرے
میں موجود تھا ۔ انہیں چارٹرڈ طیارے سے مارکوکس سے یہاں پہنچے
ہوئے ابھی ایک گھنٹہ گذرا تھا گو عمران تو مارکوکس کے مارٹی سے
دو دو ہاتھ کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے سارے ساتھیوں نے مارٹی سے
الجھنے کی بجائے رساڈوگا پہنچنے پر اصرار کیا تاکہ جلد از جلد مشن مکمل کیا
جا سکتے تو عمران ریواز ہوٹل سے دو ٹیکسیوں کے ذریعے سیدھا ایئر
پورٹ پہنچا اور پھر ایک چارٹرڈ طیارے سے وہ یہاں پہنچ گئے ۔

" عمران صاحب ۔ ہمیں ہوٹل مین بیٹھنے کی بجائے آگے بڑھنا
چاہئے "...... صفدر نے کہا ۔

" آگے بڑھنے کے لئے ہمیں کوئی نہ کوئی ٹپ چاہئے اور رساڈوگا
ہمارے لئے بالکل نئی جگہ ہے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا ۔ فون کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر

کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہولی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاورڈ سے بات کراؤ۔ میں پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔ پاکیشیا سے"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نہیں۔ میں اس وقت بحر الکاہل کے جزیرے رساڈوگا سے بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وہاں کیا ہوا۔ کوئی خاص مشن ہے کیا"...... ہاورڈ نے

چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے بلیک وے کے ایک جزیرے فراگو پہنچنا ہے لیکن مارکوکس سے وہاں تک ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ عام لانچیں ویسے ہی نہیں جا سکتیں جبکہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا جاتا ہے اس لئے میں نے رساڈوگا کی طرف سے وہاں پہنچنے کا سوچا ہے لیکن یہاں ہم پہلی بار آئے ہیں اور ہمارے پاس آگے بڑھنے کی کوئی ٹپ بھی نہیں ہے۔ تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ تم بحری سمگلنگ میں خاصے ملوث رہتے ہو اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"بلیک وے کا سارا سلسلہ تو ڈارک فیس کا ہے"...... ہاورڈ نے کہا۔

"ہاں تھا لیکن ہم نے اس ڈارک فیس کے لارڈ کا خاتمہ کر دیا ہے اب بلیک وے پر کنٹرول ٹریگ کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے پھر میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ ویسے یہ بتا دوں کہ مارکوکس کی طرح رساڈوگا میں بھی ان کا نیٹ ورک موجود ہے اور یہ لوگ خاصے تیز اور فعال ہیں اس لئے آپ کو فوری رساڈوگا چھوڑ کر پہلے شمال کی طرف ایک چھوٹے جزیرے اوزان پہنچنا ہو گا۔ اوزان میں ایک کلب ہے جس کا نام ہالی ڈے کلب ہے۔ اس کے منیجر اور مالک آرتھر کے پاس ہوپر لانچ ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ آپ اسے اس کی مرضی کا معاوضہ دے دیں تو وہ ہوپر لانچ

آپ کے حوالے کر دے گا اور ہوپر لانچ کے بارے میں یقیناً آپ کو معلوم ہو گا کہ اس لانچ میں زیرآب چٹانوں سے بچنے کا خود کار سسٹم موجود ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی رفتار بھی بے حد تیز ہوتی ہے اور آرتھر چونکہ اس بلیک وے پر اپنا علیحدہ دھندہ کرتا ہے اس لئے اسے ایسے راستوں کا بھی علم ہو گا کہ ہوپر لانچ آپ کو فراگو تک پہنچا دے گی"...... ہاورڈ نے کہا۔

"ویری گڈ ہاورڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ گڈ شو اب نہ صرف آرتھر بلکہ تمہیں بھی بھاری معاوضہ ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ پرنس۔ آپ وہاں پہنچ کر اس سے رابطہ کریں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... ہاورڈ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں۔ اب یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی ٹریگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... ٹریگ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں کنگ۔ رساڈوگا سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... ٹریگ نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ وہ چارٹر طیارے سے یہاں پہنچے۔ ہم نے ان کا کھوج لگا لیا۔ وہ یہاں کے ایک مقامی ہوٹل میں ٹھہرے۔ جب ہم نے اس ہوٹل کا سراغ لگایا تو وہاں ان کے کمرے خالی پڑے تھے۔ ہم نے وہاں چیکنگ کی تو وہاں موجود فون کی میموری سے معلوم ہوا کہ انہوں نے وہاں سے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کال کی ہے اور اس

کے بعد وہ کمرے چھوڑ کر چلے گئے ہیں ۔ ہم نے مزید انکوائری کی تو معلوم ہوا ہے کہ یہ گروپ اس ہوٹل سے سیدھا بندرگاہ پہنچا اور پھر ایک بڑی لانچ ہائر کر کے وہ اوزان چلے گئے ہیں ۔ اب تک وہ وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں وہاں ان کے بارے میں ہدایات دے دیتا ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ صرف ڈاج دینے کے لئے وہاں گئے ہوں اس لئے تم نے بہرحال یہاں ہر طرح سے ہوشیار اور الرٹ رہنا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روپر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ ٹریگ بول رہا ہوں"...... ٹریگ نے کہا۔

"اوہ ۔ یس کنگ ۔ حکم"...... دوسری طرف سے چونک کر پہلے سے زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رساڈوگا سے ایک گروپ جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے ایک خصوصی لانچ کے ذریعے اوزان پہنچا ہے ۔ یہ گروپ مقامی میک اپ میں ہو سکتا ہے لیکن دراصل وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں ۔ تم نے انہیں ٹریس کرنا ہے اور فوری طور پر ہلاک بھی کرنا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"یس کنگ ۔ لیکن ان کے بارے میں مزید کوئی تفصیل"۔ روپر نے پوچھا۔

"نہیں ۔ مزید کوئی تفصیل معلوم نہیں ہے البتہ اس گروپ نے بلیک وے پر سفر کر کے فراگو پہنچنا ہے اس لئے اسے روکا جا رہا ہے"...... ٹریگ نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ میں سمجھ گیا کنگ ۔ اب میں انہیں ٹریس کر لوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب ۔ کیا سمجھ گئے ہو"...... ٹریگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کنگ ۔ آپ کی مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی بلیک وے پر سفر نہیں کر سکتا البتہ یہاں اوزان میں ایک ایسا گروپ ہے جس کا انچارج آرتھر ہے ہالی ڈے کلب کا مالک آرتھر ۔ اس کے پاس ہوپر لانچ ہے اور وہ اس ہوپر لانچ کی مدد سے بلیک وے میں چھوٹے موٹے کام کراتا رہتا ہے ۔ یہ لوگ یقیناً اس ہوپر لانچ کے حصول کے لئے اوزان آئے ہوں گے"...... روپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم تمام معاملات کو چیک کر کے مجھے فوری رپورٹ دو"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون سیٹ کے نیچے موجود چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا ۔ دوسری طرف سے تیز سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر آواز آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں ماسٹر"...... کنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوزان جزیرے پر کوئی ہالی ڈے کلب ہے جس کا مالک اور منیجر آرتھر ہے۔ اس کا کوئی گروپ ہے اور یہ گروپ ہوپر لانچ کے ذریعے بلیک وے پر کام کرتا ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ تم نے تو آج تک مجھے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں کنگ۔ آپ کو ملنے والی اطلاع غلط ہے۔ ہوپر لانچ آج تک بلیک وے پر کبھی نہیں آئی۔ البتہ وہ اوزان جزیرے سے کرافٹ جزیرے کے درمیان اکثر دیکھی گئی ہے اور کرافٹ جزیرہ ہماری رینج سے باہر ہے اور ہمارا وہاں کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"تو اب سن لو۔ پاکیشیائی ایجنٹ اب اس ہوپر لانچ کے ذریعے فراگو پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ بلیک وے پر جیسے ہی ہوپر لانچ نظر آئے تم نے اسے اڑا دینا ہے اور اس میں موجود افراد کی لاشیں یا ان کے ٹکڑے میرے سامنے پیش کرنے ہیں"...... ٹریگ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ نے بٹن آف کر کے رسیور رکھ دیا۔

"یہ گروپ تو پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا اور لگتا ہے کہ جب تک ہلاک نہیں ہو گا تب تک پیچھا چھوڑے گا بھی نہیں"...... ٹریگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کونے پر موجود شراب کی بوتل اٹھا کر اسے کھولا اور منہ سے لگا کر غٹاغٹ پینا شروع کر دیا۔

کھلی اور نئی انداز کی نئی لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر کی سطح
پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ یہ چونکہ ایک مخصوص سٹائل
کی لانچ تھی اس لئے اسے ہوپر لانچ کہا جاتا تھا ۔ اس کے منفرد انداز
کی وجہ سے اس کی رفتار عام لانچوں سے کافی زیادہ تھی اور پھر جس
قدر تیزی سے یہ مڑ سکتی تھی اس قدر تیزی سے عام لانچ نہ مڑ سکتی تھی
اس لانچ میں ایک مخصوص کمپیوٹرائزڈ سسٹم نصب تھا جو لانچ کے
انجن کو آٹو میٹک انداز میں کنٹرول کرتا تھا ۔ یہ سسٹم زیر آب
چٹانوں کی نشاندہی پہلے سے کر دیتا تھا اور پھر لانچ کو ان چٹانوں سے
بچانے کے لئے اس کا رخ خود بخود موڑ دیتا تھا لیکن چونکہ زیر آب
چٹانوں کا سلسلہ صرف ایک مخصوص ایریئے میں تھا اس لئے اس
ایریئے کو بلیک وے کہا جاتا تھا ۔ اس مخصوص ایریا میں داخل ہونے
کے بعد اس لانچ کا کنٹرول اس کے سسٹم سے جوڑ دیا جاتا تھا جبکہ عام

حالات میں باقاعدہ کیپٹن اسے چلاتا تھا ۔ ہالی ڈے کلب کے مالک
آرتھر کو عمران نے گارینٹڈ چیک دے کر یہ لانچ حاصل کی تھی البتہ
اس نے کیپٹن کو ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا اور آرتھر سے
اسے بلیک وے اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا ایک نقشہ مل گیا
تھا جو انتہائی تفصیلی تھا اور چونکہ آرتھر کا بزنس بھی اس سارے
علاقے سے متعلق تھا اس لئے آرتھر کو بھی اس سارے علاقے کے
بارے میں خاصی تفصیلی معلومات حاصل تھیں اور گریٹ لینڈ کے
دارالحکومت کے ہاورڈ کی کال کے بعد آرتھر اس سے کھل کر تعاون کر
رہا تھا ۔ عمران نے جب اسے بتایا کہ انہوں نے فراگو جزیرے پر جانا
ہے تو آرتھر نے سب سے پہلے اس لانچ کے کیپٹن کو نظر بند کرنے کا
حکم دے دیا ۔ عمران کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ لانچ کا پائلٹ
اوزان میں ٹریگ کے نمائندے کا حقیقی بھائی ہے اس لئے ہو سکتا
ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے مخبری کر دے ۔ اس کے علاوہ
عمران نے آرتھر سے مل کر فراگو پہنچنے کا ایک علیحدہ راستہ تلاش کر لیا
تھا جس پر ٹریگ کے آدمیوں کا کوئی کنٹرول نہ تھا ۔ گو یہ راستہ کافی
طویل تھا لیکن عمران کو اس کی پرواہ نہ تھی ۔ البتہ آرتھر نے اس کے
لئے مخصوص اسلحے کا بھی بندوبست کر دیا تھا جس کے ساتھ پینے کے
پانی کے بڑے کین بھی خاصی تعداد میں تھے تاکہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کو سفر کے دوران کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے ۔
انہیں اوزان سے روانہ ہوئے چار گھنٹے گزر گئے تھے اور اب وہ ایک

جزیرہ مار کو پہنچنے والے تھے۔ جزیرہ مار کو ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جہاں انہوں نے ایک آدمی رونالڈ سے ملنا تھا۔ رونالڈ سے آرتھر نے فون پر تفصیلی بات کر لی تھی۔ رونالڈ اس سارے علاقے کا کیڑا تھا اور رونالڈ نے ان کے ساتھ آگے فراگو کے لئے سفر کرنا تھا کیونکہ راستے میں آنے والے تمام جزیروں پر سمگلروں کا ہولڈ تھا اور وہ لوگ بغیر کسی خاص ٹپ کے کسی بھی لانچ کو نہ صرف آگے نہ جانے دیتے تھے بلکہ اکثر وہ لانچ کو تباہ کر کے سامان وغیرہ لوٹ لیا کرتے تھے جبکہ رونالڈ کو سب اچھی طرح جانتے تھے اس لئے آرتھر کے بقول رونالڈ کے بغیر وہ کسی طرح بھی اس علاقے میں اطمینان سے سفر نہ کر سکتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی لانچ جزیرے پر بنے ہوئے گھاٹ پر پہنچ گئی۔ رونالڈ اپنی مخصوص شخصیت کی وجہ سے فوراً ہی پہچان لیا گیا اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پر اس نے سفید رنگ سے شارک مچھلی کی تصویر لگائی ہوئی تھی جو دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لانچ پر پہنچ گیا۔ عمران نے اس سے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

"آپ فراگو جانا چاہتے ہیں"...... رونالڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آرتھر نے تم سے بات تو کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"بات تو کی تھی لیکن اس وقت تک مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... رونالڈ نے کہا تو عمران اور اس کے

ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ بات ٹریگ کے مین آدمی ماسٹر نے بتائی ہے"۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اس سے رابطہ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہمارے درمیان رابطہ رہتا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوپر لانچ کے ذریعے فراگو پہنچنا چاہتے ہیں جبکہ کنگ ٹریگ انہیں ہلاک کرانا چاہتے ہیں اس لئے اگر ہوپر لانچ مار کو کے نواح میں نظر آئے تو اسے تباہ کر دیا جائے"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"پھر تم نے اسے ساری تفصیل بتا دی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے صرف حامی بھر لی اس لئے کہ آرتھر میرا محسن ہے اور ٹریگ سے میں نے ذاتی طور پر انتقام لینا ہے۔ اس نے میری ایک عورت کو زبردستی اٹھوا لیا تھا۔ میں اکیلا تو اس کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا لیکن اب اگر قدرت نے مجھے موقع دیا ہے تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاؤں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"لیکن اب ہم تم پر اعتماد کیسے کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں نے آپ سے دھوکہ کرنا ہوتا تو میں یہ سب کچھ آپ کو

بتاتا ہی کیوں ۔ بلکہ اگر میں چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کی لانچ کو تباہ کر کے ماسٹر سے بھاری انعام وصول کرتا اور یہ بھی بتادوں کہ آپ چاہے ہوپر لانچ میں زیرووے پر کیوں نہ سفر کریں ۔ آپ ٹریگ کے آدمیوں سے کسی صورت نہیں بچ سکیں گے ۔ یہ لوگ ہر طرف پوری طرح الرٹ ہیں ۔ مار کو جزیرے کے بعد جیسے ہی آپ زیرووے پر چڑھیں گے آپ ان کی زد میں آجائیں گے اور پھر کسی بھی ٹاپو سے ہونے والے خوفناک میزائل حملے کا آپ کے پاس کوئی توڑ نہیں ہو گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"اور تم اگر ساتھ ہو گے تو کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کے سامنے ٹرانسمیٹر پر ماسٹر سے بات کر کے اس سے زیرو وے پر سفر کرنے کی اجازت طلب کروں گا اور پھر اس کی اجازت کے بعد ہمیں فراگو کے قریب پہنچنے تک کوئی نہ روکے گا کیونکہ ماسٹر ہی یہاں کا عملی انچارج ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"اور تمہاری شرط کیا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ ٹریگ کو بے بس کر کے آپ اسے میرے حوالے کر دیں گے ۔ میں اس سے اپنا ذاتی انتقام لوں گا تو میری باقی زندگی مطمئن انداز میں گزر جائے گی کیونکہ میرے اندر قبائلی خون دوڑ رہا ہے اور انتقام لئے بغیر ہم لوگوں کو کبھی چین آ ہی نہیں سکتا ۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ کرو بات"...... عمران نے کہا تو رونالڈ

نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ رونالڈ کالنگ فرام مار کو ۔ اوور"...... رونالڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ ماسٹر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری ی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر ۔ میں نے تمام چیکنگ کر لی ہے ۔ ہوپر لانچ مار کو کے ارد گرد موجود نہیں ہے ۔ اوور"...... رونالڈ نے کہا۔

"لیکن اوزان سے تو یہی اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ ہوپر لانچ پر وار ہو کر مار کو کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں ۔ اوور"...... ماسٹر نے ہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ راستے میں ہی کرناگ کی طرف مڑ گئے ہوں ۔ باں بہرحال نہیں آئے ۔ اوور"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب جب تک وہ نظر نہ آئیں کیا کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے کراس فائر رائفلیں لے کر گوگار پہنچائی ہیں ۔ اگر تم جازت دے دو تو مجھے بے حد فائدہ ہو گا ۔ اوور"...... رونالڈ نے ے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کتنی رائفلیں ہیں ۔ اوور"...... ماسٹر نے پوچھا۔

"چالیس ہزار ۔ اوور"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"مجھے کیا ملے گا۔اوور"...... ماسٹر نے کہا۔

"بیس فیصد مجھے مل رہا ہے۔اس میں سے دس فیصد تمہارا ہو گا اوور"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے۔اجازت ہے۔تم ایسا کرو کہ لانچ پر ریڈ کراس کا جھنڈا لگا لو۔میں تمام سپاٹس پر احکامات دے دوں گا۔ تمہیں چیک نہیں کیا جائے گا۔اوور"...... ماسٹر نے کہا۔

"تھینک یو ماسٹر۔اوور"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رونالڈ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ گوگار کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ فراگو جزیرے کے مغرب میں تقریباً پچاس ناٹ کے فاصلے پر ہے۔گوگار اور فراگو کے درمیان بھی زیر آب چٹانیں ہیں اس لئے کوئی لانچ گوگار سے آگے جا ہی نہیں سکتی"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہاں کس کا کنٹرول ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آرتھر کے گروپ کا"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اب کیا پروگرام ہے۔ذرا وضاحت سے بات کرو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا نام مائیکل ہے نا۔تو مسٹر مائیکل۔ٹریگ کا بلیک وے پر سیٹ اپ انتہائی وسیع ہے اس لئے گوگار تک تو ہم ریڈ کراس جھنڈے کی وجہ سے بغیر کسی چیکنگ کے پہنچ جائیں گے لیکن گوگا

کے بعد جیسے ہی ہم آگے بڑھیں گے ہمیں فوراً چیک کر لیا جائے گا اور پھر ہم پر میزائلوں کی بارش کر دی جائے گی۔یہ ٹھیک ہے کہ ہو پر لانچ زیر آب چٹانوں سے بچ جائے گی لیکن اوپر سے برسنے والے میزائلوں سے نہیں بچ سکے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم یہ لانچ گوگار چھوڑ کر غوطہ خوری کے لباسوں میں کاپٹر فینز کے ذریعے زیر آب سفر کرتے ہوئے فراگو پہنچیں اور پھر وہاں جو کارروائی ہو وہ کی جائے لیکن یہ سن لیں کہ میں اس کارروائی میں بذات خود حصہ نہ لے سکوں گا۔میں آپ کو فراگو تک پہنچا کر واپس گوگار پہنچ جاؤں گا۔ البتہ جب آپ کارروائی مکمل کر لیں گے تو پھر میں گوگار سے آ کر اپنا انتقام لوں گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تمہاری یہ تجویز حالات کے مطابق درست ہے"۔ عمران نے کہا تو رونالڈ کا چہرہ کھل اٹھا۔

ٹریگ اپنے بیڈ روم میں دو عورتوں کے ساتھ بیٹھا شراب نوشی میں مشغول تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹریگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام ساتھ موجود عورت کے ہاتھ میں دیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے مجھے"...... ٹریگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے کنگ"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ماسٹر۔ اسے کیا ہوا ہے۔ کراؤ بات"...... ٹریگ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"کنگ۔ میں ماسٹر بول رہا ہوں۔ آپ کو ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتا ہوں"...... ماسٹر کی معذرت بھری آواز سنائی دی۔

"بات بتاؤ کیا ہے۔ تمہید مت باندھو"...... ٹریگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہوپر لانچ گوگار جزیرے پر موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ گوگار جزیرے پر۔ لیکن وہ یہاں تک پہنچی کیسے"...... ٹریگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں کنگ۔ حالانکہ ہر طرف مکمل چیکنگ جاری ہے لیکن یہ لانچ خالی ہے البتہ اس میں انتہائی جدید ترین اسلحہ موجود ہے"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں۔ اب لانچ خود بخود تو یہاں نہیں پہنچ سکتی"...... ٹریگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"گوگار میں ان کی تلاش جاری ہے۔ جلد ہی ان کا کھوج لگا لیا جائے گا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ماسٹر۔ یہ سب تمہاری کوتاہی ہے ورنہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اتنی آسانی سے گوگار نہیں پہنچ سکتے۔ اب بھی وقت ہے انہیں تلاش کر کے ہلاک کر دو۔ ورنہ اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا"...... ٹریگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو ٹریگ نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے وہاں موجود عورتوں کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا۔ جیسے اس کے لئے ان کا یہاں وجود عدم موجود برابر حیثیت رکھتا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کنگ ٹریگ کالنگ۔ اوور"...... وہ تیز لہجے میں بار بار کال دے رہا تھا۔

"یس۔ ہنری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے جزیرے گوگار میں ہوپر لانچ پہنچی ہے۔ اوور"...... ٹریگ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے۔ ہوپر لانچ آرتھر کی ہے۔ اس کا مال یہاں لایا گیا ہو گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ ہوپر لانچ آرتھر کی ہے لیکن اس لانچ میں میرے دشمن پاکیشیائی ایجنٹ گوگار پہنچے ہیں۔ اوور"...... ٹریگ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے دشمن۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔ اوور"...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ نے پاکیشیا سے ایک قیمتی دھات اڑائی ہے جو اس وقت

میری تحویل میں ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ یہ دھات واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔ میں نے ہر طرف ناکہ بندی کروا رکھی تھی پھر مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے آرتھر سے ہوپر لانچ بھاری قیمت دے کر خرید لی ہے تاکہ وہ زیر آب چٹانوں سے بچ کر فراگو پہنچ سکیں لیکن تمہیں معوم ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہوپر لانچ گوگار میں موجود ہے اور اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے البتہ انتہائی جدید ترین اسلحہ اس میں موجود ہے۔ اوور"...... ٹریگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ چاہتا ہوں اور کیا چاہتا ہوں اوور"...... ٹریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

"تم اس ہوپر لانچ کو فوری طور پر تباہ کر دو اور پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو گوگار میں تلاش کر کے ہلاک کر دو تاکہ وہ فراگو کا رخ ہی نہ کر سکیں۔ اوور"...... ٹریگ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ہوپر لانچ کو میں اپنے قبضے میں کر لیتا ہوں۔ یہ انتہائی قیمتی لانچ ہے۔ باقی رہے پاکیشیائی ایجنٹ۔ تو گوگار میں وہ میری نظروں سے نہیں بچ سکتے اس لئے تم بے فکر رہو۔ اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"اوکے ۔ گڈ بائی ۔ اوور اینڈ آل"...... ٹریگ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا
اور پھر دروازہ بند کر کے وہ اٹھا اور واپس اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ
گیا اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے ۔ گو ابھی رات تو
ایک طرف شام بھی نہ ہوئی تھی لیکن ٹریگ کی عادت تھی کہ وہ یا تو
آفس میں بیٹھا رہتا تھا یا پھر اپنے بیڈ روم میں جا کر آرام کرتا تھا اس
لئے آفس سے اٹھ کر وہ ایک بار پھر بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

رونالڈ کی رہنمائی میں عمران اور اس کے ساتھی کا پٹر فین کی مدد
سے سمندر کی گہرائی میں تیرتے ہوئے فراگو کی طرف بڑھے چلے جا
رہے تھے ۔ کا پٹر فین مخصوص ساخت کا پنکھا تھا جو بیٹری سے چلتا تھا
اس میں سے تیز ہوا عقبی طرف کو جاتی تھی جس کی وجہ سے اسے
پکڑے ہوئے آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے آگے کی طرف بڑھتا تھا ۔
اس طرح عام انداز میں تیرنے کی بجائے وہ اس طرح تیزی سے آگے
بڑھتا رہتا تھا کہ جیسے کسی مشین کی مدد سے اسے باقاعدہ کھینچا جا رہا
ہو ۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رفتار خاصی تیز
تھی اور وہ زیر آب چٹانوں سے بچتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے
ہوپر لانچ انہوں نے گوگار کے ساحل پر چھوڑ دی تھی اور میزائلوں پر
مبنی جو اسلحہ وہ ساتھ لے آئے تھے وہ بھی انہیں لانچ میں ہی چھوڑنا پڑا
تھا ۔ ان کے ساتھ اب صرف مخصوص ساخت کا اسلحہ واٹر پروف

تھیلوں میں بند موجود تھا جبکہ ان کے ہاتھوں میں پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص گنیں تھیں جو انہوں نے گوگار سے ہی خریدی تھیں کیونکہ رونالڈ کے بقول کبھی کبھی شارک مچھلیوں کے گروہ اس طرف آنکلتے تھے اس لئے گنوں کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ گو انہیں ابھی تک تو کوئی شارک مچھلی نظر نہ آئی تھی لیکن عمران بھی جانتا تھا کہ انسانی بو سونگھ کر وہ کسی بھی وقت نمودار ہو سکتی تھیں۔ سمندر کے اندر ہر طرف چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی پہاڑی علاقے میں اچانک سیلاب آ گیا ہو اور پانی اس پہاڑی علاقے کے اوپر سے گذر رہا ہو لیکن طاقتور ٹارچوں کی تیز روشنی میں وہ اطمینان سے بچتے بچاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہمیں اوپر سے تو چیک نہیں کر لیا جائے گا رونالڈ"...... عمران نے سر پر موجود کنٹوپ کے ٹرانسمیٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ان کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں تیر کر بھی فراگو پہنچ سکتے ہیں"...... رونالڈ کا جواب سنائی دیا۔

"تم کبھی فراگو گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"سینکڑوں بار گیا ہوا ہوں۔ کیوں"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہاں کی تفصیل بتاؤ کیونکہ تم نے تو واپس چلے جانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں جزیرے کے درمیان دو عمارتیں ہیں۔ ایک بڑی عمارت ہے جس میں ٹریگ کی رہائش اور آفس ہے دوسری چھوٹی عمارت ہے اور ہٹ کر بنی ہوئی ہے۔ اس میں فراگو کی حفاظت کرنے والے مسلح افراد رہتے ہیں۔ بلیک وے کی طرف لانچوں کا گھاٹ ہے۔ چھوٹی عمارت کی چھت پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں اور وہ آٹو میٹک ہیں"...... رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"وہاں اندازاً کتنے مسلح افراد ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"بیس کے لگ بھگ ہیں کیونکہ وہاں ٹریگ کی اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا اس لئے وہاں زیادہ افراد کی ضرورت نہیں۔ ان مسلح افراد کا انچارج ماسٹر ہے۔ اس چھوٹی عمارت کے اندر بڑی بڑی مشینیں نصب ہیں جن کی مدد سے ماسٹر یہاں بیٹھے بیٹھے پورے بلیک وے پر کنٹرول رکھتا ہے"...... رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیا وہ ہمیں بھی چیک کر سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ یہ مشینیں صرف سمندر کی سطح پر چلنے والی لانچوں یا جہازوں اور فضا میں اڑنے والے ہیلی کاپٹروں کو چیک کر سکتی ہیں"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے تھکا دینے والے مسلسل سفر کے بعد وہ فراگو جزیرے پر پہنچ ہی گئے۔

"اب مجھے اجازت دو۔ میں نے واپس جانا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"کچھ دیر کسی کریک میں آرام کر لو۔ میں نے تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔ پھر واپس چلے جانا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب

جزیرے کے ایک بڑے کریک میں داخل ہو گئے ۔ غوطہ خوری کے لباس اتار کر ایک طرف رکھ دیئے گئے ۔

"اس ٹریگ کا حلیہ بتاؤ رونالڈ"...... عمران نے رونالڈ سے کہا۔

"تم نے گینڈا تو دیکھا ہوا ہو گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بس اگر انسان گینڈا بن جائے تو وہ ٹریگ ہو گا۔ انتہائی طاقتور لیکن مکمل جانور"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"اب تم واپس کیوں جا رہے ہو ۔یہاں رہو ۔ ہماری واپسی اکٹھے بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ میں اس آپریشن میں حصہ نہیں لے سکتا ۔ میری مجبوری ہے اور میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا کہ میں تمہیں یہاں پہنچا کر واپس چلا جاؤں گا"...... رونالڈ نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ڈبل گیم کھیلنا چاہتے ہو ۔ آرتھر سے بھی سرخرو رہنا چاہتے ہو اور ماسٹر سے بھی"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا اور پھر اس سے پہلے کہ رونالڈ کوئی جواب دیتا عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کریک رونالڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ واقعی ڈبل گیم کھیلنا چاہتا تھا عمران صاحب"...... کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے معلوم تھا لیکن اس کی رہنمائی کے بغیر ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے تھے اس لئے مجبوری تھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں کس طرح آپریشن کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جزیرے کے اس طرف کوئی پہرہ نہیں ہو گا۔ ان کی تمام تر توجہ بلیک دے کی طرف ہو گی ۔ اس لئے اوپر چڑھ کر ہم دو گروپوں میں تقسیم ہو جائیں گے ۔ میں اور جولیا بڑی عمارت میں جا کر اس ٹریگ کو سنبھالیں گے جبکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل اس چھوٹی عمارت میں داخل ہو کر وہاں موجود افراد اور ماسٹر کا خاتمہ کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ ہم پورے جزیرے کو آسانی سے سنبھال لیں گے"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے اس اظہار مسرت پر عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ اس کی وجہ سمجھتے تھے کہ تنویر کو ایکشن میں آنے کا فری ہینڈ مل رہا تھا کچھ دیر آرام کر لینے کے بعد انہوں نے تھیلوں میں سے اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں ڈالا ۔ عمران نے صرف مشین گنیں اور مشین پسٹل لئے تھے جبکہ طاقتور بم تنویر اور اس کے ساتھیوں کے پاس تھے۔

"عمران صاحب ۔ ہماری واپسی کیسے ہو گی"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"یہاں ایک خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر موجود ہے میزائل پروف ہے۔ یہ صرف ٹریگ کے آنے جانے کے لئے ریزرو ہے۔ رونالڈ نے مجھے اس کی تفصیل بتائی تھی اس لئے اس کے ذریعے ہم آسانی سے مار کو کس پہنچ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میزائل پروف کیسے ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں کوئی مخصوص ڈیوائس ہے جس کی وجہ سے میزائلوں کا رخ بدل جاتا ہے او وہ اسے ہٹ نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے کریک سے نکلے اور چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے اوپر جزیرے پر پہنچ گئے۔ شام کا ملگجا سا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ جزیرے پر درختوں اور جھاڑیوں کی خاصی کثرت تھی۔ ایک طرف ایک خاصی بڑی عمارت نظر آ رہی تھی جس کے باہر دو مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے جبکہ دوسری طرف اس عمارت سے قدرے چھوٹی عمارت موجود تھی۔ وہاں بھی دو مسلح افراد کی موجودگی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس چھوٹی عمارت پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں بھی دور سے نظر آ رہی تھیں۔

"آؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا اور چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے وہ دونوں اس بڑی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ تنویر اور دوسرے ساتھی چھوٹی عمارت کی طرف بڑھ گئے تھے۔ عمران اور جولیا جب اس بڑی عمارت کے قریب پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ دونوں مسلح افراد باقاعدہ عمارت کے گرد گھوم کر پہرہ دے رہے ہیں لیکن ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چہل قدمی کر رہے ہوں۔

"ہمیں بغیر فائرنگ کے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔ اس وقت وہ دونوں مسلح افراد ایک جگہ رک کر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے جولیا کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے یکلخت ان دونوں پر کسی بھوکے چیتے کے سے انداز میں چھلانگ لگا دی اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران یکلخت اچھلا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے علیحدہ علیحدہ ان دونوں کے سینوں پر پڑے تو دھب کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں ایک بار پھر نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ ان کے ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کے دلوں پر مخصوص انداز میں ضربیں لگائیں تھیں جس کا نتیجہ ان کی فوری موت کی صورت میں نکلا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا اور جولیا جھاڑی کی اوٹ سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عمارت کے دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اندر کوئی محافظ نہ تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک دور سے ان کے کانوں میں کسی کے چیخنے کی آواز

سنائی دی ۔ یہ مردانہ آواز تھی اور کوئی بڑے غصے کے عالم میں چیخ کر بات کر رہا تھا۔

" یہ ٹریگ ہے ۔ میں اسے سنبھالتا ہوں ۔ تم باقی عمارت کو دیکھو اور جو بھی نظر آئے گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے سرگوشی کے انداز میں جولیا سے کہا اور جولیا سرہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

" نانسنس ۔ چند ایجنٹ ان کے قابو میں نہیں آ رہے ۔ نانسنس"۔ اب وہی آواز بڑبڑاتی ہوئی سنائی دے رہی تھی لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اس قدر اونچی تھی کہ باہر تک واضح طور پر سنائی دے رہی تھی ۔ عمران آگے بڑھا اور پھر ایک کمرے کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا ۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور بڑی سی کرسی پر واقعی ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں تیزی سے پھیلنے لگ گئیں۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا مطلب ۔یہاں"...... اس آدمی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم یہاں ۔یہاں تم کیسے پہنچ گئے ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ٹریگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھے رہو ٹریگ ۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر گینڈے جیسی قوت ہے لیکن میرے ہاتھ میں مشین پسٹل ہے اور تم جانتے

ہو کہ گولی گینڈے اور بکری دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹریگ دوبارہ دھم سے کرسی پر جیسے گر سا گیا۔

" سنو ٹریگ ۔ تم نے ہمیں روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن تم دیکھو کہ ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں اور اب تک اس جزیرے پر موجود سب افراد ختم ہو چکے ہوں گے ۔ تمہارا ماسٹر اور اس کا گروپ اور اس کی عمارت میں موجود تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہو گی ۔یہاں تمہاری اس عمارت میں موجود ہر آدمی ختم کر دیا گیا ہو گا ۔ صرف تم زندہ بچ گئے ہو اور سنو۔ ہم نے صرف دھات کا وہ کیپسول واپس لینا ہے ۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم ہمیں اگر وہ واپس دے دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تم بھی ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور کیپسول ہم خود تلاش کر لیں گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ٹریگ کو دھمکیاں دو"۔ ٹریگ نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا ۔ بھاری بھرکم جسم کا مالک ہونے کے باوجود اس کے انداز میں تیزی تھی لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا ۔ گولیاں اس کے دونوں کاندھوں پر لگی تھیں۔

" میں چاہوں تو تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ سکتا ہوں لیکن

میرے پاس ایسے کھیل تماشوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ اب تم بتاؤ گے کہ وہ دھات کا کیپسول کہاں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ تم۔ تم"...... ٹرگیک نے بھڑکتے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور کمرہ ٹرگیک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار گولیوں نے اس کی دونوں ٹانگیں چھلنی کر دی تھیں۔

"بولو۔ کہاں ہے دھات کا کیپسول"...... عمران نے چیخ کر کہا۔

"سٹور روم میں۔ سٹور روم میں سپیشل سیف میں"...... ٹرگیک کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی اس کے جسم سے خون یوں نکل رہا تھا جیسے باغ میں فوارے چلتے ہیں۔

"تم واقعی موٹے دماغ کے آدمی ہو ٹرگیک۔ ورنہ تم آسانی سے اپنی جان بچا سکتے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے اس کا ڈھول کی طرح ابھرا ہوا سینہ چھلنی کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اسی لمحے جولیا کمرے میں داخل ہوئی۔

"یہ مر گیا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ موٹے دماغ کا آدمی تھا۔ ایسے آدمی مر تو سکتے ہیں لیکن عقل استعمال نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں صرف عورتیں تھیں دس کے قریب۔ میں نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے پھر تو تمہیں لیڈی کلر کا خطاب ملنا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"انہیں لیڈی مت کہو۔ وہ سرے سے عورتیں ہی نہیں تھیں۔ گندگی کی پوٹ تھیں"...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد تنویر صفدر اور کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ گئے۔ تنویر نے واقعی یہاں کھل کر ایکشن کیا تھا جس کے نتیجے میں چھوٹی عمارت اور اس میں موجود تمام مسلح افراد کے پرخچے اڑ گئے تھے اور اب بقول ان کے جزیرے پر کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ پھر عمران نے اس بڑی عمارت کی تلاشی لی اور جلد ہی اس نے وہ سٹور اور سپیشل سیف تلاش کر لیا۔ اس میں دھات کا وہ کیپسول موجود تھا جس کے لئے انہوں نے اس قدر محنت کی تھی۔ وہاں ایک سائیڈ پر مخصوص ساخت کا ہیلی کاپٹر موجود تھا اور پھر عمران کے کہنے پر اس بڑی عمارت میں بھی وائرلیس بم نصب کر دیئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس ہیلی کاپٹر میں سوار فضا میں بلند ہوتے چلے گئے اور پھر عمران کے حکم پر جولیا نے ڈی چارجر کی مدد سے وائرلیس بم آپریٹ کر دیئے اور نتیجہ یہ کہ نیچے جزیرے پر جیسے آتش

فشاں پھٹ پڑا۔ جس انداز میں یہ آتش فشاں پھٹا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس بڑی عمارت کے نیچے یقیناً حساس اسلحے کے بڑے سٹورز بھی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ فیول چیک کیا ہے آپ نے یا نہیں"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

"فیول فل ہے۔ کیوں تمہیں اس کا خیال کیسے آ گیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بار بار ٹریگ کو موٹے دماغ کا کہہ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ کہیں وہ فیول بھرنا ہی بھول گیا ہو اور ہم ہیلی کاپٹر سمیت سمندر میں جا گریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تم سے زیادہ موٹے دماغ کا نہ تھا کہ خطبہ نکاح یاد کرنا ہی بھول جائے اور میں اور جولیا حسرتوں کے سمندر میں ڈبکیاں کھاتے رہ جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران اور کرنل فریدی کا مشترکہ کارنامہ

مکمل ناول

زیرو بلاسٹر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

زیرو بلاسٹر — ایک ایسا آلہ جو تارکیہ کے سائنسدان کی ایجاد تھا اور جس سے پورے عالم اسلام کا دفاع ناقابل تسخیر ہو سکتا تھا۔

زیرو بلاسٹر — جس کے خالق سائنسدان ڈاکٹر عبداللہ کو ایکریمیا نے اغوا کر لیا۔

تھری پرلز — بحر ہند میں موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے تین جزیرے جنہیں ایکریمیا نے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا ——؟

تھری پرلز — جہاں ڈاکٹر عبداللہ کو لے جایا گیا تاکہ ان تک کوئی کسی صورت بھی نہ پہنچ سکے۔

وہ لمحہ — جب کرنل فریدی اور عمران دونوں اپنے ساتھیوں کو لے کر تھری پرلز سے ڈاکٹر عبداللہ کو واپس حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ——؟

وہ لمحہ — جب کرنل فریدی اور کیپٹن حمید' عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے تھری پرلز واقعی خواب بن کر رہ گئے۔

وہ لمحہ — جب کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کی جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ گئی۔

انتہائی دلچسپ' ہنگامہ خیز اور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی منفرد موضوع پر مبنی دلچسپ کہانی

کاٹن سیڈ کپاس کا بیج جسے اسرائیل پاکیشیائی مکمل تباہی و بربادی کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا۔ یا ——؟

کاٹن سیڈ ایکریمین کمپنی کا ایسا کاٹن سیڈ جسے ملکی و غیر ملکی زرعی ماہرین نے پاکیشیا کی معیشت کے لئے نیک فال قرار دے دیا۔ کیا واقعی ایسا تھا ——؟

کاٹن سیڈ جسے پاکیشیائی زرعی ماہرین اور سائنسدانوں نے بھی ہر لحاظ سے چیک کر کے "او۔ کے" قرار دے دیا مگر کیا یہ واقعی "او۔ کے" تھا ——؟

وہ لمحہ جب عمران کو پہلی بار معلوم ہوا کہ اسرائیلی سازش کس قدر خوفناک ہے اور پاکیشیا کا عبرتناک حشر ہونے والا ہے۔ پھر کیا ہوا ——؟

کیا کاٹن سیڈ سے پاکیشیا کی تباہی و بربادی کو روکا بھی جا سکتا تھا۔ یا نہیں ——؟

وہ لمحہ جب اسرائیلی سازش کامیاب بھی ہو گئی اور پاکیشیائی ماہرین اور سیکرٹ سروس کو اس کا ادراک بھی نہ ہو سکا۔ کیوں ——؟

کیا واقعی کپاس کے عام بیج کی کاشت سے ملک کو تباہ و برباد کیا جا سکتا تھا۔؟

ایک انتہائی دلچسپ' حیرت انگیز اور قطعی منفرد موضوع پر لکھی گئی ایسی کہانی جو پہلی بار صفحہ قرطاس پر ابھری ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان